بیع و دکان شیخ عبد الرحمٰن تاجر کتب چھاونی انبالہ صدر بازار سے با کفایت مل سکتی ہیں

هو الولی

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیهم ولا هم یحزنون

از تصنیف حضرت دستگاہ حقایق انتباہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی منبع مکارم حسنات صوری و معنوی
زبدۂ مفسرین قدوۂ محدثین پیشوای سالکین فانی فی اللہ جناب جد امجدی حضرت مولانا مولوی شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ الموسوم بہ

انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ مع ترجمہ

بتصحیح تام و صحت مالا کلام برای فائدہ ہر خاص و عام کمترین انام سید ظہیر الدین عرف سید احمد
نواسہ حضرت قدوۃ العارفین زبدۃ السالکین فخر المتکلمین جناب مولانا مولوی شاہ رفیع الدین صاحب
محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ سنہ ۱۳۱۱ھ

در مطبع احمدی متعلقہ مدرسہ عزیزی دہلی طبع یافت

جملہ حقوق محفوظ ہیں بغیر اجازت کمترین کوئی نہیں چھاپ سکتا فقط

Marfat.com

[illegible]

[illegible] ۔ ۔ ۔ ۱

مقدمہ در بیان سلاسل و ارشادہا ۲
اقسام خرقہ ۴
اقسام بیعت "
در بیان طریقہ بیعت "
فصل ۱ ۵
بیان بیعت از آں حضرت ۶
فرق در بیان مجذوب و سالک ۷
طریقہ بیعت از آں حضرت "
بطلان مذہب شیعہ ۸
نام مقامات شہرت طریقہا ۹
بیان سلسلہ حضرات نقشبندیہ ۱۰
طریقہ قادریہ ۱۵
طریقہ ذکر قادریہ ۲۰
ذکر و وظائف خاندان قادریہ ۲۱
دیگر طریقہ نقشبندیہ ۲۷
رسالہ در اشغال نقشبندیہ ۳۳
اقسام شیوخ ۳۴
فصل اول طریقہ حضرات نقشبندیہ ۳۶
اختلاف در معنی کلمہ طیبہ ۳۸
توجہ اور مراقبہ ۳۹
یازدہ کلمات کی شرح ۴۲
در بیان دفع وسوسہ ۴۶
خطروں کی نفی جو مرید کو لازم ہے ۴۷
وظائف حضرات نقشبندیہ ۴۸
فنا اور بقا میں ۵۳
مرید کے باطن میں تصرف اور دفع مرض ۵۵
تحقیق احوال میت ـ سلب ظلمت مرید ۵۷
آداب پیر "
آداب مرید در حق پیر ۵۸
مکتوب ۱ از شیخ عبد الاحد صاحب ۶۰
تحقیق لطائف انسانی خفی اخفی قلب ۶۱
بیان رنگ لطائف ـ حقیقت نفس ۶۳
مکتوب ۲ از شیخ عبد الاحد ۶۴
لطیفہ روح ـ لطیفہ سر ۶۷
لطیفہ خفی ـ لطیفہ اخفی ۶۸
مکتوب ۳ در بیان قرب نوافل ۷۰
فائدہ قلیلہ از مولوی عبد الاحد ۷۱
مکتوب خانوادہ احمدیہ ۷۲
طریقہ حسنیہ ۷۴
مکتوب در بیان طریقہ حسنیہ ۷۵
طریقہ ذکر حسنیہ ۷۹
توحید وجودی ـ توحید شہودی ۸۰
بیان طریقہ چشتیہ ۸۴
طریقہ وظیفہ چشتیہ ۸۹
ذکر برائے کشف قبور ۱۰۰
طریقہ سہروردیہ "

سلسلہ [illegible] ۱۳۲۶ ـ ۱۳۲۶ [illegible] ۱۳۲۶ ـ ۱۳۱۹ [illegible]

[illegible] ۱۳۲۸ [illegible] ۱۳۲۸ ـ ۱۳۲۷ ـ ۱۳۲۵ [illegible]

عبارت فارسی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی بعث نبیه محمدا صلی الله علیه وآله وسلم بشیرا و نذیرا- وداعیا الی الله باذنه و سراجا منیرا- ففضل اصحابه برؤیة محیاه واستماع کلامه وصحبته ثم اتبعهم فی الفضل ناسا من اقتصح لهم السند فی ظاهر العلم وباطنه الیه صلی الله علیه وآله وسلم وتظاهر اتصالهم الباطن والظاهر به صلی الله علیه وآله وسلم فهم حجة الله علی عباده وصفوته من خلقه وائمة الهدی وقادة التقی ولولا العلم الماثور منه صلی الله علیه

عبارت اردو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب حمد و ثنا خدای جلشانہ کو ہی جسنے اپنے نبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشیر و نذیر کرکے بھیجا یعنے اوسکے حکم سے مسلمانون کو بشارت دینے والے اور کافرونکو ڈرانے والے اور اونکو سراج منیر کیا یعنی چراغ روشن پہر اونکے صحابہ کو فضیلت بخشی کہ وہ آنحضرت صلعم دیدار مبارک سے مشرف ہوے اور انکی حدیث شریف سنی اور صحبت سے فیضیاب ہوے صحابہ کے بعد تابعین کو فضیلت عطا کی کہ آنحضرت صلعم کے علم ظاہر و باطن کی آنسے سند لیجاتی ہی اور انکے ظاہر و باطن کا اتصال آنحضرت صلعم سے ظاہر و مستحکم ہوا سو وہ اللہ تعالی کی حجت ہین اسکے بندون پر اور اللہ تعالی کے برگزیدہ ہین اوسکی مخلوق مین اور ہدایت کی امام اور تقوی کے پیشوا ہین اور علم آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اگر ان سے منقول نہوتا

خالد و سلم بالاسانید والفہم الذی
یوتیه الله عز وجل من شاء فذلك
العلم لم یعبد الله ولم یهتد احد
ولا تقرب بشی وصلی الله علی افضل
خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین
اما بعد می گوید احمد بن عبدالرحیم
العمری الدهلوی المعروف **بولی الله**
تغمده الله تعالی ومشائخه ووالدیه
برحمة العظمی این رساله ایست مسمی
بالانتباه فی سلاسل اولیاء الله
واسانید وارثی رسول الله صلی الله علیه و
آله وسلم مؤلفت برای تعریف سلاسل
مشهوره که این فقیر در ظاهر علم و باطن
علم بآن متمسک شده و خود را بر طرفے ازان
بسته جعل الله تالیفها خالصا لوجه الکریم
واعاد علے وعلی الناس منها الحظ الجسیم
مقدمه باید دانست که یکے از نعم خدائے
تعالی برامت مصطفویه علے صاحبها
الصلوات والتسلیمات آنست که تا ارتباط
در سلسله های ایشان تا پیغامبر صلی الله علیه
آله وسلم صحیح وثابت است اگرچه اوائل امت
را با واخر امت در بعض امور اختلاف
بوده باشد لیس صوفیه صافیه ارتباط
ایشان در زمن اول بصحبت وتعلیم وتادب
بآداب تهذیب نفس بوده است نه بخرقه

اسناد سے اور اوس فہم سے جو اللہ تعالی
جسے چاہتا ہے بخشتا ہے تو کوئی اللہ تعالی
کی عبادت نہ کرتا اور کوئی ہدایت نپاتا اور
نہ کوئی بشر مقرب ہوتا اللہ جل شانہ کا وصلی
اللہ علی افضل خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین
اسکے بعد کہتا ہے احمد بن عبد الرحیم عمری
دہلوی عرف ولی اللہ خدا اوسکو اور اوس کے
مشائخ اور والدین کو اپنی رحمت عظمی مین ڈہانک
لیوے یہ رسالہ ہے کہ اس کا نام **انتباہ**
فی سلاسل اولیاء اللہ واسانید
وارثی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے
تالیف کیا گیا واسطے تعریف اون سلسلون مشہورہ
کے جنسے یہ فقیر علم ظاہر و باطن مین سند رکھتا
ہے خدا اس تالیف کو خالص لوجہ اللہ کرے
اور مجھے اور اور لوگون کو اس سے نصیب کامل
عطا فرمائے **مقدمہ** جاننا چاہیے کہ اللہ
تعالی کی جو نعمتین اس امت محمدی پر ہین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ اونمین سے ایک یہ ہے
کہ سلسلون کا ربط آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم تک صحیح وثابت ہے اگرچہ بعض امور مین
اوائل امت اور اواخر امت کا اختلاف ہوا
ہو تو **حضرات** صوفیہ صافیہ جو اول زمانہ
مین ہوئے ہین تو اونکا ارتباط صحبت اور تعلیم
اور نفس کی تہذیب کے آداب سے مؤدب
ہونے سے تھا۔ اوس وقت خرقہ

Marfat.com

وبیعت و در زمن سید الطائفہ جنید
بغدادی رسم خرقہ ظاہر شد و بعد ازان
رسم بیعت پیدا گشت و ارتباط سلسلہ بہمہ
این امور متحقق است و اختلاف صور ارتباط
مضر نمی کند و خرقہ و بیعت را اصلے ہست
از سنت سنیہ اما **خرقہ** پس اصلش الباس
آنحضرت است صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عمامہ
را بہ عبد الرحمن بن عوف در وقتیکہ امیر لشکر
گردانید و اما **بیعت** پس وجود آن و
اعتبار بآن از آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم مستفیض یقینی ست کما لا یخفی و علمای
کرام ارتباط ایشان در زمن اول باستماع
احادیث و حفظ آن در وعاء قلب بود بعد
ازان تصنیف کتب و قراۃ و مناولہ و
اجازت و وجادہ آن پیدا شد و ارتباط
سلسلہ بہمہ این امور صحیح است و اختلاف
صور را اثری نیست و ہر یکے ازین امور
اصلے دارد از سنت سنیہ اما قراۃ پس اصلش
قراۃ عبد اللہ بن مسعود است و سوال اعرابی
و مناولہ اصلش کتابت آنحضرت ست باطراف
بلدان و مناولہ صحیفہ بعبد اللہ بن جحش و
ہمچنین اجازت و وجادہ را اصول ہست
کہ در کتب حدیث بیین می شود بالجملہ رسم
قدیم صوفیہ است کہ یاران خود را خرقہ
می پوشانند از قلنسوہ و عمامہ و قمیص و قبا

اور بیعت نہ تھی اور سید الطائفہ حضرت
جنید بغدادی قدس سرہ کے زمانہ مین خرقہ
کی رسم ظاہر ہوئی۔ اور بعد اوسکے بیعت کا
دستور جاری ہوا۔ اور ارتباط ان امور کے
سلسلہ روشن کا متحقق یعنی صحیح و ثابت ہے
اور ارتباط یعنی رابطے کی صورتین جو مختلف ہین
ان سے کچھ ضرر نہین اور خرقہ اور بیعت کی
اصل ہی سنت سنیہ تو خرقہ کی اصل تو الباس عمامہ ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے حضرت عبد الرحمن
بن عوف کو عطا فرمایا تھا جب اونکو امیر لشکر کیا تھا
اور بیعت کی اصل خود آنحضرت صلعم سے مستفیض اور
متواتر یقینی ہے کچھ بھی نہین پس زمانہ اول مین علمائے
کرام کا ارتباط حدیثین سننے اور اونکو اپنے دل
مین محفوظ کرنا تھا بعد اسکے کتابین تصنیف ہوئین اور
قراۃ اور مناولہ اور اجازت اور وجادت
جاری ہوئی اور سلسلون کا ارتباط ان سب امور
مین صحیح ہے اور صورتون کے اختلاف کا کچھ
مضائقہ نہین اور ان سب باتونکی سنت سنیہ مین
اصل ہے چنانچہ قراۃ کی اصل تو حضرت عبد اللہ بن
مسعود سے اور اعرابی کا سوال اور مناولت کی اصل
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے فرمان لکھنے اطراف
بلدان مین اور مناولہ صحیفہ عبد اللہ بن جحش اور اسیطرح
اجازت اور وجادت کے اصلین ہین جنکا کتب حدیث
مین بیان ہے غرض صوفیہ کی رسم قدیم ہی کہ اپنے
یارونکو خرقہ پہناتے ہین خواہ کلاہ خواہ عمامہ خواہ قمیص خواہ قبا

Marfat.com

ورداو آزار ہر چہ میسّر شود بہ وجہ ملکے
خرقۂ اجازت چون خواہند کہ مجبّے
را از محبان خود اجازت طریقہ دہند
و او را نائب خود سازند در تلقین و صحبت
با طالبان و اخذ بیعت و اعطاء خرقہ
او را خرقہ دہند و شرط آن قبولیت
این معنیت دیگر خرقۂ ارادت
چون عزیزے در زمرۂ صوفیان داخل شد
و اعمال ایشان بجد بتمام پیش گرفت
او را خرقہ عطا می کنند تا علامت دخول
او باشد در طریقۂ صوفیہ و شرط او رویت
جد و جہد است و تفرس استقامت او
درین باب سوم خرقہ تبرک چون بر کسے
مہربان شوند کہ برکات عزیزان شامل
حال او باشد او را خرقہ دہند بغیر
ملاحظۂ شرطے بادشاہ باشد یا امیر یا تاجر
و ہمچنین اخذ بیعت بچند طریق باشد بیعت
توبہ از معاصی و آن عام ست ہر مسلمان را
و بیعت تبرک بدخول در سلسلہ صالحین و آن
نیز عام ست و بیعت تحکیم کہ شیخ را در سلوک
طریقہ مجاہدہ بر خود حکم سازد و بجد تمام این
راہ را سلوک نماید و آن مخصوص باصحاب
ارادت ست و رسمیت بیعت اختلاف
است جمہور صوفیہ دیار عرب ہیئت
خود را بر کف دست راست . . .

خواہ چادر خواہ ازار جو کچھ میسّر ہوا ور
اوسکی تین طرحین ہین ایک تو خرقۂ اجازت کہ جب
چاہتے ہین کہ اپنے کسی دوست کو طریقت کی اجازت
دین اور اوسکو اپنا نائب کرین تلقین مین
اور صحبت مین کہ طالبون سے بیعت لے اور خرقہ
عطا کرے تو اوسکو خرقہ دیتے ہین سو اوسکی
شرط اس امور کا قبول کرنا ہی دوسری طرح
خرقۂ ارادت ہی کہ جب کوئی عزیز صوفیون کے
زمرہ مین داخل ہوتا ہے اور اونکے سے عمل جد و جہد کے
کرنے لگتا ہے اوسکو خرقہ عطا کرتے ہین کہ اوسکی
صوفیون مین داخل ہونے کی علامت ہو اور اوسکی
شرط ان امور مین دیکھ لینا ہے کہ وہ جد و جہد کوشش
کرتا ہے ان امور مین اور استقامت رکھتا ہے
تیسرا خرقہ تبرک ہی کہ جب کسی پر مہربان ہوتے ہین کہ
صوفیونکی برکات اوسکے شامل حال ہون اوسکو
خرقہ دیتے ہین اوسمین کچھ شرط نہین بادشاہ ہو یا
امیر یا سوداگر کوئی ہو اور اسی طرح بیعت
بھی کئی قسم کی ہے ایک بیعت توبہ ہے کہ گناہون سے
توبہ کرے سو وہ عام ہے ہر مسلمان کے واسطے
یعنے جس کا جی چاہے بیعت کرے اور جو چاہے بیعت
لے ویے اور ایک بیعت تبرک ہے کہ صالحین کے
سلسلہ مین داخل ہو سو وہ بھی عام ہی اور ایک
بیعت تحکیم ہے کہ شیخ کو سلوک طریقہ مجاہدہ مین
اپنے پر حاکم کرے اور خوب کوشش سے اس
رستے چلے سو یہ خاص ہے ارباب ارادت کے

: بیعت النساء بمسّت کرد شیخ کف دست راست

طالب نهد و هر یکے با بہام و اصابع کف
دیگرے را قبض کند و بعد قرأة سورہ فاتحہ
و آیات از قرآن عظیم طالب گوید اللهم
انی اشهدك واشهد ملائکتك و
انبیاءك و اولیاءك انی قبلته شیخا
فی الله و مرشدا و داعیا و شیخ گوید اللهم
انی اشهدك واشهد ملائکتك و
انبیاءك و اولیاءك انی قبلته ولدا
فی الله - بعد ازان دعا کند و بانچہ ضروری
داند وصیت کند و بہمین ہیئت اشارہ وقع
شدہ است در آیت ید الله فوق ایدیهم
وانچہ والد این فقیر را از رویاء آنحضرت
صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم و این فقیر نیز
از رویاء آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
معلوم کردہ است ہیئت آن مصافحہ است
دو دست طالب درمیان دو دست شیخ
باشد و کلمات مبارکہ ماثورہ کہ در حدیث
صحیح آمدہ است بگویند و در آخر بگویند
اخترت الطریقة الفلانیة و این مبحث
در رسالہ القول الجمیل فی سواء السبیل مذکور
کردیم وهذا اوان الشروع فی المقصود +

فصل

در عالم باطن ارتباط این فقیر از جہت بیعت و صحبت و خرقہ و
و فیض توجہ و تلقین بجناب عالیحضرت پیغامبر صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم است تفصیل این اجمال آنکہ این فقیر

رکھتا ہی اور انگوٹھی اور انگلیوں سے ایک دوسرے کا
ہاتھ پکڑتا ہے اور بعد سورہ فاتحہ پڑھنی اور
قرآن شریف کی آیتین پڑھنے کی مرید کہتا ہی
اللهم انی اشهدك واشهد
ملائکتك وانبیاءك واولیاءك
انی قبلته شیخا فی الله و
مرشدا و داعیا - اور شیخ کہتا ہے
اللهم انی اشهدك واشهد ملائکتك
وانبیاءك انی قبلته ولدا فی الله +
...... اسکے بعد دعا کرے اور ضروری باتون کی وصیت
کرے اور اسی ہیئت کا اشارہ ہی آیہ کریمہ ید الله فوق
ایدیهم مین اور جو طریقہ بیعت اس فقیر کے والد کو خواب
مین آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بیعت کا معلوم
ہوا ہی اور اس فقیر کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے
خواب مین معلوم ہوا ہی اوسکی صورت مصافحہ کی ہے
کہ دونو ہاتھ مرید کے شیخ کے دونو ہاتھون کے بیچ مین ہون اور
کلمات مبارک جو صحیح حدیث شریف مین وارد ہین کہتے
ہین اور بعد اس کے کہتے ہین اخترت الطریقة
الفلانیة اور اس کا سب ذکر ہمنے کتاب قول الجمیل فی
سواء السبیل مین مذکور کر دیا ہے اور اب مقصد کے شروع
کا وقت ہے -

فصل

اس فقیر کو ارتباط بیعت صحبت - و خرقہ
و فیض توجہ و تلقین عالم باطن مین آنحضرت صلی
اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ہی اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ

Marfat.com

بیان نسبت از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

فقیر در واقعه دید که بخدمت آنحضرت صلی
الله علیه وآله وسلم رسیده است ومقابل
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم نشسته بخت
آنحضرت صلی الله علیه وآله وسلم صورت
مثالیه اخاصه فه مودند یکی جسمی که جانب
اعلی واسفل او هردو پیراهن دارد و
اعلی آن عریض تر است از اسفل ومیان
اعلی تا اسفل تدریجیت چنانکه در جسم مخروطی
می باشد وآن مثال نسبت خاصه
آنحضرت است صلی الله علیه وآله وسلم
دیگر جسمی مدور مثل طبق مستقر در زمین ودر
وسط آن عمودی مرکوز است وآن تمثال
نسبت سالکان است که از جذب چندان
بهره نیافته اند سوم جسمی شبیه ثانی الا
آنکه عمود بر زمین قائم است وآن طبق بروی
معتمد وآن تمثال نسبت مجذوبان است
که از مراتب سلوک چندان بهره ندارند
و در ضمن نمودن این صورتها می سه گانه
القا فرمودند که نسبت خاصه آنحضرت
صلی الله علیه وآله وسلم آنست که طبقات مجرده
روحانیه ومراتب سفلانیه جسمانیه
همه بکمالات مناسبه خود متصف باشند
ومراتب روحانیه قوی تر بود وهیچ
چیز از مراتب روحانیه نباشد الا که
اورا در عالم نسمیه خلیفه ونموذجی هست

اس فقیر نے خواب مین دیکھا کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوا ہے اور روبرو
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بیٹھا ہے پہلے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت مثالیہ
دیکھی۔ اوّل تو ایک ایسا جسم کہ اوسکا
اعلےٰ اور اسفل پیرہن رکھتا ہے اور
اعلیٰ اسفل سے زیادہ چوڑا ہے۔ اور درمیان
اعلیٰ اور اسفل کے تدریج ہے جیسے جسم مخروطی
مین . . . ہوتی ہے اور وہ تمثال (صورت) ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاص نسبت کی
پھر ایسا معلوم ہوا ایک جسم مدور جیسے ایک طباق
زمین پر رکھا ہوا اور اوسمین ایک لکڑی گڑی ہوئی
ہو وہ تمثال سالکون کی نسبت کی ہے جنہون نے
جذب کا چندان حصہ نپایا ہو تیسرے ایسی شکل
جیسی دوسرے سے مشابہ لیکن وہ اس طرح کہ جیسے لکڑی
زمین مین گڑی ہوئی اور طباق اوسکے اوپر ہو۔
وہ تمثال مجذوبونکی نسبت کی ہے جنہون نے سلوک کا
چندان حصہ نہین پایا اور ان تینون تمثالون کے
دکھانے کے درمیان یہ بات دل مین ڈالی کہ خاص
نسبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ ہے
کہ طبقات مجردہ روحانیہ اور مراتب سفلانیہ جسمانیہ
سب اپنے اپنے کمالات مناسبہ کے ساتھ متصف
ہون اور مراتب روحانیہ زیادہ قوی ہون
اور مراتب روحانیہ سے کوئی ایسی چیز نہین
جسکا عالم نسمیہ مین خلیفہ اور نمونہ نہین ہے۔

Marfat.com

مانند آنکه محبت ذاتیه رامونه باشد و آن
محبت افعال است و انقیاد روح را خلیفه
باشد و آن سجده ظاهر و آنانکه این جامعیت
رانیافته اند دو قسم اند قسمی مجذوبانند که
تحمیل مراتب روحانیه کرده اند دون
المراتب النسمیه و وسعت درجات ایشان
فوق است فقط و قسمی سالکانند که تحمیل
مراتب سافله کرده اند دون المراتب الروحانیه
و وسعت کمال ایشان درجات تحت
است و بس چون این معرفت جلیله
بخاطرم جاگرفت آنحضرت صلی الله علیه و
آله وسلم تبسم کنان سر از جیب مراقبه
بیرون آوردند و دو دست خویش
برداشتند و اشارت فرمودند به بیعت
و مصافحه این فقیر برخاست و زانو بزانو
متصل ساخته دو دست خود درمیان دو
دست آنحضرت صلی الله علیه و آله وسلم
نهاد و بیعت کرد و بعد فراغ از بیعت
چشم فروبستند و این فقیر نیز در حضور
مبارک چشم بسته متوجه شد آنگاه
همان نسبت خاصه که سابق علم آن داده
بودند عطا فرمودند احاطت بها علما
وحاشا درین واقعه هیچ کلمه و کلام درمیان
نبود و انما ضمنه روحانیه بود با اشارت
وفعل و چون این فقیر بزیارت مدینه منوره

مثلاً محبت ذاتیہ کا نمونہ کیا ہی محبت افعال اور
روح کی اطاعت کا خلیفہ کیا ہے سجدہ ظاہر
اور جن لوگونکو یہ جامعیت نہین ملی ہے وہ دو
قسم ہین ایک قسم تو مجذوب ہین کہ اونہون نے مراتب
روحانیہ کی تحصیل کی ہے سوای مراتب نسمیہ کے
ان کی وسعت درجات فقط فوق ہے اور
دوسری قسم سالک ہین کہ مراتب سافلہ کی
تکمیل کی ہے سوای مراتب روحانیہ کے ان کی
وسعت کمالات فقط درجات تحت ہی اور جب
یہ معرفت جلیلہ میری خاطر مین جمی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسکراتے ہوئے سر مبارک
گریبان مراقبہ سے اوٹھایا اور اپنے دونو مبارک
ہاتھ اوٹھائی اور اشارہ فرمایا بیعت اور مصافحہ کا
یہ فقیر اوٹھا اور زانو بزانو متصل بیٹھ کر اپنے دونو
ہاتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونو
مبارک ہاتھون مین رکھے اور بیعت کی بعد فراغ
بیعت کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی
مبارک آنکھین بند کین اور اس فقیر نے بھی اپنی آنکھین
ان کے حضور مبارک مین بند کین اوس وقت آپنے
وہی نسبت خاصہ جسکا پہلے علم القا فرمایا تھا عطا
فرمائی تو مین محیط ہو گیا از روی علم کے و حاشا للہ
کہ اس واقعہ مین کچھ کلمہ و کلام درمیان نہ تھا فقط
روحانیہ فیض تھا یا اشارہ اور فعل تھا ۔ اور
جب یہ فقیر مدینہ منورہ پہونچا ۔

Marfat.com

رسید و مدتے بر قبر مبارک متوجہ شد مراتب
جذب و سلوک ہمہ از ابتدا تا انتہا در نظر
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طے کرد آنگاہ
این فقیر را بزرگی و حکیم ملقب ساختند و طریقہ
عنایت فرمودند و آنچہ در علم مشکلات داشتم
پرسیدم جواب باصواب اکثر آن چیزہا
در رسالہ فیوض الحرمین نوشتہ ام و بیان
طریقہ در رسالہ ہمعات میسر شد و یکے ازان
جوابہا کہ در فیوض الحرمین مرقوم نیست اینجا
نوشتہ شد این فقیر در جناب آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عرض کرد بوجہے از
کلام روحانی کہ آنحضرت چہ میفرمایند در
فرقہ شیعہ کہ محبت اہل بیت دعوی میکنند
باصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عداوت
دارند افاضہ فرمودند کہ مذہب این جماعت
باطل است و بطلان مذہب ایشان از تامل
در تعریف امام کہ ایشان مقرر کردہ اند ظاہر
خواہد شد انتہی بعد افاقت ازان حالت در
معنے امام تامل کردہ شد معلوم گشت
کہ ایشان میگویند کہ امام معصوم مفترض
الطاعت می باشد و وحی باطنی کہ عبارت
از القای حکم الہی بر باطن است بطریق
اجتہاد یا الہام یا امن از خطا در ان مسئلہ
اورا اثبات می کنند و میگویند اورا خدای
تعالی منصب کردہ است برائے مردمان

پہنچا اور ایک مدت تک روضۂ انور مین متوجہ رہا
سب مراتب جذب و سلوک کے ابتدا سے انتہا
تک طے کیئے او سوقت اس فقیر کو القاب بزرگی
و حکیم سے ملقب فرمایا اور ایک طریقہ عنایت
فرمایا اور جو جو علم مین مشکلات تھی مینے پوچھی
اور اونکا جواب باصواب پایا ان مین سے اکثر
مینے رسالہ فیوض الحرمین لکھے ہین اور طریقہ کا
بیان رسالہ ہمعات مین میسر ہوا اور ایک ان
جوابون مین سے جو رسالہ فیوض الحرمین مین نہین لکھا
اس مین لکھا ہے وہ یہ ہے کہ اس فقیر نے ایک وجہ
روحانی کلام سے حضور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم مین عرض کیا کہ فرقہ شیعہ کے واسطے کیا ارشاد
ہے کہ یہ اہلبیت کی محبت کا دعوی کرتے ہین اور
اصحاب رضی اللہ عنہم سے عداوت رکھتے ہین تو
افاضہ فرمایا کہ اس جماعت کا مذہب باطل ہے
اور ان کے مذہب کا بطلان ظاہر ہو جائیگا
جب غور کروگے لفظ امام کی تعریف مین جو انہون نے
مقرر کی ہے انتہی۔ بعد اوس حالت کے افاقہ سے
مینے جو غور کی تو معلوم ہوا کہ یہ کہتے ہین امام معصوم
مفترض الطاعت ہوتا ہے اور وحی باطنی کہ
عبارت ہے حکم الہی کے القا ہونے سے باطن
مین یا الہام یا امن خطا سے اوس مسئلہ مین
ثابت کرتے ہین بطریق اجتہاد کے اور کہتے
ہین کہ اوس کو خدا مقرر کرتا ہے لوگون
کے واسطے ۱۲۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

تا ایشان را احکام الہی رسانند و بحقیقت معنی
نبوت ہمین خصال رجوع می کنند زیرا کہ
بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام حاصلش ہمین
نصب و افتراض طاعت است پس بحقیقت
ایشان قائل بختم نبوت نیستند و آئمہ را
رضی اللہ عنہم معنی نبوت اثبات می کنند اگرچہ
نام نبوت نمی گویند و ہل عقیدہ ابدع
من ذلک و در عالم ظاہر این فقیر را از جہت
بیعت و صحبت و خرقہ و اجازت و تلقین اشغال
ہمہ این امور یا بعض این امور با جمیع خانوادہ
ہای طریقہ کہ امروز بر روی زمین مشہورند
یا اکثر آنہا ارتباط واقع شدہ است و الحمد
للہ۔ از انجملہ درین رسالہ سند خانوادہ ہای
مشہورہ می نویسد بالجملہ طریقہ قادریہ مشہور
ترین طرق است در عرب و ہندوستان
و نقشبندیہ در ہندوستان و ماوراء النہر
شہرت تمام دارد و در حرمین نیز شائع
شدہ و چشتیہ در ہندوستان بسیار مشہور
است و سہروردیہ در نواحی خراسان و کشمیر
سند و کبرویہ در توران و کشمیر و شطاریہ۔
در ہندوستان و شاذلیہ در مغرب و مصر و
سواد ان و مدینہ فی الجملہ در مغرب و عیدروسیہ
در حضرموت سلسلہ صحبت این فقیر در طریق
تہذیب باطن تا حضرت پیغامبر صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم مستفیض متصل یقینی الوقوع است

کہ اونکو احکام الہی پہنچاوے اور فی الحقیقت نبوت کے
معنے یہی خصلتین ہین اسواسطے کہ نبی کی تعریف یہی
ہے کہ بعثہ اللہ لتبلیغ الاحکام یعنی اللہ نے
اوسکو بھیجا ہے واسطے احکام پہنچانے کے اسکا حاصل
یہی مقرر کرنا اور افتراض طاعت ہے تو یہ لوگ در
حقیقت ختم نبوت کے قائل نہین ہین اور اماموں
رضی اللہ عنہم کے واسطے نبوت ثابت کرتے ہین
اگرچہ نبوت کا نام نہ لین اس عقیدہ سے بھی
کوئی اور بدتر عقیدہ ہے اور عالم ظاہر مین اس
فقیر کو وجہ بیعت اور صحبت و خرقہ اور اجازت اور
تلقین اشغال کے یہ سب امور یا انہین کے بعضے امور اور سب خانوادون
طریقہ سے جو آجکل روئے زمین پر مشہور ہین یا انہین
کے اکثر سے ربط حاصل ہے انہین سے اس رسالہ مین مشہور
خانوادونکی سند لکھتا ہے حاصل کلام یہ کہ سب طریقوں سے
قادریہ طریقہ عرب اور ہندوستان مین بہت مشہور ہے
اور نقشبندیہ ملک ہندوستان اور ماوراء النہر مین بہت
مشہور ہے اور حرمین مین بھی شائع ہوا ہے اور چشتیہ طریقہ
ہندوستان مین بہت مشہور ہے اور سہروردیہ خراسان و
کشمیر و سند کے نواحی مین اور کبرویہ طریقہ توران و
کشمیر مین اور شطاریہ ہندوستان مین اور شاذلیہ
مغرب مصر اور اوسکے نواحی اور مدینہ مین فی الجملہ مغرب
مین اور عیدروسیہ طریقہ حضرموت مین اس فقیر کا
سلسلہ صحبت تہذیب باطن کے طریق مین آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ و سلم تک مستفیض متصل یقینی الوقوع ہے

۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

(نام رسالہ [illegible])

Marfat.com

که هر یکے از رجال سلسله با شیخ خود
صحبت داشته و آداب طریق فرا گرفته
بے شبه هر چند تعین آن آداب و اشغال
یقینی نیست پس فقیر با حضرت والد بزرگوار
مدتے صحبت داشت و بیعت کرد و از
آداب طریقه طرفے عظیم آموخت و اشغال
طرق مشهوره اخذ کرد و خرقه صوفیه از دست
ایشان پوشید و در خلوت برین ضعیف توجه کردند
و اصل نسبت حضور از توجه ایشان حاصل کرد
و کرامات بسیار بچشم خود دید و واقعات
عجیبه و اتفاقات غریبه که بر ایشان و شیوخ
ایشان واقع شده بود یاد گرفت چنانکه
قسم اول از کتاب انفاس العارفین بیان میکند
و در آخر عمر اجازت تلقین و بیعت و صحبت و
توجه دادند و کلمه یده کیدی
مکرر گفتند والحمد لله علی ذلک حمدا
کثیرا مبارکا فیه وهو صحب
شیوخا کثیرة منهم السید عبد الله
صحب الشیخ آدم البنوری صحب
الشیخ احمد السرهندی صحب
خواجه محمد باقی صحب
خواجه امکنکی صحب مولنا
درویش محمد صحب مولنا
زاهد صحب خواجه عبید الله
الاحرار صحب شیوخا کثیرة منهم

که ہر ایک رجال سلسلہ نے اپنے شیخ کے ساتھ..
صحبت رکھی ہے اور آداب طریقہ حاصل کیئے ہین
بے شبہ ہر چند تعین ہونا اون آداب و اشغال کا
یقینی نہین ہے پس فقیر ایک مدت حضرت والد
بزرگوار کی صحبت مین رہا ہے اور بیعت کی ہے
اور آداب طریقہ سے بہت کچھ سیکھا ہے اور طریقوں کے
اشغال اخذ کیئے ہین اور خرقہ صوفیہ انکے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خلوت مین اس ضعیف پر بہت توجہ فرمائی
ہے اور اصل نسبت حضور کی انکی توجہ سے حاصل
کی ہے اور بہت کرامتین اپنی آنکھون سے دیکھی ہین
اور واقعات عجیبہ اور اتفاقات غریبہ جو ان پر اور
انکے مشائخ پر واقع ہوئی ہین یاد کیئے ہین چنانچہ
قسم اول کتاب انفاس العارفین مین بیان کیئے ہین
اور اخیر عمر مین اجازت تلقین اور بیعت و صحبت
و توجہ کی عنایت فرمائی ہے اور کلمہ یدہ کیدی
مکرر فرمایا ہے یعنے اسکا ہاتھ جیسے میرا ہاتھ ہے
سو الحمد لله علی ذلک حمدا کثیرا طیبا مبارکا
فیہ اور انہون نے صحبت رکھی ہے بہت سے شیوخ
سے اونمین سے سید عبد اللہ ہین کہ انہون نے
صحبت رکھی ہے شیخ آدم بنوری سے اونہون نے
شیخ احمد سرہندی سے انہون نے خواجہ
محمد باقی سے انہون نے خواجہ امکنگی سے انہون
نے مولانا درویش محمد سے اونہون نے مولانا
زاہد سے اونہون نے خواجہ عبد اللہ احرار سے
اور وہ بہت سے شیوخ کی صحبت مین رہے ہین

مولانا یعقوب الچرخی و خواجه علاء الدین
الغجدوانی صحبا خواجه نقشبند
بلا واسطه وصحب الاول ایضا خواجه
علاء الدین العطار والثانی خواجه
محمد پارسا وهما من کبار اصحاب خواجه
نقشبند صحب شیوخا کثیرة اجلهم
خواجه محمد بابا السماسی وخلیفة الامیر
سید کلال والخواجه محمد صحب خواجه
علیا الرامیتنی صحب خواجه محمود الخیر
فغنوی صحب خواجه عارف ریوکری
صحب خواجه عبد الخالق الغجدوانی
صحب خواجه یوسف الهمدانی صحب ابا
علی الفارمدی صحب شیوخا کثیرة اجلهم
اثنان احدهما الامام ابو القاسم القشیری
صحب ابا علی الدقاق صحب ابا القاسم
النصیرآبادی صحب ابا علی الرودباری
وابا بکر الشبلی وابا بکر الواسطی صحب سید
الطائفة الجنید البغدادی والثانی
خواجه ابا القاسم الکرکانی صحب ابا عثمان
المغربی صحب ابا علی الکاتب صحب ابا علی
الرودباری صحب جنید البغدادی و
الجنید البغدادی صحب خاله السری
السقطی صحب معروف الکرخی صحب شیوخا
کثیرة اجلهم اثنان احدهما الامام
علی بن موسی الرضا صحب اباه الامام

کہ ان مین سے مولانا یعقوب چرخی ہین اور خواجہ
علاؤ الدین غجدوانی ہین یہ دونو صحبت مین رہی ہین خواجہ
نقشبند کے بلا واسطہ اور مولانا یعقوب چرخی خواجہ علاؤ الدین
عطار کی صحبت مین بھی رہی ہین اور خواجہ علاؤ الدین غجدوانی نے
خواجہ محمد پارسا کی صحبت مین رہی ہین اور یہ دونو صاحب
بڑی بڑی اصحاب خواجہ نقشبند کی صحبت مین رہی ہین کہ ان
مین بہت بزرگ خواجہ محمد بابا سماسی ہین اور خلیفہ امیر سید
کلال ہین اور خواجہ محمد صحبت مین رہی ہین خواجہ علی
رامیتنی کے وہ صحبت مین رہی ہین خواجہ محمود خیر فغنوی کے اور خواجہ
محمود صحبت مین رہی ہین خواجہ عارف ریوکری کے خواجہ
عارف رہی ہین صحبت مین خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے اور خواجہ
عبد الخالق صحبت مین خواجہ یوسف ہمدانی کے خواجہ یوسف صحبت
مین رہی ہین ابو علی فارمدی کے اور ابو علی بہت سے شیوخ کی صحبت
مین رہی ہین کہ ان مین دو بہت بزرگ ہین ایک تو امام ابو القاسم
قشیری کہ وہ صحبت مین رہی ہین ابو علی دقاق کے اور ابو علی دقاق
ابو القاسم نصیر آبادی کے اور ابو القاسم ابو علی رودباری کے اور ابو بکر
شبلی اور ابو بکر واسطی کے جنہون نے صحبت پائی ہے سید الطائفہ جنید بغدادی
کی اور دوسرے خواجہ ابو القاسم کرگانی ہین جو صحبت مین رہی ہین
ابو عثمان مغربی کے اور ابو عثمان ابو علی کاتب کے اور ابو علی کاتب
ابو علی رودباری کے اور ابو علی رودباری جنید بغدادی
کے اور جنید بغدادی صحبت مین رہی ہین اپنے ماموں سری
سقطی کے اور سری سقطی معروف کرخی کے اور معروف کرخی
صحبت مین رہی ہین بہت سے شیوخ کے کہ ان مین دو بہت
بزرگ ہین ایک تو امام علی بن موسی رضا اور اپنے

Marfat.com

موسی صحب اباه الامام جعفر الصادق
صحب اباه الامام محمد باقر صحب اباه الامام زین العابدین
صحب اباه الامام حسین صحب اباه امیر المومنین
علی بن ابی طالب صحب سید المرسلین صلی
الله علیه واله وسلم وثانیهما داؤد الطائی
صحب حبیب العجمی صحب الحسن البصری صحب اصحاب
النبی صلی الله علیه واله وسلم منهم انس
خادم رسول الله صلی الله علیه واله و
سلم وحافظ سنته. باید دانست که طریقه
که امروز محفوظ است منشاء آن جنید بغدادی است
و خرقه محفوظ امروز همان ست که بواسطه جنید ست
و ازین سلسله سید عبد الله حامل بودند و بالاتر
از ایشان تا خواجه محمد باقی در هند مقتدای
صوفیه بودند و بارشاد ایشان عالمی به
منزل مقصود رسید و از خواجه امکنه تا خواجه
عبد الخالق در ملک ما وراء النهر بودند هر یکی در زمان
خود مرجع صوفیه و مقتدای طالبان و بفضل و
ارشاد مشهور آنچه در مکتوبات حضرت خواجه
محمد باقی مسطور ست و تابعان ایشان بران رفته اند
همین سلسله است که نوشته شد و در شجرهٔ بعض اهل البیت خواجه
محمد امکنه یافته شد که خواجه محمد امکنه ارتباط انابت و
صحبت در خفیه بخواجه محمد درویش داشته اند و مولانا
زاهد را نیز ملاقات کرده اند و ایشان هر دو صحبت
حضرت خواجه عبید الله احرار دریافته اند والله اعلم
و بالاتر از خواجه نقشبند طریقه خواجگان می گفتند و ایشان

موسی کی اور وہ اپنے والد امام جعفر صادق کے اور وہ
اپنے والد امام محمد باقر اور وہ اپنے والد امام زین العابدین کے
کے اور وہ اپنے والد امام حسین رضی اللہ عنہ کے اور وہ اپنے والد امیر المومنین
علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم اور وہ صحبت میں سید المرسلین
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اور دوسرے اون میں کے داؤد طائی
کہ وہ صحبت میں ہیں حبیب عجمی کی اور وہ حسن بصری کے
اور وہ اصحابوں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اون میں سے
انس خادم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں اور سنت
رسول اللہ کے حافظ ہیں جاننا چاہیے کہ جو طریقہ
آجکے دن محفوظ ہے اوسکا منشاء جنید بغدادی ہیں
اور خرقہ بھی محفوظ وہ ہی ہے جو جنید بغدادی کے وسطے
سے ہے اور اس سلسلہ سے سید عبد اللہ حامل تھے۔
اور ان سے اوپر خواجہ محمد باقی تک ہندہ میں مقتدا
صوفیہ کے تھے اور ان کے ارشاد سے ایک عالم منزل
مقصود کو پہنچا اور خواجہ امکنہ سے خواجہ عبد الخالق تک
ما وراء النہر کے ملک میں تھے ہر ایک اپنے زمانہ میں صوفیوں کے
مرجع اور طالبوں کے مقتدا اور فضل و ارشاد میں مشہور
تھے وہ جو حضرت خواجہ محمد باقی کے مکتوبات میں لکھا
ہے اور اونکے پیرو اوسپر ہیں وہ یہی سلسلہ ہے جو لکھا
گیا اور بعض کے شجرہ میں اہلبیت خواجہ محمد امکنہ کے
لکھا ہے کہ خواجہ محمد امکنہ مریدی اور صحبت خفیہ میں
خواجہ محمد درویش سے رکھتے تھے اور مولانا زاہد سے
بھی ملے ہیں اور یہ دونوں صحبت میں خواجہ عبید اللہ
احرار کے رہے ہیں واللہ اعلم اور خواجہ نقشبند سے اوپر
طریقہ خواجگان کا کہلاتا تھا اور یہ مل کر

Marfat.com

جہر بجمعیت مے کردند وانطرف از خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ
نقشبندیہ میگفتند وایشان اکتفا کردند بخفیہ واز
خواجہ یوسف ہمدانی تا جنید از راہ ابوالقاسم
قشیری جامع بودند در علم ظاہر و باطن و
محدث بودند و تذکیر میکردند واز راہ
ابوالقاسم گرگانی مخصوص بکشف وقائع
مریدان و طریق تسلیک ایشان و اختصاص
ہر یکے با شیخ خود درین سلسلہ از راہ صحبت
و خرقہ و تلقین یقینی است کہ شبہ را دران
دخل نبود و باید دانست کہ انچہ درین سلسلہ
بغیر انقطاع یافتہ شد تہذیب قلب و
عقل و نفس است اما تہذیب لطائف خفیہ
و احوالے کہ بر تہذیب آن متفرع شود از
قبیل ثمرات و مواہب است نہ از قبیل
مواریث و باید دانست کہ بنور بفتح موحدہ
و تشدید نون بلدہ ایست از توابع سہرند و
سہرند بکسر سین مہملہ و سکون ہا و فتح رای مہملہ
بلدہ ایست عظیمہ مابین لاہور و دہلی در اصل
نام آن سہرند یعنے بیشہ شیر ست در زبان
فارسی گویان سرہند مستعمل مے شود و انکنہ
نام موضعی است نزدیک شہر شیراز و آنرا
الخیہ نیز گویند و چرخ بجیم فارسیہ و رائیے
مہملہ و آخر آن خا معجمہ نام قریہ است از
توابع غزنین نقشبند نسبت است بحرفہ کمخاب بافی
کہ ایشان و پدر ایشان بآن مشغول بودند کذا فی سفینۃ الاولیاء

ذکر جہر کیا کرتے تھے اور اس طرف خواجہ نقشبند کو
طریقہ نقشبندیہ کہلاتا ہے اور انہون نے خفیہ ذکر
پر اکتفا کیا اور خواجہ یوسف ہمدانی سے جنید تک
ابوالقاسم قشیری کے طریق سے سب جامع تھے
علم ظاہر و علم باطن کے اور محدث تھے اور وعظ
کہتے تھے اور ابوالقاسم گرگانی کے طریق سے
سب کو مریدون کے حال کے کشف سے اور انکے
سلوک کی راہ سے اور ہر ایک کو خصوصیت اپنے شیخ
سے اس سلسلہ مین از راہ صحبت و خرقہ و تلقین کے
یقینی ہے کہ اس مین کچھ شک و شبہ کو دخل نہین
جاننا چاہیے کہ اس سلسلہ مین جو بلا انقطاع
پایا جاتا ہے وہ تہذیب قلب و عقل و نفس ہے لیکن
تہذیب لطائف خفیہ کے اور جو حال اوسکی تہذیب سے
متفرع ہوتے ہین وہ ثمرات و مواہب کی قسم
سے ہین اور جاننا چاہیے کہ بنور بفتح موحدہ و
تشدید نون ایک شہر ہے توابع سہرند سے اور
سہرند بکسر سین و سکون ہا و فتح رای مہملہ ایک شہر
عظیم ہے درمیان لاہور اور دہلی کے اصل مین
اوسکا نام سہرند ہے یعنی جنگل شیر کا اور فارسی
گویونکی زبان پر سرہند مستعمل ہوا ہے اور انکنہ
ایک موضع کا نام ہے شہر شیراز کے قریب اوسے
انخیہ بھی کہتے ہین اور چرخ بجیم فارسی و رای مہملہ و آخر
خای معجمہ ایک گانون کا نام ہے توابع غزنین سے
نقشبند نسبت ہے کمخاب بافی کے حرفہ کی طرف
کہ یہ اور ان کے والد یہ کام کرتے تھے کذا فی سفینۃ الاولیاء

Marfat.com

وعجدوان بغین معجمه مکسور و سکون جیم نام موضعی
است از توابع بخارا ہذا ہو المشہور و کفوی
در طبقات حنفیه گفته است بضم الغین المعجمة و
سکون الجیم و ضم الدال المهملة قریة علی ستة
فراسخ من بخارا و فی اللب بفتح الدال المهملة
والله اعلم الخبیر فغنی بفتح فا و سکون
غین معجمه و نون دیہی است از توابع بخارا
و ریوکر بکسر را مهمله دیہی است از توابع بخارا
رامیتن بفتح را مهمله و کسر میم و سکون یای تحتیه
و کسر مثناة آخره نون قصبه ایست از توابع
بخارا سماسی بفتح سین مهمله و کسر ثانیه
دیہی ست از توابع شهر طوس که امروز آنرا
مشهد میگویند و نسبت بآن دیهه سماسیست
بفتح سین ثانیه و و یا قشیری نسبت است
به بنی قشیر بضم قاف و فتح شین معجمه قبیله از
عرب و دقاق بتشدید قاف اول و واسط
شهریست میان بصره و کوفه و رود بای
نسبت بناحیه که منشای اصول ایشان بود
گرگانی بضم کاف اعرابی و تشدید مهمله و
کاف عجمیه دیہی ست از دیہای مشهد
سری بفتح سین و کسر رای مهمله و تشدید یای
تحتیه در لغت بمعنی جوان مرد و سقطی نسبت بسقط
فروشی و سقط متاع حقیر را گویند در بعض شجره
سری سقطی بن المغلس دیده شد المغلس بضم میم
فتح غین معجمه و تشدید لام و سین مهمله در لغت

عجدوان بغین معجمه مکسوره و سکون جیم ایک موضع کا
نام ہے توابع بخارا سے یہ یونہی مشہور ہے اور کفوی
نے طبقات حنفیہ میں کہا ہے کہ بضم غین معجمہ و سکون
جیم و ضم دال مہملہ ایک گانو ہے بخارا سے چھ فرسنگ
اور لب میں لکھا ہے بفتح دال مہملہ و اللہ اعلم و الخبیر
فغنی بفتح فا و سکون غین معجمہ و نون ایک گانون
ہے بخارا کے توابع سے اور ریوکر بکسر را و مہملہ بھی
ایک گانون ہے توابع بخارا سے رامیتن بفتح
رای مہملہ و کسر میم و سکون یائے تحتیہ و کسر مثناة
آخر نون ایک قصبہ ہے توابع بخارا سے۔ سماسی
بفتح سین مہملہ و کسر سین مہملہ ثانیہ ایک گانو
ہے توابع شہر طوس سے کہ آجکل اوسکو مشہد کہتے ہین
اوس گانون سے نسبت کرکے سماسی کہتے ہین
سین مہملہ ثانیہ کی فتح اور دو یای سے قشیری
نسبت ہے بنی قشیر سے بضم قاف و فتح شین معجمہ
عرب کا قبیلہ ہے اور دقاق بتشدید قاف اول اور واسط
ایک شہر ہے درمیان بصری اور کوفے کے اور رود بای
نسبت ہے ایک اطراف کی کہ انکی اصول کا منشا ہے یعنی
انکے آباؤ اجداد کی پیدائش وہان ہے گرگان بضم کاف
عربی و تشدید مہملہ اور کاف عجمیہ ایک گانون ہے مشہد کے
گانونمین سے سری بفتح سین مہملہ و کسر را مہملہ و تشدید یا
تحتیہ لغت مین بمعنی جوانمرد ہے سقطی نسبت ہے سقط
فروشی ہے اور سقط متاع حقیر کو کہتے ہین اور بعض
شجرہ مین سری سقطی مغلس دیکھا ہے مغلس بضم میم و فتح
غین معجمہ و تشدید لام و سین مہملہ ساکن لغت مین

Marfat.com

بمعنی نماز صبح را در سیاہی شب گزارند
سلسلۂ صوفیہ علما سلسلۂ بشارت باید نوشت
اما طریقہ قادریہ را شعب بسیار است اصح
واوثق آن نزدیک اہل حدیث شعبہ
اکبریہ است از جانب شیخ محی الدین ابن
العربی اشہر آن در عوام شعبہ جیلانیہ
از جہت سادات جیلانیہ واشہر آن
در یمن شعبہ مسرعیہ است بالجملہ این فقیر را
باکثر این شعب ارتباط صحیح واقعست
پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت و
صحبت وخرقہ وتلقین واجازت با والد
بزرگوار خود است والشان را ارتباط
از جہت خرقہ وتلقین وصحبت واجازت
با سید عبد اللہ است عن الشیخ آدم
البنوری عن الشیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن شاہ
کمال عن السید فضیل عن سید گدا
رحمن عن السید شمس الدین عارف
عن السید گدا رحمن بن سید ابو
الحسن عن شمس الدین الصحرائی
عن السید عقیل عن سید بہاؤ الدین
عن سید عبد الوہاب عن السید
شرف الدین القتال عن السید
عبد الرزاق عن ابیہ امام الطریقہ
ابو محمد الشیخ عبد القادر جیلانی

اوسے کہتے ہین جو صبح کی نماز رات کی تاریکی مین پڑھے
سلسلۂ صوفیہ علماء کا سلسلۂ بشارت لکھنا چاہیے
اور طریقہ قادریہ کے شعبہ بہت ہین اور بہت
مضبوط اہل حدیث کے نزدیک شعبۂ اکبریہ ہے
شیخ محی الدین ابن عربی کی جہت سے اور
بہت مشہور شعبہ جیلانیہ ہے عوام مین
سادات جیلانیہ کی جہت سے اور یمن مین
بہت مشہور شعبہ مسرعیہ ہے الغرض اس فقیر کو
اکثر ان شعبون سے ارتباط صحیح واقع ہے۔
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور صحبت اور
خرقہ اور تلقین اور اجازت کی روسے اپنے والد
بزرگوار سے ہے اور ان کو خرقہ اور تلقین اور
صحبت واجازت کی روسے سید عبد اللہ سے
ہے انکو شیخ آدم بنوری سے اون کو شیخ آدم
سہرندی سے اونکو اپنے والد شیخ عبد الاحدی
اونکو شاہ کمال سے اونکو سید فضیل سے اون کو
سید گدا رحمن سے۔ اون کو سید شمس الدین
عارف سے اونکو سید گدا رحمن بن سید
ابو الحسن سے۔ اون کو شمس الدین صحرائی
سے اون کو سید عقیل سے۔ اونکو
سید بہاؤ الدین سے۔ اون کو سید
عبد الوہاب سے۔ اون کو سید
شرف الدین قتال سے اون کو
سید عبد الرزاق سے۔ اون کو اپنے
والد امام الطریقہ ابو محمد شیخ عبد القادر جیلانی سے

Marfat.com

وایضاً ایشان را ارتباط از جهت خرقه
با شیخ عظمت الله اکبرآبادی است عن
ابیه عن جده عن الشیخ عبدالعزیز
عن السید ابراهیم الایرجی عن الشیخ
بهاء الدین القادری عن الحسیب النسیب
سید السادات ابی العباس احمد بن حسن
بن موسی بن علی بن محمد بن حسن بن
ابی نصر بن ابی صالح بن عبدالرزاق بن
القطب ابی محمد محی الدین عبدالقادر
جیلانی عن ابیه عن جده وهلم جرا
واین فقیر را ارتباط از جهت خرقه با شیخ
ابوطاهر محمد بن ابراهیم الکردی واقع است
وقد لبسها من ابیه وقد لبسها ابوه من
ید شیخه امام احمد القشاشی وله فی الخرقة
القادریة طرق منها انه لبسها من ید شیخه
الشیخ احمد الشناوی بلباسه لها من ید
ابیه علی بن عبدالقدوس بلباسه
لها من ید ابیه عبدالقدوس بلباسه
لها عن ید الشیخ عبدالوهاب الشعراوی
بلباسه لها من ید الحافظ جلال الدین
السیوطی فی روضة مصر بلباسه لها من
ید الشیخ کمال الدین محمد بن محمد المعروف بابن
امام الکاملیة بحاه الکعبة المشرفة بلباسه
لها من الشمس الدین محمد بن محمد بن الجزری
لباسه لها من عمر بن الحسن بن امیلة المراغی

اور اون کو خرقہ کی جہت سے شیخ
عظمت اللہ اکبرآبادی سے بھی ہے اونکو
اپنے والد سے اور انکو اپنے دادا شیخ عبدالعزیز سے اون کو سید
ابراہیم ایرجی سے اونکو شیخ بہاؤالدین
قادری سے اون کو حسیب النسیب سید
السادات ابوالعباس احمد بن حسن بن موسیٰ
بن علی بن محمد بن حسن بن ابونصر بن ابوصالح
بن عبدالرزاق بن قطب ابو محمد محی الدین شیخ
عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ اونکو اپنے
والد سے اونکو ان کے دادا سے اسی طور
اوپر تک اور اس فقیر کو ارتباط خرقہ کی جہت
سے شیخ ابوطاہر محمد بن ابراہیم کردی
سے ہے اور انہوں نے خرقہ پہنا اپنے والد
سے اور اون کے والد نے پہنا ہاتھ سے اپنے
شیخ احمد قشاشی کے اونکو خرقہ قادریہ میں کئی طریقے ہیں
ایک ونمیں سے یہ ہی کہ انہوں نے پہنا ہاتھ سے شیخ احمد شناوی
کے ساتھ اوس لباس کے جو انہوں نے اپنے
والد علی بن القدوس سے پہنا تھا اور علی بن القدوس
نے پہنا شیخ عبدالوہاب شعراوی سے اونہوں نے
جلال الدین سیوطی سے اونہوں نے روضہ مصر میں شیخ
کمال الدین محمد عرف امام الکاملیہ سے روبرو
کعبہ شریف کے اونہوں نے شمس الدین
محمد بن محمد جزری سے انہوں
نے عمر بن حسن بن امیلۃ
المراغی سے۔

Marfat.com

بلباسه لها من العز احمد بن ابراهیم الفاروقی
بلباسه لها من الامام محی الدین محمد بن
علی بن العربی قدس سره واسرارهم
اجمعین ویرحمنا بهم بلباسه لها من ید
جمال الدین یونس بن یحیی بن ابی البرکات
الهاشمی العباسی بمکة المعظمة تجاه الرکن
الیمانی بالمسجد الحرام بلباسه لها من ید
شیخ الوقت عبد القادر الجیلانی ومنها انه
اعنی الشیخ احمد القشاشی لبسها من ید
والده وشیخه الشیخ محمد المدنی عن الشیخ
الامین بن الصدیق عن الشیخ سراج الدین
عمر جبرئیل عن الشیخ عبد القادر الجنید
المشرع عن ابیه الجنید بن احمد عن ابیه
احمد بن موسی المشرع الیمنی عن الشیخ
اسماعیل بن الصدیق الجبرتی عن الشیخ محمد
المزجاجی عن الشیخ اسماعیل بن ابراهیم
الجبرتی الیمنی عن الشیخ سراج الدین ابی
بکر بن محمد السلامی عن الشیخ محی الدین احمد
بن محمد بن احمد بن عبد الله بن یوسف الاسدی
عن الشیخ فخر الدین ابی بکر محمد بن علی بن نعیم
عن الشیخ ابی احمد محمد بن احمد بن عبد الله
بن یوسف الاسدی عن والده ابی محمد احمد
بن عبد الله الاسدی عن والده الشیخ
عبید الله بن یوسف الاسدی عن شیخه
عبد الله بن قاسم بن زریه عن الشیخ

اونھوں نے عز احمد بن ابراہیم فاروقی سے
اونھوں نے امام محی الدین محمد بن علی بن عربی
سے قدس سرہ واسرارہم اجمعین ویرحمنا بہم اور
محی الدین عربی نے پہنا جمال الدین یونس بن یحیی
بن ابو البرکات ہاشمی عباسی سے مکہ معظمہ میں
سامنے رکن یمانی کی مسجد الحرام میں اور اونھوں نے
پہنا شیخ الوقت عبد القادر جیلانی سے اور ایک
اُن طریقوں میں سے یہ ہے کہ شیخ احمد قشاشی
نے پہنا ہاتھ سے اپنے والد اور اپنے شیخ محمد مدنی
کے۔ اونھوں نے شیخ امین بن صدیق سے۔
اونھوں نے شیخ سراج الدین عمر جبرئیل سے۔
اونھوں نے شیخ عبد القادر جنید مسرع سے۔
اونھوں نے اپنے والد جنید بن احمد سے۔
اونھوں نے اپنے والد احمد بن موسی مسرع
یمنی سے اونھوں نے شیخ اسماعیل بن صدیق جبرتی
سے اونھوں نے شیخ محمد مزجاجی سے اونھوں
نے شیخ اسماعیل بن ابراہیم جبرتی یمنی سے اُنھوں
نے شیخ سراج الدین ابو بکر بن محمد اسدی سے
اونھوں نے شیخ فخر الدین ابو بکر محمد بن علی بن
نعیم سے اونھوں نے شیخ ابو احمد محمد بن
احمد بن عبد اللہ بن یوسف اسدی سے
اُنھوں نے اپنے والد شیخ عبد اللہ
بن یوسف اسدی سے اونھوں نے
اپنے باپ شیخ عبید اللہ بن قاسم بن زریہ
سے اور اونھوں نے شیخ

Marfat.com

ابی محمد عبدالله علی الاسد الیمنی عن القطب
الغوث الفرد الجامع محی الدین ابی محمد عبدالقادر
بن ابی صالح الجیلانی قدس الله روحه ثم الشیخ
ابو محمد عبدالقادر الجیلی لبسها من ید الشیخ
ابی سعید المبارک بن علی بن الحسین بن
بندار البغدادی المخرمی بکسر المهملة المشددة
منسوب الی المخرم محلة ببغداد سمیها انزلها
بعض ولد یزید بن المخرم فنسبت الیه ذکره
المنذری کما فی الطبقات الحافظ بن
رجب الحنبلی ولبسها من ید ابی الفرج محمد بن عبدالله
الطرطوسی ولبسها من ید ابی الفضل عبدالواحد بن
عبدالعزیز بن الحارث التمیمی ولبسها من ید والده
عبدالعزیز بن الحارث التمیمی ولبسها من ید
استاذه ابی بکر محمد بن دلف بن خلف بن
محمد بن جحدر الشبلی ولبسها من ید سید
الطائفة الاستاذ ابی القاسم الجنید بن محمد البغدادی
قدس الله اسرارهم ورحمنا بهم الی آخر السند
المذکور فی سلسلة الصحبة لا ان الصوفیه
اتفقوا علی ان الحسن البصری اخذ
عن سیدنا علی رضی الله عنه وجمعی از
شجره نویسان درین موضع سلسله نسب
اثبات کنند و فیه نظر زیرا که قرینه قائم
نشده است برآنکه تربیت باطنی این
سلسله بوده باشد والله اعلم و آن
سلسله این است سیدی الشیخ ابو محمد

ابو محمد عبد الله علی اسدی یمنی سی انہوں نے
قطب غوث الفرد الجامع محی الدین ابو محمد عبدالقادر
بن ابو صالح جیلانی قدس الله روحه سے پہر شیخ
ابو محمد عبدالقادر جیلی نے خرقہ پہنا ہاتھ سے
شیخ ابو سعید مبارک بن علی بن حسین بن بندار
بغدادی مخرمی کی مخرم بکسر راے مہملہ مشددہ
اور یا النسبت کی ہے ایک محلہ کا نام ہے بغداد
کے کہ اوسکو بزرگی ہوئی وہان اوتری تہی
بعض اولاد یزید بن مخرم کی اون سے مشہور ہوا
وہ محلہ اس نام سی اس کو ذکر کیا ہے منذری نے ایسا لکہا
ہے طبقات حافظ ابن رجب حنبلی مین او شیخ ابو سعید نے
ہاتھ سے ابو الفرج محمد بن عبد الله طرطوسی کے اونکو پہنایا
ابو الفضل عبد الواحد بن عبد العزیز بن حارث تمیمی نے انکو پہنایا انکے
والد عبد العزیز بن حارث تمیمی نے اور انکے استاد ابو بکر بن
محمد دلف بن خلف بن محمد بن جحدر شبلی نے
اون کو پہنایا سید الطائفہ او استاد......
ابو القاسم جنید بن محمد بغدادی نے قدس سرہم و
اسرارہم ورحمنا بہم پہر آگے وہی سند مذکور ہے
سلسلہ صحبت کے مگر صوفیوں کا اتفاق ہے اس امر
پر کہ حسن بصری نے اخذ کیا حضرت علی رضی الله عنہ
سے اور ایک گروہ شجرہ لکہنے والون کے اس مقام
سلسلہ نسب کا ثابت کرتے ہین اور اسمین جائے
گفتگو ہے اسواسطے کہ کوئی ایسا قرینہ نہین پایا
جاتا کہ باطن کی تربیت اس سلسلہ مین ہوئی ہو
والله اعلم اور وہ سلسلہ یہ ہے کہ سیدی شیخ ابو محمد

Marfat.com

عبد القادر الجیلانی اخذ الطریقۃ عن
ابیہ ابی صالح موسی جنگی دوست عن
ابیہ السیّد عبد اللہ عن ابیہ السیّد
یحیے زاھد عن ابیہ السیّد محمد رومی
عن ابیہ السیّد داؤد امیر محمد اکبر
عن ابیہ موسی ثانی عن ابیہ السیّد
عبد اللہ عن ابیہ السیّد موسی الجون
عن ابیہ السیّد عبد اللہ المحض عن
ابیہ السیّد حسن المثنی عن ابیہ الامام
حسن المجتبی عن ابیہ وامہ سیّدنا علی
المرتضی وسیّدتنا فاطمۃ الزہرا وکلیھما
عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
وکتاب غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب
ومجالس ستین کہ ملفوظ حضرت غوث
است واصل طریقۃ الیشان درآنہا
مفصل ست این فقیر اخذ کرد اجازت
از شیخ ابو طاھر محمد بن ابراھیم الکردی
عن ابیہ عن القشاشی عن الشناوی عن عبد الرحمن
بن عبد القادر بن عبد العزیز بن فھد
الہاشمی العلوی المکی عن عمہ جار اللہ بن
عبد العزیز بن فھد المکی عن ابی الفضل
جلال الدین سیوطی قال انبانی الشیخ
جلال الدین بن الملقن عن ابی اسحاق
التنوخی عن ابی العباس الحجاز عن احمد بن
یعقوب المارستانی عن قطب الطریقۃ

محمد عبد القادر جیلانی نے اخذ
کیا اپنے والد ابو صالح موسے
جنگی دوست سے اونہون نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اُنہون
نے اپنے والد سید یحییٰ زاہد سے اُنہون نے اپنے
والد سید محمد رومی سے اُنہون نے اپنے والد
سید داؤد سے اُنہون نے امیر محمد اکبر سے
اونہون نے اپنے والد موسی ثانی سے اونہون نے
اپنے والد سید عبد اللہ سے اونہون نے اپنے
والد سید موسی جون سے اُنہون نے اپنے والد سید عبد اللہ
سے اونہون نے اپنے والد سید حسن مثنی سے
اونہون نے اپنے والد امام حسن مجتبی سے اُنہون نے والد
اور والدہ سیدنا علی مرتضی وسیدتنا فاطمۃ الزہرا
سے اور ان دونون نے نبی صلعم سے + اور کتاب
غنیۃ الطالبین وفتوح الغیب ومجالس ستین کے جو
ملفوظ ہین حضرت غوث کے اور اصل طریقہ انکا
اُنمین مفصل ہے اس فقیر نے اجازت حاصل کی شیخ
ابو طاہر محمد بن ابراہیم کردی سے اونہون نے اپنے
والد سے اونہون نے قشاشی سے اونہون نے شناوی
سے اُنہون نے عبد الرحمن بن عبد القادر بن عبد العزیز
بن فہد ہاشمی علوی مکی سے اونہون نے اپنے چچا جار اللہ
بن عبد العزیز بن فہد مکی سے اونہون نے ابو الفضل
جلال الدین سیوطی سے انہون نے کہا مجھی خبر دی
شیخ جلال الدین بن ملقن نے اونہون نے کہا مجھے خبر
دی ابو اسحاق تنوخی نے اونکو ابو العباس حجاز نے

Marfat.com

الشیخ محی الدین عبد القادر الجیلانی
قال انبانا شیخنا ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ
محمد سعید بن الحسن القرشی الکوکنی ثم
المدنی فی رسالۃ ایقاظ الهمم بالاوراد
والاذکار لتعرض نفحات العزیز الغفار عن
العارف بالله الشیخ ابراهیم الکردی قال
وانبانا شیخنا ابو طاهر عن ابیه الشیخ ابراهیم
الکردی قال اخبرنا شیخنا الشیخ احمد بن
محمد القشاشی المدنی ان کیفیۃ ذکر الطریقۃ
العلیۃ القادریۃ ان تجلس مربعا و تضع
کفیک علی فخذیک مبسوطتین و تغمض
عینیک وتبدا بالذکر من جانبک الایسر
وتقصد ان تاخذ ماسوی الله من قلبک
وهو تحت یدیک الایسر بقولک لا و
تمرها الی ان تطرح الله وهو المنفی
فوق کتفک الایمن و تثبت بقولک الا
من فوق کتفک الایمن الله فی قلبک
الذی القیت ماسوی الله تعالی
عنه بضرب شدید لیتاثر قلبک و
یتمکن فیه نور الذکر انتهی وبه
الشیخ ابراهیم الکردی انه قال فی ایقاظ
القوابل ینبغی لطالب الحق سبحانه ان
یسأل بعد اداء ما افترض علیه طریق
التقرب بالتزام ما یطیقه من مندوبات
الاقوال والافعال بخالص العبودیۃ

شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی نے اور خبر
دی ہم کو ہمارے شیخ ابو طاہر نے انکو شیخ محمد
سعید بن حسن قرشی کوکنی ثم المدنی نے اپنے
رسالہ میں جسکا نام ہے ایقاظ الهمم بالاوراد والاذکار
لتعرض نفحات العزیز الغفار شیخ عارف باللہ شیخ
ابراہیم کردی سے اور خبر دی ہم کو ہمارے
شیخ ابو طاہر نے اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے کہا خبر دی ہم کو ہمارے شیخ شیخ احمد بن
محمد قشاشی مدنی نے یہ کہ ذکر طریقہ علیہ قادریہ کا اس
طور پر ہے کہ مربع بیٹھے اور دونوں ہاتھوں کو
دونوں رانوں پر رکھے کھلا ہوا اور آنکھوں کو بند
کرے اور شروع کرے ذکر کو بائیں طرف سے اور
ارادہ کرے کہ اپنے دل سے نکالتا ہے اللہ کے ماسوا
کو اور دل کا مقام بائیں پستان کے نیچے ہے لا سے شروع
کرے اور کھینچے اسکو یہانتک کہ ڈالے الٰہ کو حالت
نفی میں اوپر داہنے مونڈھے کے اور اثبات کرے
ساتھ لفظ الا کے داہنے مونڈھے کے اوپر سے اللہ
کو بیچ دل کے جس سے ماسوائے اللہ کو نکالڈالا
تھا بہت شدت اور ضرب کے ساتھ کہ دل میں
اثر ہو جائے اور اسمیں ذکر کا نور قرار پکڑے۔
انتہی اور اسی سند سے ہے شیخ ابراہیم کردی سے
کہ انھوں نے کہا ہے بیچ ایقاظ القوابل کے حق
سبحانہ تعالی کے طالب کو چاہیے بعد ادائے فرائض کے
سوال کرے طریقہ اللہ کے تقرب کا اپنے پر لازم کرلینے سے
اس وظیفہ کے جسکی طاقت رکھتا ہو افعال اقوال مستحب سے خاص

Marfat.com

فانها نتيجة المحبة الالهية المنتجة لما قال
صلى الله عليه وآله وسلم فيما يرويه عن
ربه تبارك وتعالى وما تقرب الى عبدى
بشئ احب الى مما افترضت عليه ومايزال
عبدى يتقرب الى بالنوافل حتى احبه
فكنت سمعه الذى يسمع به وبصره
الذى يبصر به ويده التى يبطش بها
ورجله التى يمشى بها زاد فى غير رواية
البخارى وفواده الذى يعقل به ولسانه
الذى يتكلم به فمن اراد العمل على ذلك
فعليه بالذكر بالغدو والاصال وان لايكون
من الغافلين فيما بين ذلك عند تقلباته
فى الاشتغال وافضل الذكر لا اله الا الله
فان كان متجردا عن الاسباب
فلينقطع بالذكر وان كان من اهل
الاسباب فليجعل منه وردا بحسب الفراغ
ومن الوسط ان يقول لا اله الا الله
الفا بعد كل من الصبح والعشاء
والتهجد وعند العذر يأخذ بالميسر
والاستغفار مائة بعد كل من الاوقات
الثلاثة ويعمل بمضمون حديث
استغفر للمؤمنين والمؤمنات كل يوم
سبعا وعشرين كان من الذين يستجاب
لهم ويرزق بهم اهل الارض
ويكون ذلك بعد الصبح ويعمل

کہ اُسکا نتیجہ محبت الٰہی ہے نتیجہ دینے والی اُس
شے کا جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث
قدسی میں یعنے نہیں نزدیکی کی طرف میری بندہ میرے
نے ساتھ کسی چیز کے جو محبوب تر ہو طرف میرے فرائض میرے سے
اور ہمیشہ میرا بندہ میرا قرب چاہتا ہے ساتھ نوافل
کے یہانتک کہ میرا محبوب ہوجاتا ہے تو میں ہوتا
ہوں اُسکے کان جنسے وہ سُنتا ہے اور اُسکی آنکھیں
جنسے وہ دیکھتا ہے اور اُسکے ہاتھ جنسے وہ پکڑتا ہے اور
اُسکے پاؤں جنسے وہ چلتا ہے اور بخاری کی اس
روایت کے سوا اوروں نے یہ بھی زیادہ روایت
کیا ہے کہ اور اُسکا دل جس سے وہ سمجھتا ہے اور اُسکی
زبان جس سے وہ کلام کرتا ہے انتہی۔ تو جو شخص اُسپر
عمل کرنا چاہے وہ صبح و شام ذکر کیا کرے اور غافلوں
میں سے نہ بنے اپنے کاروبار کے شغل میں اور افضل
الذکر لا الٰہ الا اللہ ہے پس اگر مجرد ہے کسی طرح کا کھٹکا
نہیں رکھتا تو بس وہ ذکر ہی کیا کرے اور جو دنیا کے
کاروبار میں گھرا ہوا ہے تو اپنی فراغت کے موافق
ورد وظیفہ مقرر کرے اور اوسط کا درجہ ہے کہ لا الٰہ
الا اللہ ایک ہزار بار بعد ہر صبح اور عشا اور تہجد کی
نماز کے بعد ورد کرے اور عذر کے وقت جس قدر
آسان ہو اور ایک سو مرتبہ استغفار ان تینوں
نمازوں کے بعد اور اس حدیث شریف پر عمل کرے
کہ فرمایا آنحضرت نے جو شخص استغفار چاہے واسطے
مومنوں اور مومنات کے ہر روز ستائیس دفعہ وہ ہوگا
اُنمیں سے جنکی دعا قبول ہوتی ہے اور جنکے سبب اہل

Marfat.com

بمضمون حدیث من استغفر اللّٰہ
دبر کل صلوٰۃ ثلث مرات فقال استغفر
اللّٰہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ
غفرت لہ ذنوبہ وان کان قد فر من الزحف
فیقول بعد الصبح کل یوم لا الٰہ الا اللّٰہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد
یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شیء
قدیر عشر مرات وان تیسر بعد کل
فریضۃ فھو اولی ویقول بعد کل من الصبح
والعصر اللّٰھم صل علی سیدنا محمد و
علی آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک
عشرا ویقول بعد العاشرۃ وعلی جمیع
الانبیاء والمرسلین وعلی آلھم وصحبھم
والتابعین وعلی اھل طاعتک اجمعین
من اھل السموات واھل الارضین وعلینا
معھم برحمتک یا ارحم الراحمین عدد
خلقک ورضا نفسک وزنۃ عرشک و
مداد کلماتک کلما ذکرک الذاکرون
وغفل عن ذکرک الغافلون وان جعل
بعد کل فریضۃ عشرا فھو ازکی ویقرا
الاخلاص بعد کل فریضۃ عشرا و
بعد رکعتی الضحی بسورتیھا والشمس
وضحھا والضحی یقول سبحان اللّٰہ
والحمد للّٰہ ولا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر
ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ العلی العظیم

اور اس حدیث شریف کے مضمون پر عمل کرو یعنی
جو شخص مغفرت مانگے اللہ سے بعد ہر نماز کے تین مرتبہ
اور کہے استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب
الیہ تو اوسکے سب گناہ بخشے جاتے ہین اگرچہ وہ جہاد مین سے
بھاگا ہو۔ پس کہے بعد صبح کے ہر روز لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وہو علی کل شیء قدیر دس مرتبہ اور جو ہر نماز
کے بعد کہے تو اولے ہے اور ہر صبح اور عصر کے بعد
دس دفعہ یہ پڑھے اللہم صل علی سیدنا وعلی
آلہ واصحابہ عدد خلقک بدوام ملک اور دسوین
دفعہ یہ پڑھ لیوے وعلی جمیع الانبیاء والمرسلین
وعلی آلہم وصحبہم والتابعین وعلی اہل طاعتک اجمعین
من اہل السموات واہل الارضین وعلینا معہم
برحمتک یا ارحم الراحمین عدد خلقک رضاء
نفسک وزنۃ عرشک ومداد کلماتک کلما ذکرک
الذاکرون وغفل عن ذکرک الغافلون۔ اور
جو ہر فرضون کے بعد دس مرتبہ ورد کرلے
تو اور بہت خوب ہے — اور ہر نماز فرض کے
بعد دس دفعہ سورہ اخلاص پڑھا کرے اور
بعد دو رکعتون چاشت کے سورتین والشمس والضحی
پڑھے اوسکے بعد یون کہے سبحان اللہ
والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

Marfat.com

عدد خلق الله بدوام الله عشرين
وتبارك كل صباح ومساء ويزيد في
المساء بعد المغرب سورة الم السجدة و
ان ضاق الوقت عن يس في الليل فالم
السجدة وتبارك ويصلي ست ركعات
من الاوابين بعد المغرب ويقول بعد
ركعتي المغرب مرحبا بملائكة الليل مرحبا
بالملكين الكريمين الكاتبين اكتبا في صحيفتي
اشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك
له واشهد ان محمدا عبده ورسوله واشهد
ان الجنة حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسؤال حق والحشر حق والحساب
حق والشفاعة حق والصراط حق والميزان
حق واشهد ان الساعة آتية لا ريب فيها
وان الله يبعث من في القبور اللهم
اني اودعتك هذه الشهادة ليوم حاجتي
اليها اللهم احطط بها وزري واغفر بها
ذنبي وثقل بها ميزاني واوجب لي بها اماني
وتجاوز بها عني برحمتك يا ارحم الراحمين
وينوي بعد ركعتي المغرب في ركعتين منها
حفظ الايمان مع الاوابين ويقول بعد
السلام اللهم سددني بالايمان واحفظه
علي في حياتي وعند وفاتي وبعد مماتي
كما وصى به الشيخ محي الدين قدس الله سره
في باب الوصايا من الفتوحات المكية قال

عدد خلق اللہ بدوام اللہ۔ و بیس مرتبہ اور یٰسین اور
تبارک ہر صبح و شام پڑھے اور مغرب کو
بعد نماز کے سورہ الم سجدہ پڑھے اور جو یٰسین
پڑھنے کا وقت نہ پائے رات کو تو الم سجدہ
اور تبارک پڑھے ــــ اور بعد نماز مغرب
کے چھ رکعتیں نفل اوابین اور بعد مغرب کے دو رکعتوں
کے یہ کہے مرحبا بملائکۃ اللیل مرحبا بالملکین الکریمین
الکاتبین اکتبا فی صحیفتی اشہد ان لا الہ الا اللہ
وحدہ لا شریک لہ واشہد ان محمدا عبدہ ورسولہ
اشہد ان الجنۃ حق والنار حق والموت حق و
القبر حق والسوال حق الحشر حق والحساب حق و
الشفاعۃ حق والصراط حق والمیزان حق و
اشہد ان الساعۃ اتیۃ لاریب فیہا وان اللہ
یبعث من فی القبور اللہم انی اودعتک ہذہ
الشہادۃ لیوم حاجتی الیہا اللہم احطط بہا
وزری واغفر بہا ذنبی وثقل بہا میزانی
واوجب لی بہا امانی وتجاوز بہا عنی
برحمتک یا ارحم الراحمین اور بعد دو
رکعت مغرب کے نیت کرے دو رکعتوں سے
حفظ الایمان کی اوابین کے ساتھ اور بعد سلام
کے یہ کہے ــــ اللہم سددنی بالایمان
واحفظہ علی فی حیاتی وعند وفاتی
وبعد مماتی۔ اس کی وصیت کی ہے شیخ
محی الدین قدس اللہ سرہ نے فتوحات
مکیہ کے باب الوصایا میں یوں فرمایا ہے

یقرأ فی کل رکعة فیہا الاخلاص ستا
والمعوذتین مرة مرة رکعتین بعدہما بنیة
الاوابین مع الاستخارة ای المطلقة التی
یعملہا اہل اللہ کل یوم لاعمال اللیل و
والنہار قال الشیخ محی الدین قدس سرہ جربنا
ذلک فوجدنا فیہ کل خیر و دعاء
الاستخارة ہو ما سبق و یقول بعد
کل فریضة استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ
اللہم انت السلام و منک السلام والیک
یرجع السلام حینا ربنا بالسلام و
ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا و
تعالیت یاذ الجلال والاکرام ثم یقرأ
الفاتحة الی اٰخرہا ثم والہکم الہ واحد
لا الہ الا ہو الرحمن الرحیم ثم یقول
اللہم انی اقدم الیک بین یدی ذلک
کلہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم الی قولہ
العلی العظیم ثم اٰمن الرسول الی اٰخر السورة
ثم شہد اللہ انہ لا الہ الا ہو الی قولہ
ان الدین عند اللہ الاسلام فیقول
بعدہ و انا اشہد بما شہد اللہ
بہ و استودع اللہ ہذہ الشہادة و ہی
لی عند اللہ ودیعة ثم یقول قل اللہم
مالک الملک الی قولہ بغیر حساب ثم
یقول اللہم یا رحمن الدنیا و الاخرة

کہ پڑھے اس کی ہر رکعت میں سورہ اخلاص
چھ چھ مرتبہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل
اعوذ برب الناس ایک ایک دفعہ اس کے
بعد دو رکعتیں اوابین کی نیت سے ساتھ
استخارہ کے یعنے مطلق جو اولیاء اللہ پڑھا
کرتے ہیں ہر روز اعمال شب و روز کے واسطے
شیخ محی الدین قدس سرہ فرماتے ہیں ہم نے
تجربہ کیا ہے تو اسمیں سراسر بہتری پائی ہے اور
دعا استخارہ کی وہی ہے جو پہلے گذری اور ہر
فرضوں کے بعد کہے استغفر اللہ العظیم الذی
لا الہ الا ہو الحی القیوم و اتوب الیہ اللہم انت
السلام و منک السلام و الیک یرجع السلام
حینا ربنا بالسلام و ادخلنا دار السلام تبارکت ربنا
و تعالیت یاذ الجلال والاکرام پھر الحمد للہ کی
سورت پھر الہکم الہ واحد لا الہ الا ہو الرحمن
الرحیم پھر کہے اللہم انی اقدم الیک بین یدی
ذلک کلہ اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم
و ہو العلی العظیم تک پھر اٰمن
الرسول آخر سورہ تک پھر شہد اللہ انہ
لا الہ الا ہو عند اللہ الاسلام تک پھر کہے وانا
اشہد بما شہد اللہ بہ استودع اللہ ہذہ الشہادة
و ہی لی عند اللہ ودیعة پھر کہے قل
اللہم مالک الملک سے بغیر حساب تک
پھر کہے اللہم یا رحمن الدنیا
والاخرة

Marfat.com

درجیمہا رحمانی انت ترحمنی فارحمنی برحمۃ
من عندک تغنینی بھا عن رحمۃ من سواک
ثم الاخلاص والمعوذتین ثم یقول سبحان
اللہ ثلثاً وثلثین مرۃ والحمد للہ ثلثاً و
ثلثین مرۃ واللہ اکبر اربعاً وثلثین
مرۃ ثم لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک
لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وھو علی کل شی قدیر اللھم
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد
منک الجد ولا حول ولا قوۃ الا
باللہ العلی العظیم ان اللہ وملائکتہ
الایہ ثم یصلی علی النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم ثم یدعو بما احب ثم
یختم سبحان ربک رب العزۃ عما
یصفون الایہ ثم لا الہ الا اللہ
عشر مرات ھذا بعد کل فریضۃ
ویقول کل یوم بعد الصبح یا اللہ
یا واحد یا احد یا جواد انفحنی منک
بنفحۃ خیر انک علی کل ما تشاء
قدیر احد عشر مرۃ ویکون ابتداءہ
من یوم الخمیس بعد قراءۃ الفاتحۃ لغوث
الثقلین قدس سرہ ومشائخ السلسلۃ من
السابقین واللاحقین کما شرطہ المشائخ ویقول
یا عزیز کل یوم بعد الصبح احدا واربعین مرۃ ویا اللہ الا الرفیع

درجیمہا رحمانی انت ترحمنی فارحمنی
برحمۃ من عندک تغنینی بھا عن رحمۃ
من سواک پھر سورۂ اخلاص اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
پھر کہے سبحان اللہ تینتیس دفعہ اور الحمد
للہ تینتیس دفعہ اور اللہ اکبر چونتیس دفعہ
لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ
الخیر وھو علی کل شی قدیر۔ اللھم لا
مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت
ولا راد لما قضیت ولا ینفع ذا الجد منک
الجد ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی الخ
آخر آیۃ تک پھر درود پڑھے آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم پر پھر دعا مانگے جو چاہے پھر کہے سبحان ربک
رب العزۃ عما یصفون ؛ آخر آیۃ تک پھر
لا الہ الا اللہ دس مرتبہ یہ بعد ہر فرض نماز کے
اور ہر روز بعد صبح کی نماز کے کہے یا اللہ یا واحد
یا احد یا جواد انفحنی منک بنفحۃ خیر انک علی کل
ما تشاء قدیر ؛ گیارہ دفعہ اور
اسکو شروع کرے پنجشنبہ سے اسطور کہ پہلے حضرت
غوث الثقلین قدس سرہ اور سب مشائخ سلسلہ کے
پہلے پچھلے کی فاتحہ دے جیسے اس کو شرط کیا ہے
مشائخ نے اور کہے یا عزیز ہر روز بعد صبح
کے اکتالیس مرتبہ اور یا اللہ الا الرفیع

Marfat.com

خمسة عشر مرة ويا قيوم فلا يفوت شیء من علمه ولا يؤده وعشرين مرة وان وسع الوقت قال سبحان الله وبحمده سبحان الله العظيم مائة مرة وليصوم ثلثة ايام من كل شهر ومن زاد زاده الله فان وجد من نفسه قوة فليصم من شوال ستا ومن ذی الحجة التسع الاول وشيخنا الامام كان يامر اصحابه باحياء هذه الليالی العشر بقرءة القرآن كل ليلة عشرة اجزاء بالمدارسة ففی كل ثلاث ليال ختمة وليلة العيد ختمة كاملة بالتقسيم هذا ومن الايام الفاضلة يوم عاشوراء ويوم النصف من شعبان وورد فی الفضائل رجب احاديث باسانيد ضعيفة لاباس بالعمل بها فان وجد من نفسه قوة فليعمل بها رجاء فضل الله تعالى فمنها صوم اول رجب كفارة ثلاث سنين والثانی كفارة سنتين والثالث كفارة سنة ثم كل يوم شهرا ومنها ان فی رجب يوم وليلة من صام ذلك اليوم وقام تلك الليلة كان كمن صام الدهر مائة سنة ۞ ۞ ۞ ۞ ۞

پندرہ دفعہ اور یا قیوم فلا یفوت شیء من علمہ ولا یؤدہ ستائیس مرتبہ اور وقت مین گنجایش ہو تو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم سو مرتبہ اور ہر مہینے مین تین روزہ رکھے اور جو زیادہ رکھے اللہ زیادہ کرے اوسکو اور جو اپنے نفس مین قوت پائے تو رکھے چھ روزہ عید کے اور بقرعید کے نو روزے اول تاریخ سے نوین تک اور ہمارے شیخ امام اپنے اصحاب کو امر کرتے تھے کہ ان دس راتون کو بیدار رہے اور قرآن شریف پڑھے ہر رات کو دس سپارے تو تین رات مین ختم کرے اور دسوین رات کو ایک ختم پورا کرے اس تقسیم سے اور ایام فاضلہ سے عاشورا ہے اور پندرہوین رات شعبان کی اور رجب کے فضائل وارد ہین حدیث ضعیف اسناد سے کہ اونپر عمل کرنا مضائقہ نہین اگر آدمی اپنے مین قوت دیکھے اون پر عمل کرے اللہ کے فضل کی امید سے اونہین سے ایک روزہ پہلے رجب کا ہے جسکا ثواب تین برس کا کفارہ ہے اور دوسرے کا روزہ دو برس کا کفارہ ہے اور تیسرا روزہ ایک برس کا کفارہ ہے بعد اسکے پھر ہر روزہ ایک ایک مہینے کا کفارہ ہے اور ایک اونہین سے ہے کہ ماہ رجب مین ایک دن اور ایک شب ایسی ہے کہ جو اوس دن روزہ رکھے اور اوس رات کو عبادت کرے تو ایسا ہے جیسے برابر سو

Marfat.com

فهو لثلاث بقین من رجب
ومنها من صام سبعة ایام غلقت
عنه سبعة ابواب جهنم ومن
صام ثمانية ایام فتحت له ثمانية
ابواب الجنة ومن وجد قوة
من نفسه فقد ورد افضل الصیام
صوم اخی داؤد کان یصوم
یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا
لاقی رواه الترمذی وغیره عن
ابن عمر لشیخ سعید الکوکنی وقال
الشیخ حسن العجمی المکی وعند
الاستطاعة یزید علی ما ذکر
قراءة سورة الاخلاص الف
مرة والصلوة علی النبی صلے
الله علیه وآله وسلم الف مرة
ویقول فی کل یوم الف مرة
لا اله الا الله وحده لا شریك له
له الملك وله الحمد وهو علی کل شیء
قدیر وان یقول فی صبح کل یوم الف مرة
سبحان الله وبحمده انتهے — اما طریقه
نقشبندیه را شعب بسیار است در دیار هندوستان
از دو جهت شائع شده است یکے جهت
خواجه محمد باقی و دیگر جهت امیر ابو العلے و در دیار
ماوراء النهر جهت مخدوم اعظم مولانا خواجگی
شائع است و اشهر شعب آن بحسب رسائل تصوف

برس روزے رکھے پس وہ واسطے تکفیر کے
کے ہے اور بعض ائمین سے یہ ہے کہ جو سات
روزے رکھے اوسپر سات دروازہ دوزخ
کے بند ہوتے ہین اور جو آٹھ روزہ رکھے
آٹھون دروازہ جنت کے اوسکے واسطے
کھلجاتے ہین گے اور جو اپنے نفس مین قوت
پائے تو حدیث شریف مین آیا ہے افضل
روزہ میرے بھائی داؤد پیغمبر کا ہے کہ
وہ ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک
روز افطار کرتے تھے اسکو روایت کیا
ترمذی وغیرہ نے واسطے شیخ سعید کوکنی
کے اور کہا شیخ حسن عجمی مکی نے اور بمقدور ہو
تو زیادہ کرے اسپر سورہ اخلاص ایک ہزار
مرتبہ پڑھے اور ہزار بار درود پڑھے اور
ہر روز ہزار بار پڑھے لا اله الا الله
وحده لا شریك له له الملك وله الحمد
وهو علی کل شیء قدیر اور ہر روز صبحکو
پڑھے ایک ہزار بار سبحان الله وبحمده — انتہی
لیکن طریقہ نقشبندیہ کے بہت شعبہ ہین
ملک ہندوستان مین دو جہت سے شائع
ہین ایک تو خواجہ محمد باقی کی جہت سے
اور دوسرا امیر ابو العلیٰ کی جہت سے اور ملک
ماوراء النہر مین مخدوم اعظم مولانا خواجگی کے
جہت سے مشہور ہے اور ان سب مین بہت
مشہور بموجب تصوف کے رسالون کے

Marfat.com

وبیان اشتغال قوم شعبہ جامیہ ست وباز جہت خواجہ محمد باقی را شعب بسیار است اشہر آنہا دو شعبہ ست شعبہ شیخ محمد معصوم و شعبہ شیخ آدم بنوری و ہر یکے ازین دو اشتغال دارد غیر اشتغال این طریقہ واین فقیر را بہر یکے ازین شعبہا ارتباط صحیح واقع شدہ است پس ارتباط این فقیر از جہت بیعت وصحبت وتلقین اشتغال واجازت وخرقہ بوالد خود ہست شیخ عبد الرحیم قدس سرہ وحضرت ایشان را با چہار کس از مشائخ این طریق ارتباط واقع است نخست با سید عبد اللہ دوم با میر ابو القاسم اکبر آبادی سیوم با خواجہ خورد ولد خواجہ محمد باقی چہارم با میر نور العلی خلف میر ابو العلی فالسید وعبد اللہ عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ احمد السہرندی عن خواجہ محمد باقی وخواجہ خورد عن الشیخ احمد السہرندی وعن خواجہ حسام الدین وشیخ الہداد کلہم عن خواجہ محمد باقی بالسند المذکور فی سلسلۃ الصحبۃ ومیر ابو القاسم الاکبر آبادی الملقب بخلیفہ عن ملا ولی محمد الاکبر آبادی عن الامیر ابو العلی عن عمہ الامیر عبد اللہ عن خالہ خواجہ عبد الحی عن خواجہ یحیی عن ابیہ خواجہ عبید اللہ الاحرار واز میر نور العلی خرقہ بایشان رسید عن ابیہ الامیر ابو العلی الاکبر آبادی این فقیر اشتغال طریقہ احمدیہ را از ملا محمد وسیل کلکیانی ﴿

اور اشتغال قوم کے بیان کے شعبہ جامیہ ہے اور پھر خواجہ محمد باقی کی جہت سے بہت شعبے ہیں اونمیں دو شعبہ بہت مشہور ہیں ایک شعبہ شیخ محمد معصوم کا اور ایک شعبہ شیخ آدم بنوری کا اور اُن دونوں سے شغل ہیں سوائے اشتغال متعلق طریقہ کے اور اس فقیر کو اُن سب شعبوں سے ارتباط صحیح واقع ہے پس ارتباط اس فقیر کو جہت صحبت وبیعت وتلقین اشتغال واجازت وخرقہ سے اپنے والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے ہے اور اونکو چار شائخ سے اس طریقہ سے ارتباط واقع ہے۔ پہلے سید عبد اللہ سے دوسرے امیر ابو القاسم اکبر آبادی سے تیسری خواجہ خورد ولد خواجہ محمد باقی سے چوتھے امیر نور العلی خلف امیر ابو العلی سے تو سید عبد اللہ کو شیخ آدم بنوری سے اونکو شیخ احمد سہرندی سے اونکو خواجہ محمد باقی سے اور خواجہ خورد کو شیخ احمد سہرندی سے اور خواجہ حسام الدین سے اور شیخ الہداد اور اون سبکو خواجہ محمد باقی سے اوسی سند سے جو مذکور ہو چکی ہے سلسلہ صحبت میں اور میر ابو القاسم اکبر آبادی الملقب بخلیفہ کو ملا ولی محمد اکبر آبادی سے اونکو امیر ابو العلی سے اونکو اپنے چچا امیر عبد اللہ سے اونکو اپنے ماموں خواجہ عبد الحی سے اونکو خواجہ یحییٰ سے اور اونکو اپنے والد خواجہ عبید اللہ احرار سے اور امیر نور العلی سے انکو خرقہ پہنچا اونکو اپنے والد امیر ابو العلی اکبر آبادی سے اور اس فقیر نے اشتغال طریقہ احمدیہ کو ملا محمد وسیل کلکیانی سے

Marfat.com

اخذ کردہ عن شیخہ میر موسے بجی کوٹی عن
الشیخ محمد معصوم عن ابیہ الشیخ احمد
السہرندی واین فقیر را خرقہ نقشبندیہ
از شیخ ابو طاہر مدنی رسیدہ وایشان را از
سہ کس والد بزرگوار ایشان شیخ
ابراہیم کردی وشیخ احمد نخلی وشیخ
عبد اللہ بصری مکی وشیخ ابراہیم را ارتباط
با شیخ احمد قشاشی است از جہت تلقین وخرقہ
عن ابی المواہب احمد الشناوی عن الشیخ
محمد بن محمد بن عبد الرحمن التہنیسی عن
مولانا محمد امین ابن اخت ملا جامی عن
مولانا غیاث الدین احمد عن مولانا علاء الدین
محمد عن مولانا عبد الرحمن الجامی عن مولانا
سعد الدین الکاشغری عن مولانا نظام الدین
خاموش عن خواجہ علاؤ الدین العطار
عن خواجہ بہاؤ الدین نقشبند و شیخ احمد
نخلی اشتغال این طریقہ اخذ کردہ از سید میر کلال البلخی
عن ملا محمد غراب البلخی عن ملا اکہ الشیر غانی
عن ملا خورد عزیزان عن مخدوم
الاعظم ملا خواجگی عن مولانا محمد
قاضی عن خواجہ عبید اللہ الاحرار
والشیخ عبد اللہ البصری لبس
الخرقہ عن ید الشیخ عبد اللہ
باقشیر المکی عن الشیخ تاج الدین
السنبھلی نزیل مکہ عن خواجہ محمد

حاصل کیا انہوں نے اپنے شیخ میر موسے بجی کوٹی
سے اونہوں نے شیخ محمد معصوم سے اونہوں نے اپنے
والد شیخ احمد سہرندی سے اور اس فقیر کو خرقہ نقشبندیہ حاصل ہوا
شیخ ابو طاہر مدنی سے اور اونکو تین مشایخوں سے
اپنے والد بزرگوار شیخ ابراہیم کردی سے اور
شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ بصری مکی
سے اور شیخ ابراہیم کو ارتباط ہے شیخ احمد
قشاشی سے جہت سے تلقین وخرقہ کے ابو
المواہب شیخ احمد شناوی سے اونکو شیخ محمد
بن محمد بن عبد الرحمن تہنیسی سے اونکو مولانا
محمد امین ملا جامی کے بھانجے سے اونکو مولانا شیخ
غیاث الدین احمد سے اونکو مولانا علاؤ الدین
محمد سے اونکو مولانا عبد الرحمن جامی سے
اون کو مولانا سعد الدین کاشغری سے اونکو
مولانا نظام الدین خاموش سے اونکو خواجہ
علاؤ الدین عطار سے اونکو خواجہ بہاؤ الدین
نقشبند سے اور شیخ احمد نخلی نے اشتغال اس
طریق کے حاصل کئے سید میر کلال بلخی سے
اونہوں نے ملا اکہ شیر غانی سے اونہوں نے ملا
خورد عزیزان سے اونہوں نے مخدوم الاعظم
ملا خواجگی سے اونہوں نے مولانا محمد قاضی
سے اونہوں نے خواجہ عبید اللہ احرار سے
اور شیخ عبد اللہ بصری نے خرقہ پہنا ہاتھ
سے شیخ عبد اللہ باقشیر مکی کے اونکو پہنایا
تاج الدین سنبھلی نزیل مکہ نے اون کو خواجہ

Marfat.com

خواجه محمد باقی بسندنا المذکور ثم الخواجه
نقشبند اخذ عن روح خواجه عبد الخالق
الغجدوانی و عن خواجه محمد بابا السماسی
و عن خلیفة الامیر سید کلال و خواجه
محمد بابا السماسی عن خواجه عزیزان بمثل
ما ذکرنا فی السلسلة الصحبة الا ان
ههنا نکتة اخری ننبه علیها فان الشیخ
ابو علی الفارمدی اخذ ایضا عن خواجه
ابی الحسن الخرقانی عن الشیخ ابی یزید
البسطامی من طریق الباطن لا من طریق
الظاهر فان وفات الشیخ ابی یزید
قبل ولادة خواجه ابی الحسن بمدت
مدیدة والشیخ ابو یزید عن سیدنا
الامام جعفر الصادق من طریق
الباطن لا الظاهر لان ولادة الشیخ
ابی یزید بعد وفات الامام جعفر
الصادق بمدة مدیدة والامام جعفر
الصادق اخذ من جهتین الاولی جهة
آبائه رضی الله عنهم وقد ذکرناه والثانیة
انه اخذ الطریقة عن ابی امه القاسم
بن محمد بن ابی بکر الصدیق والقاسم
اخذها عن سلمان الفارسی عن سیدنا
ابی بکر الصدیق عن النبی صلی الله
علیه وآله وسلم قلت واخذ القاسم
عن سلمان لا یمکن ان یکون الا

محمد باقی نے اسی سند مذکور سے پھر خواجہ
نقشبند نے حاصل کی خواجہ عبد الخالق غجدوانی
کی روح سے اور خواجہ محمد بابا سماسی او خلیفہ
امیر سید کلال سے اور خواجہ محمد بابا سماسی
نے خواجہ عزیزان سے جیسا ہمنے سلسلۂ صحبت
مین ذکر کیا ہے۔ مگر یہان ایک و نکتہ ہے
اوس سے آگاہ ہو پس شیخ ابو علی فارمدی
نے بھی حاصل کیا ہے خواجہ ابو الحسن خرقانی
سے اونہون نے شیخ ابو یزید بسطامی سے
باطن کے طور پر ظاہر کے طور پر نہین کیونکہ وفات
شیخ ابو یزید کی خواجہ ابو الحسن کی ولادت
سے بہت مدت پہلے ہوئی ہے اور شیخ
ابو یزید نے سیدنا امام جعفر صادق سے
باطن کے طریق سے ظاہر کی طریق سے نہین
اسواسطے کہ ولادت شیخ ابو یزید کے بہت
مدت کے بعد ہوئی ہے وفات امام جعفر
صادق سے اور امام جعفر صادق نے
حاصل کیا دو طریق سے ایک تو اپنے آبا
رضی اللہ عنہم کے طریق سے اور وہ ہم ذکر
کر چکے ہین اور دوسرے اپنے نانا قاسم
بن محمد بن ابو بکر صدیق سے اور قاسم نے
حاصل کیا سلمان فارسی سے اور انہون نے
سیدنا ابو بکر صدیق سے اونہون نے نبی صلی
اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مین کہتا ہون قاسم
کا سلمان سے حاصل کرنا ممکن نہین مگر باطن کے

Marfat.com

من جهة الباطن يظهر ذلك من تتبع اسماء
الرجال والله اعلم والحسن البصري ينسب
الى سيدنا علي رضي الله تعالى عنهم عند
اهل السلوك قاطبة وان كان اهل
الحديث لا يثبتون ذالك وقد
انتصر الشيخ احمد القشاشي لاهل
السلوك الكلام واف وشاف في
الكتاب العقد الفريد في سلاسل اهل
التوحيد والله اعلم۔ باید دانست که
کگلیانی بفتح کاف فارسیه اول وتشدید دوم
نسبت به قبیله از افاغنه که میان دوآبه پشاور
سکونت دارند وبا قوم یوسف زئی بنو اعمام
می شوند بهی کوٹ بتائین هندیتین قریة
من مضافات جلال آباد و جلال آباد بلدة
بین کابل وپشاور بهنسی بفتح موحدة والنون
ومهمله بهفینا بالقصر بلدة بصعید مصر
الادنی ۔۔۔ ملاکه بفتح الالف و
تشدید الکاف العربیه وهاے فارسیه
ابن یمین تخلص مے کند۔ واورا دیوانے
است مشهور ۔۔۔ چبرغان بجیم فارسیه
مضمومه وبا موحدة مضمومه وراء مهمله ساکنه
وغین معجمه بلدة است بر دو مرحله از بلخ ۔
شبرغان تعریب اوست ومعنی چبرغان
بلفظ ترکی چیز یکه یکے بعد دیگرے در طول ماند
قطار بوده باشد عزیزان لفظ تعظیم مثل ج

جہت سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے اسماء الرجال
کے تتبع سے واللہ اعلم ۔ اور حسن بصری نسبت
کی گئی ہے سیدنا علی رضی اللہ تعالی عنہم
سے اہل سلوک کے نزدیک یقیناً اگرچہ
اہل حدیث اسے ثابت نہیں کرتے اور
تحقیق بہت تائید کی ہے شیخ احمد قشاشی
نے اہل سلوک کے کلام وافی وشافی سے
اپنی کتاب عقد الفرید فی سلاسل اہل التوحید
ہیں واللہ اعلم جاننا چاہیئے کہ کگلیانی بفتح
کاف فارسیہ اول وتشدید دوم یا نسبت
کی ہے قبیلہ افغانوں میں سے ہے جو پشاور
کے دوابہ میں رہتے ہیں اور قوم یوسف زئی
کے چچازاد ہوں ہیں بہی کوٹ دونوں تا
ہندیہ ایک گاؤں ہے توابع جلال آباد سے
اور جلال آباد ایک شہر ہے درمیان کابل
اور پشاور کے بہفنی بفتح موحدہ والنون اور
سین مہملہ بالقصر اور یا نسبت کی ایک شہر ہے صعید مصر
ادنی میں ملاکہہ بفتح الف وتشدید کاف عربی
وہای فارسی ابن یمین تخلص کرتے ہیں اور انکا
دیوان مشہور ہے چبرغان بجیم فارسی مضمومہ
اور با موحدہ اور را مہملہ ساکن اور غین معجمہ
ایک شہر ہے بلخ سے دو منزل شبرغان اسکی
تعریف ہے اور چبرغان لفظ ترکی میں اوسے
کہتے ہیں جو چیز ایک بعد ایک کے ہو طول
میں مانند قطار کی عزیزان لفظ تعظیم ہے جیسے

Marfat.com

ومیران وسیدی وغیر آن وباقیشر بالفظ یمن
حرف نسبت است که اول کلمه می آید مانند
یار نسبت که در آخر کلمه می آید سنبھل بیائے
ہندیہ که اشمام ہا وار دبلدہ است ورا
نہر جمنا وگنگا نزدیک جبال شرقی دار الخلافہ دہلی
کاتب حروف گوید که حضرت والد قدس سرہ
می فرمودند که چون حضرت خلیفه ابو القاسم
مرا اجازت دادند فرمودند که در طریقه ما امثال
نمی باشد ووصایا نمی نویسند عمده در طریق ما
کتاب فقرات ست آنرا از مشائخ خود بعنعن
اخذ کرده ایم ومشائخ ما بحفظ وعمل بآن وصیت
میکردند شما آنرا از نسخه من بنویسید پس
حضرت ایشان آنرا استنساخ کردند واجازت
حضرت ایشان این فقیر را شامل شد کتاب
فقرات را وبعض مواضع اشکال دران
کتاب از حضرت ایشان استفسار نمودم
واشغال آنرا از حضرت ایشان بوجه نیک
تلقی نمودم والحمد لله کاتب حروف گوید که شیخ
تاج الدین سنبھلی خلیفه حضرت خواجه محمد باقی
درباب اشغال نقشبندیه رساله دارند مختصر والد بزرگوار
آنرا بالغایت می پسندند وآنرا بخط خود از نزدیک
بعض اصحاب شیخ تاج الدین استنساخ کرده بودند
وطالبانرا بهمان اسلوب ارشاد می فرمودند این
فقیر آنرا پیش حضرت ایشان بحثاً ودرایةً
خوانده است

میران وسیدی وغیرہ کے باقیشر بالفظ
یمن مین حرف نسبت کا ہے کہ کلمہ کے اول آتا ہی
جیسے یار نسبت کی آخر مین آتی ہے سنبھل باد
ہندیہ کہ ہا شامل ایک شہر ہے گنگا جمنا کے
اوسطرف قریب جبال شرقی دار الخلافہ کے
کاتب حروف کہتا ہے کہ جب حضرت خلیفہ
ابو القاسم نے مجھے اجازت دی فرمایا کہ
ہمارے طریقہ مین فرمان نہین ہوتا اور
وصیتین نہین لکھتے ہمارے طریق مین
عمدہ کتاب فقرات ہے وہ ہمنے بہی مشائخ
سے بطریق عنعن کے حاصل کی ہے اور ہمارے
مشائخ اوسکے حفظ اور عمل کرنے پر وصیت
کرتے آئے ہین تم وہ میری کتاب سے نقل کرلو
پس حضرت والد نے وہ نقل کرلی اور اون کی
اجازت اس فقیر کو ہوئی اور اوسمین بعض مقام
مشکل اس فقیر نے اونسے دریافت کئے اور
اوسکے اشغال بہت اچھی طرح سیکھ لئے والحمد للہ
کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ تاج الدین سنبھلی
خلیفہ حضرت خواجہ محمد باقی کا ایک رسالہ ہے
مختصر اشغال نقشبندیہ مین والد بزرگوار
اوسکو بہت پسند فرماتے تہے اور اوسے شیخ
تاج الدین کے بعض اصحاب سے لیکر اپنے
ہاتھہ سے نقل کیا تہا اور اوسیطور طالبون کو
ارشاد فرماتے تہے اس فقیر نے وہ رسالہ
اون سے بحثاً ودرایۃً پڑھا ہے۔

Marfat.com

نقل رسالہ شیخ تاج الدین عثمانی در باب اشغال نقشبندیہ

خواستم کہ آنرا بعینہ نقل کنم وباللہ التوفیق

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام
علی سیدنا محمد وعلی الہ وصحبہ
اجمعین اعلم وفقک اللہ تعالی ان
معتقد السادۃ النقشبندیۃ قدس
اللہ تعالی اسرارھم ھو معتقد
اھل السنۃ والجماعۃ وطریقتھم دوام
العبودیۃ التی لایتصور بغیر اداء
العبادۃ وھی عبارۃ عن دوام مع الحق
سبحانہ بلا مزاحمۃ شعور بالغیر مع
الذھول عن صفۃ الحضور بوجود الحق
سبحانہ ولا یحصل ھذہ السعادۃ العظمۃ
بغیر تصرف الجذبۃ الالھیۃ ولا سبب
فی طریق الجذبۃ اقوی من صحبۃ الشیخ
الذی سلوکہ بطریق الجذبۃ قال الشیخ
ابو علی الدقاق قدس اللہ سرہ الشجرۃ التی
تنبت بنفسہا لاثمر لھا وان کان لھا
ثمر یکون بغیر لذۃ وسنۃ اللہ تعالی جاریۃ
علی انہ لابد من السبب فکما ان التوالد
والتناسل الصوری لایحصل بغیر الوالد
والوالدۃ کذلک التوالد المعنوی حصولہ
بغیر المرشد متعذر قال فی رسالۃ المکیۃ
من لاشیخ لہ فالشیطان شیخہ ٭
ھذہ الطریقۃ العلیۃ النقشبندیۃ اخذھا

میں نے چاہا کہ اوسکو بعینہ نقل کر دوں اور توفیق
اللہ کی طرف سے ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ
والسلام علی سیدنا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین ٭
جان تو تجھکو توفیق عطا کرے اللہ تعالے کہ عقیدہ
حضرات نقشبندیہ قدس اللہ اسرارہم کا وہ
ہی ہے جو عقیدہ اہل سنت وجماعت کا ہے
اور طریقہ ہے دوام عبودیت کا جو بغیر آدائے
عبادت کے متصور نہیں اور وہ عبارت ہے
اس سے کہ ہمیشہ مع الحق ہو سبحانہ تعالی کہ شعور
بالغیر اوس کے مزاحم نہو ساتھ فراموشی کے
صفت حضور بوجود الحق کے سبحانہ تعالی۔ اور
یہ سعادت عظمی بغیر جذبہ الہی کے نہیں حاصل
ہو سکتی اور طریق جذبہ میں کوئی بہت قوی سبب
نہیں سوائے صحبت ایسے شخص کے جسکا سلوک
بطریق جذبہ کے ہو شیخ ابو علی دقاق قدس سرہ
نے کہا ہے کہ جو درخت خود بخود اوگتا ہے اوسکا
ثمر نہیں ہوتا اور جو اوسمیں پھل لگا بھی تو اوس
میں لذت نہیں ہوتی اور سنت الہی جاری ہے
اسپر کہ کوئی سبب ہو تو جیسے ظاہری توالد وتناسل
بے ماں اور باپ کے نہیں حاصل ہوتا اسی
طرح توالد معنوی کا حاصل ہونا بغیر مرشد کے
مشکل ہے رسالہ مکیہ میں لکھا ہے من لاشیخ لہ فالشیطان
شیخہ یعنے جسکا کوئی مرشد نہیں اوس کا شیطان
پیر ہے اور اس طریقہ علیہ نقشبندیہ کو حاصل

Marfat.com

العقبہ الفقیر فی النقصان والعاجز
فی معرفۃ الرحمن تاج الدین السنبھلی
عن مہدی الزمان الخواجہ محمد الباقی
وھو اخذھا عن المولی خواجگی امکنگی
وھو اخذھا عن المولی درویش محمد
وھو عن المولی محمد زاھد وھو عن الغوث
الاعظم الخواجہ عبید اللہ ....
احرار وھو عن الشیخ الشیوخ یعقوب
الجرخی وھو من حضرۃ الخواجہ الکبار الخواجہ
بہاء الحق والدین المعروف بنقشبند وھو عن
السید کلال وھو عن الخواجہ محمد بابا السماسی
وھو عن حضرۃ العزیزان الخواجہ علی الرامیتنی
وھو عن الخواجہ محمود الخیر الفغنوی وھو عن
الخواجہ عارف الریوگری وھو عن الخواجہ عبد الخالق
الغجدوانی وھو عن الشیخ یوسف بن یعقوب
بن ایوب الہمدانی وھو عن ابی علی الفارمدی
وھو من ابی الحسن الخرقانی فالشیخ ابو علی النسبۃ
الجذبۃ والصحبۃ والاستفاضۃ بالشیخ
ابی القاسم الکرگانی ایضا وحیث عند
المحققین ان الشیخ ثلاثۃ شیخ الخرقۃ و
شیخ الذکر وشیخ الصحبۃ وشیخ الصحبۃ
اتم واکمل فی الارتباط وھو الشیخ الحقیقی
لاجرم اوردنا نسبۃ الشیخ ابی القاسم الذی
انتھی بھا السلوک للشیخ ابی علی وبینا الشیخ
ابی القاسم الی الامام علی بن موسی الرضا ثابت

کیا ہے اس ایسے فقیر نے جو نقصان میں کامل
ہے اور معرفت رحمٰن میں عاجز ہے تاج الدین
سنبھلی کہ ...... حاصل کیا ہے مہدی زمان
خواجہ محمد باقی سے اور اون سے ملا خواجگی
امکنگی سے اوہنون نے ملا درویش محمد سے
اور اُنہون نے ملا محمد زاہد سے اُنہون نے غوث الاعظم
خواجہ عبید اللہ احرار سے اُنہون نے شیخ الشیوخ
یعقوب چرخی سے اونہون نے حضرت خواجہ
کبیر خواجہ بہاؤ الحق والدین معروف بہ نقشبند سے
اونہون نے سید کلال سے اونہون نے خواجہ
محمد بابا سماسی سے اونہون نے حضرت عزیزان
سے اونہون نے خواجہ علی رامیتنی سے اُنہون نے
خواجہ محمود خیر فغنوی سے اُنہون نے خواجہ عارف
ریوگری سے اُنہون نے خواجہ عبد الخالق غجدوانی
سے اُنہون نے شیخ یوسف بن یعقوب بن ایوب ہمدانی
سے اونہون نے ابو علی فارمدی سے اُنہون نے
ابو الحسن خرقانی سے اور شیخ ابو علی کو نسبت
جذبہ وصحبت اور استفاضہ کے ہے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے بھی اور اس سبب سے محققین کے نزدیک
شیخ تین ہوئے ہین ایک شیخ خرقہ اور ایک
شیخ ذکر اور ایک شیخ صحبت اور شیخ صحبت ارتباط
مین اکمل اور اتم ہے اور وہی شیخ حقیقی ہے ایسی
ذکر کیا اسی وجہ ضروری سے شیخ ابو القاسم کو
کہ وہان جاکر سلوک تمام ہوا شیخ ابو علی کا اور
شیخ ابو القاسم سے امام علی بن موسی رضا تک

Marfat.com

وسائط شیخ ابو عثمان المغربی ابو علی
الکاتب و ابو علی الرودباری و سید الطائفة
الجنید البغدادی والسری السقطی و معروف
الکرخی رضی الله تعالی عنهم و للمعروف قدس
سره نسبة اخری یتصل بها الی داؤد الطائی
عن حبیب العجمی عن الحسن البصری قدس الله
اسرارهم و نسبته معروف الی باب مدینة العلم
معروف و مشهور بحیث لا یحتاج الان ارجع الی راس
الکلام فاعلم ان الشیخ ابا الحسن الخرقانی اخذ
عن روحانیة ابی یزید البسطامی کنسبة اویس
قدس الله سره من منبع الانوار علیه افضل
الصلوة و اکمل التحیات و هکذا نسبة
سلطان العارفین الی روحانیة جعفر
الصادق والمعروف من خدمته و صحبته غیر
صحیح والامام جعفر الصادق مع وجود
انوار وراثة آبائه الکرام یتصل بجده
لامه القاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق
رضوان الله تعالی عنهم و هو من فقهاء السبعة
والتابعین کان من اکملهم فی علم الظاهر و
الباطن و هو منسوب الی سلمان الفارسی
رضی الله تعالی عنه و سلمان مع شرف صحبة
النبی صلی الله علیه و آله و سلم اخذ الطریق
....عن الصدیق رضی الله تعالی
عنه و هو عن النبی صلی الله علیه و آله و سلم
والطریق الاخری للامام جعفر عن ابیه عن جده

درمیان میں واسطے ہیں شیخ ابو عثمان مغربی
...... اور ابو علی کاتب اور ابو علی رودباری اور
سید الطائفہ جنید بغدادی اور سری سقطی و معروف کرخی
رضی اللہ تعالی عنہم اور معروف کرخی قدس اللہ سرہ کو
ایک اور نسبت ہے جو ابو داؤد طائی کو جا ملتی
ہے حبیب عجمی سے اونکو حسن بصری سے قدس اللہ
اسرارہم اور معروف کرخی کی نسبت حضرت باب مدینہ
علم یعنی علی تک معروف و مشہور ہے اور اب میں
رجوع ہوتا ہوں آغاز کلام سے +
پس جاننا چاہیے کہ شیخ ابو الحسن خرقانی نے
حاصل کیا ابو یزید بسطامی کی روح سے جیسے حضرت
اویس قدس اللہ سرہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور اسی طرح سلطان العارفین کی نسبت
ہے روحانیت امام جعفر صادق سے اور وہ جو مشہور
خدمت و صحبت ہے وہ صحیح نہیں ہے اور امام جعفر
صادق نے باوجود اپنے آبا کی میراث کے انوار
کے اپنے نانا قاسم بن محمد بن ابو بکر صدیق رضی اللہ
عنہم سے حاصل کیا اور ساتوین فقہا سے ہیں
تابعین میں علم ظاہر اور علم باطن دونوں کامل اور
انکو نسبت ہے سلمان فارسی سے رضی اللہ تعالی
عنہ اور سلمان رضی اللہ عنہ کو باوجود شرف صحبت
نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے نسبت طریقہ ہے حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ سے اور انکو نبی صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم سے اور دوسرا طریقہ امام جعفر کو باپ دادا
سے وہ مشہور ہے دروازہ شہر علم یعنی حضرت

Marfat.com

الی باب مدینۃ العلم معروفۃ

فصل

طریق الوصول الی اللہ تعالی علی طریق السادۃ النقشبندیۃ اما الطریق الاول الذکر بمحض الصحبۃ او بالذکر او بالمراقبۃ وطریق ذکر ہذہ السلسلۃ ان تذکر الکلمۃ الطیبۃ اعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ بحبس النفس وتراعی العدد الوتر واذا جاوز فی العدد واحد عشرین مرۃ ولم یظہر للذکر اثر فہذا دلیل علی عدم قبولہ فتشرع فی ابتداء الذکر من اصلہ واثر الذکر ہو انک فی زمان النفی منتفی عنک وجود البشریۃ وفی الاثبات یظہر فیک اثر من اثار تصرفات الجذبات الالہیۃ والاثر متفاوت بحسب الاستعداد فبعضہم اول ما تحصل لہ الغیبۃ عما سوی الحق وبعضہم اول ما تحصل لہ السکر والغیبۃ وبعد ذلک یتحقق لہ وجود العدم وبعدہ یتشرف بالفناء کما قال الشیخ عبد اللہ الانصاری فی تفسیر ہذہ الایۃ واذکر ربک اذا نسیت اذا نسیت غیرہ ثم نسیت ذکرک ثم نسیت فی ذکر الحق ایاک اکمل ذکرک

علی رضی اللہ تعالی عنہ تک

فصل

طریق وصول الی اللہ بطور حضرات نقشبندیہ کے یا فقط صحبت سے ہے یا ذکر سے یا مراقبہ سے اور طریق ذکر اس سلسلہ کا یوں ہے کہ ذکر کرے کلمہ طیبہ کا یعنی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حبس نفس سے . اور گنتی میں طاق عدد کی رعایت رکھے اور جب ذکر اکیس مرتبہ سے گذر جائے اور اوسکا کچھ اثر ظاہر نہو تو یہ دلیل ہے اوس کے قبول نہونے کے پھر نئے سرے سے ذکر شروع کرے اور ذکر کا اثر یہ ہے کہ جب کہے لا الہ الا اللہ تو وجود بشریہ کی نفی ہو جائے اور جب کہے الا اللہ تو ظاہر ہوں آثار تصرفات جذبہ الٰہیہ کے اور اثر اپنی اپنی استعداد کے موافق ظاہر ہوتا ہے بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے غیبت ماسوائے حق سے حاصل ہوتی ہے اور بعضے ایسے ہوتے ہیں کہ اونکو پہلے سکر اور غیبت اور اوس کے بعد عدم کا وجود ثابت ہوتا ہے اور اوسکے بعد فنا جیسے شیخ عبد اللہ انصاری نے اس آیۃ کی تفسیر میں کہا ہے کہ واذکر ربک اذا نسیت کہ جب بھول جائے تو ماسوائے حق کے پھر بھول جائے تو اپنے ذکر کو پھر بھول جائے تو حق کے ذکر میں اپنے تئیں تو تیرا ذکر کامل ہو گیا

Marfat.com

واعلی الدرجات واتمہا الفناء اعنی لا یبقی
للسالک خبر عما سوی اللہ وکیفیۃ الذکران
تجعل اللسان ملتصقا بسقف الفم وتلصق
الشفۃ بالشفۃ والاسنان بالاسنان و
تحبس النفس وتشرع کلمۃ لا مبتدئا بہا
من السرۃ وتصعد بہا الی جانب الدماغ
فاذا وصلت الی الدماغ ملت بالٰہ الی
جانب الکتف الیمین الا اللہ الی جانب
الیسار فرمیت بہا علی القلب الصنوبری
بقوۃ بحیث یظہر اثرہا وحرارتہا فی سائر
الجسد وتمیل محمد رسول اللہ من
الیسار الی جانب الیمین ای تاتی بہا
بینہما وتقول بعد ذلک بالقلب ایضا
الٰہی انت مقصودی ورضاک مطلوبی
یعنی من ہذا الذکر مع توجہ القلب علی
وجہ یظہر اثرہ فی القلب و یتاثر منہ و
یکون ذلک کلہ بحیث لا یظہر علی ظاہرہ
حس کتہ ولا یشعر بہ من کان بقربہ و
تحبس نفسہ بذکرہ مرۃ او ثلاثا مراعیا
للوتر و قال حضرۃ الخواجہ قدس سرہ
فی معنی الکلمۃ الطیبۃ ان لا الہ معناہ
نفی الالہۃ الطبیعۃ والا اللہ
اثبات المعبود محمد رسول اللہ
معناہ انک ادخلت نفسک
فی مقام فاتبعونی بالحق

اور اعلیٰ اور اتم درجہ ذکر کا فنا ہے یعنی تیری
زبان کو خبر نہ رہے ما سوا اللہ کے اور کیفیت
ذکر کی یہ ہے کہ زبان کو تالو سے لگائے اور
لب کو لب سے اور دانتوں کو دانتوں سے
اور حبس دم کرے اور شروع کرے کلمہ لفظ
لا کو ناف سے دماغ کی طرف لے جائے اور
جب دماغ کو پہونچے تو کہے الٰہ کو داہنے مونڈھے
کی طرف الا اللہ کو بائیں مونڈھے کی طرف پھر او
قلب صنوبری پر مارے ایسے زور سے کہ اوسکا
اثر اور حرارت سارے جسم میں معلوم ہو
اور لفظ محمد رسول اللہ کو بائیں طرف سے داہنی
طرف کو یعنی اون کے درمیان اور اس کے
بعد دل سے یوں کہے الٰہی انت مقصودی و
رضاک مطلوبی یعنے اس ذکر سے تو ہی میرا مقصود
ہے اور تیری ہی رضا میرے مطلوب ہے قلب
کے توجہ سے ایسی طرح کہ دل میں اثر معلوم ہو
اور دل اوس سے متاثر ہوا اور یہ سب اسطرح سے
ہو کہ ظاہر میں حرکت نہ معلوم ہو جو کوئی پاس
بیٹھا ہو وہ بھی نہ جانے اور حبس نفس کرے۔
ایک بار ذکر کرے یا تین بار طاق عدد کی رعایت
کرے اور حضرت خواجہ قدس سرہ نے
کلمہ طیبہ کے معنے یوں فرماتے ہیں لا الہ
نفی ہے الٰہوں کی طبیعت سے اور الا اللہ اثبات
ہے معبود کی محمد رسول اللہ اسکے معنے یہ ہیں کہ
تونے اپنے تئیں داخل کیا مقام فاتبعونی بالحق میں

وبعض اکابر ہذہ السلسلۃ قال فی
معنی الکلمۃ الطیبۃ ان المبتدی یتصور
فی لا الٰہ الا معبود والمتوسط یلاحظ
لا مقصود والمنتہی لا موجود الا اللہ
تکون ملاحظتہ وقال الاکابر ہا لمرتبۃ
السیر الی اللہ ولوضع القدم فی السیر فی اللہ
تکون ملاحظتہ لا موجود الا اللہ کفر و
قیل معناہا لا متصرف فی الملک والملکوت
الا اللہ وینبغی الاجتہاد فی ملاومت الذکر
لا تترک فی حال ولا وقت لا فی قیامک
ولا قعودک ولا فی حدیثک ولا
فی نومک وان حصل لک فی الذکر و
فی مجالسۃ الشیخ کیفیۃ فافرضہا کالخط
المستقیم فان یخیل ہذا المعنی وشغل
الخیال بامر واحد سماہ بجمعۃ وقال
بعض الاکابر اذا تغیرت متغیرۃ
من بدنک بواسطۃ الخیال و تاثیرہ
ینبغی لک ان تتبع تلک الشعرۃ حتی
یحصل لک التعطیل کما قال بعض الاکابر
الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل
ہو الشغل وقال المولیٰ سعد الدین الکاشغری
رحمۃ اللہ علیہ ان الشیخ عبد الکبیر الیمنی
سألنی وقال ما الذکر فقلت لہ لا
الٰہ الا اللہ فقال ما ہذا ذکر ہذا
عبارت

اور اس سلسلہ کے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ
معنے کلمہ طیبہ کے یہ ہین کہ مبتدی تصور کرے
لا الٰہ یعنے لا معبود اور جو متوسط ہوں خیال
کرے لا مقصود اور منتہی سمجھے کہ لا موجود الا اللہ
کا ملاحظہ ہووے اور بزرگون نے کہا ہے کہ جب
منتہی ہو جائے سیر الی اللہ اور قدم رکھے بیچ سیر
فی اللہ کے اور ملاحظہ کرے لا موجود الا اللہ کا تو
یہ کفر ہے اور بعضون نے اوسکے معنے کہے ہین لا متصرف
فی الملک والملکوت الا اللہ اور ضرور مناسب ہے
کوشش کرنی ذکر کی مداومت کی کسی حال اور
کسی وقت نہ ترک کرے۔ کھڑے نہ بیٹھے نہ
باتین کرتے نہ سوتے۔ اور جو ذکر مین یا شیخ
کی مجلس مین کچھ کیفیت حاصل ہو تو اوسکو فرض
کرلے کہ جیسے ایک خط مستقیم . . . . .
اور جب یہ معنے خیال بندہ جاوین اور خیال
اسی ایک امر مین مشغول ہو جائی تو یہ جمعیت کے
واسطے بہت مدد کرتا ہے اور بعض بزرگون نے
کہا ہے کہ جب ایک بال بھی بدن سے متغیر
ہو جائے خیال کے واسطے سے اور اثر معلوم ہو تو
چاہیے کہ اوسکو چھوڑے نہین یہانتک کہ حاصل
ہو جائے تعطیل جیسے بعض بزرگون نے کہا ہے
کہ الشغل ہو عدم الشغل و عدم الشغل ہو الشغل
اور ملا سعد الدین کاشغری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے
کہ شیخ عبد الکبیر یمنی نے مجھ سے پوچھا کہ ذکر کیا ہے
مین نے کہا لا الٰہ الا اللہ کہا یہ تو عبارت ہے ذکر

فقلت له أفذ انت فقال الذكر ان
تعلم انك لا تقدر على وجدانه و
قال السيد الطائفة الجنيد التصوف
هو ان تجلس ساعة متعطلة من ملاحظة
كل شيء وقال شيخ الاسلام في ملاحظة
ذلك تحصل الوجدان بغير تفتيش و
رؤية بغير نظر و مقصود الطائفة
العلية الصوفية حصول مشاهدة
الحق كانك تراه و تلك الحضور يسمونها
مشاهدة تكون بالقلب واما الرؤية
فيكون بعين الراس و الفرق بين
الرؤية والمشاهدة انك في الرؤية
لا تقدر ان تتعديها عن نفسك
وفي المشاهدة انت بالخيار
الطريقة الثانية للسادة النقشبندية
في سبب الوصول وحصول المعرفة وهي
اسهل الطرق واقربها التوجه والمراقبة
وهو ان ذلك المعنى المقدس الذي بغير
كيف ولا مثال المفهوم من الاسم المبارك
اعني الله بغير واسطة عبارة عربية
او عبرية او فارسية او غيرها تلاحظه
وتحفظه في خياله وتتوجه بجميع قواك
وما ركبت الى القلب الصنوبري وتداوم
على هذا الامر وتتكلف في ملازمة
۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

نہین ہے ۔ پہر مینے کہا آپ فرمائیے تو کہا ذکر
یہ ہے کہ تم جانو یہ کہ تم اوسکے وجدان پر قادر نہین
ہو اور سید الطائفہ جنید نے فرمایا ہے کہ تصوف
یہ ہے کہ ایکساعت معطل بیٹھے کل شئے کے ملاحظہ
سے اور شیخ الاسلام نے کہا ہے اسکے ملاحظہ
مین حاصل ہوتا ہے وصال بغیر جستجو کے اور
دیدار بے نظر کے اور مقصود صوفیہ کے طریقہ علیہ کا
حصول ہے مشاہدہ حق کا کانک تراہ اور
اس حضور کا نام اونہون نے مشاہدہ بالقلب
رکہا ہے اور دیکہنا جو ہوتا ہے وہ سر کی
آنکہون سے ہوتا ہے اور فرق رویت اور
مشاہدہ مین یہ ہے کہ رویت مین قادر
نہین ہوتا کہ اوسے اپنے سے دور کرے
اور مشاہدہ مین اختیار ہے +

دوسرا طریق حضرات نقشبندیہ کا
وصول کے سبب اور معرفت کے حصول مین
اور وہ بہت آسان اور بہت قریب ہے
سو وہ کیا ہے توجہ اور مراقبہ ہے اور وہ
یہ ہے کہ وہ معنے مقدس جو بغیر کیف اور بغیر
مثال نہین مفہوم ہے اللہ کے نام مبارک کا
بیواسطہ عبارت عربیہ یا عبریہ یا فارسیہ
وغیرہ اوسکا لحاظ اور اوسکی حفاظت کرے
اپنے خیال مین اور متوجہ تمام قوتون اور مدرکون
سے قلب صنوبری کے طرف اور اسکی مداومت
کرے اور تکلف کرے اوسکے لازم کر لینے کو

(دوسرا طریقہ حضرات نقشبندیہ کا ... توجہ اور مراقبہ ہیں)

حتی تذهب الكلفة من البين ويصير
هذا الامر كله ملكة لك وقال بعض
الاكابر من النقشبندية ان المعنى
المقصود ان غشي عليك فتخيله بصورة
نور بسيط محيط بجميع الموجودات العلمية
والغيبية واجعله فى مقابلة البصيرة
ومع حفظ ذلك تتوجه الى القلب
الصنوبرى بجميع القوى و تدارك الى
ان تقوى البصيرة و تذهب الصورة
ويترتب على ذلك ظهور المعنى المقصود
قال حضرة الخواجه عبيد الله الاحرار
ان المراقبة من المفاعلة فلابد من
التراقب من الجانبين مع هذا الابد
المراقب ان يكون مراقبا لاطلاعه على
اطلاع الحق سبحانه على احواله و
يداومه على ذلك او يكون مراقبا
لاطلاعه على موجده بلا فتور
وتشتت خاطر ❊
والطريق الاخر ان يكون مراقبا بقلب
الصنوبرى ولا يترك الخواطر تخل
فيه حتى تيسر له الربط بقلبه الحقيقى
من غير ملاحظة معنى المفاعلة و
طريق المراقبة اعلى من طريق النفى
والاثبات

یہانتک کہ کلفت درمیان سے جاتی رہے اور
اس امر کا ملکہ ہو جائے اور بعض بزرگوں
نے نقشبندیہ سے کہا ہے کہ معنے مقصود کے
یہ ہیں کہ بیخودی ہو جائے پھر خیال کرے اسکو
ایک نور بسیط کے صورت میں جو احاطہ کئی
ہوئی ہے سب موجودات علمیہ وغیبیہ کو اور
اوسکو بصیرت کے مقابلہ کرے اور باوجود
اسکی حفاظت کے قلب صنوبری کی طرف متوجہ
ہو اپنے تمام قوا سے اور تدارک کرے اس
امر کا کہ بصیرت قوی ہو جائے اور صورت
جاتی رہے اور مترتب ہو اس امر پر ظہور معنے
مقصود کا حضرت خواجہ عبید اللہ احرار نے
فرمایا ہے کہ مراقبہ باب مفاعلہ ہے تو
ضرور ہی تراقب دونوں طرف سے تو پس توجہ
کرنے والے کو ضرور چاہیے یہ کہ ہو مراقب
اپنی اطلاع کا حق سبحانہ کے مطلع ہونے سے
اوسکے حال پر اور اس کی مداومت کرے اور
یا مراقب ہو اپنی اطلاع کا اپنے موجد پر
بلا فتور اور پریشان خاطری کے اور ایک
اور یہ طریق ہے کہ اپنے قلب صنوبری کا
مراقب ہو اور اوسمیں کوئی خطرہ نہ آنے دے
یہانتک کہ اوسکو اپنے قلب حقیقی سے ربط
آسان ہو جائے بدون ملاحظہ معنے مفاعلہ
کے اور مراقبہ کا طریق بہت اعلے ہے
نفی اثبات کے طریق سے اور بہت بد

Marfat.com

اقرب الی الجذبة الالٰهیة من غیرها
ومن طریق المراقبة یمکن الوصول الی الوزارة
والتصرف فی الملک والملکوت ویمکن بها
الاشراف علی الخواطر والنظر الی الغیر
بنظر الموهبة وتنویر باطنه ومن
ملکة المراقبة یحصل دوام الجمعیة و
دوام قبول القلوب وهذا المعنی یسمی
جمعا وقبولا الطریق الثالثة طریق
الرابطة بالشیخ الذی الطریق الثالثة
طریق الرابطة بالشیخ الذی یصل الی مقام
المشاهدة وتحقق بالتجلیات الذاتیة
فان رؤیته بمقتضی هم الذین اذا رأوا
ذکر الله تفید فائدة الذکر وصحبته
بموجب هم جلساء الله تنتج صحبته
المذکور واذا تیسر صحبة مثل هذا
العزیز ورایت اثره فی نفسک فینبغی
لک ان تحفظ ذلک الاثر الذی تشاهده
فیک بقدر الامکان وان حصل لک
فی ذلک المعنی فتور راجع مصاحبته
حتی یرجع لک ببرکة ذلک الاثر و
هکذا تفعل مرة بعد اخری حتی تصیر
تلک الکیفیة ملکة لک وان لم
تظهر من صحبة ذلک العزیز اثر
ولکن حصلت به محبة و
انجذاب

قریب ہے جذبۂ الٰہیہ سے اور مراقبہ کے طریق
سے ممکن ہے وصول وزارت کا اور ملک و
ملکوت مین تصرف کا اور ممکن ہے معلوم
کرلینا لوگونکی دلکی باتون کا اور دوسرے
کیطرف بخشش کی نظر کرنیکا اور اوسکے باطن کو
منور کرنیکا اور مراقبہ کے ملکہ سے جمعیت دائمی
حاصل ہوتی ہے اور لوگونکے دلکا ہمیشہ مقبول ہونا ہے
اور اسی بات کو کہتے ہین جمع وقبول - اور تیسرا طریق
رابطہ ہے اوس شیخ سے جو مشاہدہ کے مقام کو
پہنچا ہوا ہے اور تجلیات ذاتیہ سے متحقق
ہوا ہے اسواسطے کہ اوسکی رویت بموجب
اسکے کہ اذا راوا ذکر اللہ ذکر کا فائدہ
دیتی ہے اور اوس کی صحبت بموجب اسکے
کہ ہم جلساء اللہ اوس صحبت مذکور کا
فائدہ دیتی ہے اور جب ایسے عزیز کی صحبت
میسر ہوجائے اور اپنے نفس مین اوسکا
اثر معلوم ہو تو چاہیے کہ اوسکی حفاظت کرے
جو اثر مشاہدہ کیا ہے جہانتک تجھسے ممکن ہو
اور جو اس مین فتور آجائے تو اوس شیخ کی
مصاحبت کی طرف رجوع ہو کہ پہر تجکو حاصل
ہو اوسکی برکت سے وہ اثر اور اسیطور
کیا کرتا کہ وہ کیفیت ملکہ ہوجائے اور جو اوس
عزیز کی صحبت سے یہہ اثر ظاہر نہو لیکن اوس
سے محبت اور انجذاب حاصل
ہو

Marfat.com

فینبغی ان تحفظ صورتہ فی الخیال وتتوجہ للقلب الصنوبری حتی تحصل الغیبۃ والفنا عن النفس و ان وقفت علی الترقی فینبغی ان تجعل صورۃ الشیخ علی کتفک الایمن وتعتبر من کتفک الایمن قلبک امرا ممتدا وتاتی بالشیخ علی ذلک الامر الممتد وتجعلہ فی قلبک فانہ یرجی لک منہ حضور الغیبۃ والفنا +

تو چاہیئے کہ اوسکی صورت خیال مین رکھے اور قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو تاکہ حاصل ہو غیبت اور فنا نفس سے اور اگر وقفہ ہو جائے ترقی مین تو چاہیے کہ صورت شیخ کی اپنے داہنے مونڈھے کی طرف خیال کرے اور اپنے قلب کو ایک امر ممتد اعتبار کرے داہنے مونڈھے تک اور شیخ کو اس امر ممتد کے ساتھ اپنے قلب مین لائے اور امید ہے اس سے حضور غیبت اور فنا کے +

فصل ۳

فی الکلمات المقدسیۃ المأثورۃ عن حضرۃ الخواجہ عبد الخالق غجدوانی وھی احد عشر کلمۃ مبنی طریق السادۃ النقشبندیۃ علیہا وھی ھذہ

یاد کرد[1] - باز گشت[2] - نگاہداشت[3] یادداشت[4] - ہوش در دم[5] - سفر در وطن[6] - نظر بر قدم[7] - خلوت در انجمن[8] - وقوف قلبی[9] و وقوف زمانی[10] - وقوف عددی[11] - وحیث کان حضرۃ الخواجہ عبد الخالق راس حلقۃ ھذہ الطائفۃ لزم بیان الفاظہ المصطلح علیہا فلنشرحہا مقتصدین بین الاجمال والتفصیل وھذا انا اشرع فی ذلک -

یاد کرد[1] - وھو عبارۃ عن ذکر اللسان والقلب یعنی کن دائما فی ذکر الذکر

فصل ۳

حضرت خواجہ عبد الخالق غجدوانی کے کلمات قدسیہ ماثورہ کے بیان مین - اور وہ گیارہ کلمے ہین جنپر نقشبندیہ کے طریقہ کی بنا ہے سو وہ یہ ہین یاد کرد باز گشت - نگاہداشت - یادداشت ہوش در دم - سفر در وطن - نظر بر قدم خلوت در انجمن و وقوف قلبی - و وقوف زمانی - و وقوف عددی - اور چونکہ حضرت خواجہ عبد الخالق اس طریقہ کے سر حلقہ ہین تو اونکے الفاظ مصطلح کا بیان ضرور ہے ہم اونکی شرح کرتے ہین اجمال و تفصیل کے درمیان وہ یہ ہے -

یاد کرد[1] - کہتے ہین ذکر زبان - یا ذکر قلب کو یعنے ہمیشہ وہ ذکر کیا کرے -

✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤ ✤

(تیسری فصل حضرت خواجہ عبدالخالق غجدوانی کے گیارہ کلمات قدسیہ کے بیان میں)

Marfat.com

الذی استفدته من الشیخ الی ان
یحصل لك حضور الحق وطریقة
تعلیم الذکر ان الشیخ یذکر اولا
بقلبه الکلمة الطیبة والمرید یحضر قلبه
فی مقابلة قلب الشیخ ویفتح عینیه
ویطبق فمه کما مر بیانه قال حضرت
الخواجه بهاء الدین قدس سره:
ان المقصود من الذکر ان یکون
القلب دائما حاضرا مع الحق بوصف
المحبة والتعظیم لان الذکر
طرد الغفلة:

بازگشت - یعنی ان الذاکر کلما ذکر
بقلبه الکلمة الطیبة قال عقبها بذلك
اللسان الهی انت مقصودی
ورضاك مطلوبی یعنی من هذا
الذکر لان هذه الکلمة تفید نفی
کل خاطر عن ملیح وقبیح حتی یخلص الذکر
ویتفرغ السر عما سوی الخلق واذا
لم یجد الذاکر له اخلاصا فی هذا الکلام
قال علی سبیل التقلید من المرشد:
فانه یحصل له ببرکة ذلك الاخلاص
ان شاء الله تعالیٰ۔

نگاہداشت - وهو عبارة عن
مراقبة الخواطر یعنی الذاکر الکلمة
فی نفسه یراعی ان لا یخطر بباله

جو شیخ نے بتایا ہے تاکہ حضور حق حاصل
ہو۔ اور طریقہ تعلیم ذکر کا یہ ہے کہ پہلے شیخ
آپ کلمہ طیبہ کا ذکر کرے اور مرید اپنے
قلب کو شیخ کے قلب کے مقابل کرے۔ اور
کھلی رکھی دونوں آنکھیں اپنی اور دہن بند
کرلے جیسے ہم پہلے بتا چکے ہین۔ حضرت خواجہ
بہاؤ الدین قدس سرہ نے فرمایا ہی کہ مقصد
ذکر سے یہ ہی کہ ہمیشہ قلب حاضر مع الحق ہو
محبت اور تعظیم کے ساتھ۔ اس لئے کہ ذکر غفلت
کو دفع کرتا ہے۔

بازگشت - یعنے ذاکر جب قلب سے ذکر کری
کلمہ طیبہ کا اوسکے بعد زبان سے کہے۔ الٰہی
انت مقصودی و رضاک مطلوبی - یعنے
اس ذکر سے الٰہی تو ہی میرا مقصود ہی اور
تیری ہی رضا مطلوب ہے - اسواسطے
کہ یہ کلمہ فائدہ دیتا ہے ہر خطرہ اچھے اور
برے کی نفی کا تاکہ ذکر خالص ہو جای
اور سر فارغ ہو جاے ماسوائے حق سے
اور جو ذاکر اخلاص نپائے اس کلام
مین تو مرشد کی تقلید کی رو سے کہے تو اس
کی برکت سے اخلاص ہو جائے گا
انشاء اللہ تعالےٰ۔

نگاہداشت - اور یہ عبارت ہے خطروں کے
مراقبہ کا یعنے جب دل مین کلمہ کی تکرار کری تو
اسکی رعایت کری کہ کوئی خطرہ دل مین نہ آئے

Marfat.com

خاطر و یجتهد ان لا یخطر له خاطر
الغیر فی ساعة او ساعتین فان
ذلک مهم عند الاکابر و بعض کمل
الاولیاء احیانا یتم لهم هذا المعنی
یادداشت هو عبارة عن دوام
الحضور مع الحق سبحانه علی
سبیل الذوق و بعض الاکابر قال
فی شرح هذه الکلمات الاربع هکذا
یاد کرد یعنی تکلف فی الذکر بازگشت
یعنی رجع الی الحق سبحانه علی وجه
الانکسار نگاهداشت یعنی حافظ علی هذا
رجوع یاد داشت یعنی رسخ سره **هوش**
دردم یعنی ان بناء الامر هذا الطریق
علی النفس فینبغی ان یجتهد علی حفظها بین
النفسین فی الطبیعة حتی لا یدخل بغفلة
ولا یخرج بغفلة سفر در وطن یعنی ان سفر
السالک یکون فی الطبیعة البشریة یعنی
ینتقل من الصفات الذمیمة الی الصفات
الحمیدة کما قال بعض الاکابر ان
الشخص اذا انتقل الی ای محل لا
تفارقه الصفات الخبیثة ما لم ینتقل
عنه وقیل رویة الغیب فی الشهادة
نظر بر قدم یعنی ان السالک ینبغی ان
یکون نظره علی قدمه فی مشیه
فی البلد والصحراء حتی لا یتفرق

اور اس مین کوشش کرے کہ اوس کے
دل مین کوئی خطرہ نہ آئے غیر کا ایک ساعت
یا دو ساعت کیونکہ یہہ امر بہت ضرور ہے
بزرگونکے نزدیک اور بعض کامل اولیا کو کبھی
کبھی یہ بات حاصل ہوتی ہے۔ یاد داشت دوام
حضور مع الحق کو بطریق ذوق کے اور بعض
بزرگون نے ان چار کلمون کی یون شرح کی
ہے۔ یاد کرد یعنے ذکر مین تکلف۔
بازگشت۔ یعنے اللہ سے رجوع ازراہ عجز کے
نگاہداشت۔ یعنے اس رجوع کی حفاظت
یادداشت۔ یعنے سر کو راسخ کرے
ہوش دردم۔ یعنے اس طریقہ کی بنا
اس امر پر ہے اس کی حفاظت کرے
درمیان دونون نفسونکے کہ نہ غفلت سے
داخل ہو کوئی نفس نہ نکلے غفلت سے
کوئی سانس۔ سفر در وطن۔ یعنے سالک کا
سفر طبیعت بشریہ مین ہے یعنے بری صفتونکو
چھوڑ کر اچھی اختیار کرے جیسا کہ کہا ہے
بعضے بزرگون نے یعنے آدمی کسی مکان
کو جائے اوسکی صفتین بری اوسکے ساتھہ
ہوتی ہین جبتک اونسے نہ نقل کرے اور
بعضون نے کہا ہے کہ غیب کو دیکھے شہادت مین
نظر بر قدم۔ یعنے سالک کو چاہئے کہ اوسکی
نظر قدم پر ہو شہر مین چلے پھرے یا جنگل مین
اسلئے کہ اوسکی نظر متفرق نہو جائے اور جسے دیکھنا چاہئے

Marfat.com

نظرہ و یبصر مالا ینبغی فیتفرق علیہ
قلبہ و یمکن ان یکون المراد بالنظر الی
قدم ان یکون نظر السالک فی اول
وھلۃ الی نہایۃ السلوک یعنے سالے
حضرت الذات فقط کما قال فارس
بن عیسے البغدادی سألت الحلاج
فقلت لہ من المرید فقال ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے
شئ حتے یصل ویحتمل ان یکون ھذا المعنے
ھو الذی قالہ الشیخ رویم ادب
المسافر ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ **خلوت
در انجمن** یعنے ینبغی للسالک ان یکون
ظاھرہ مع الخلق و باطنہ مع الحق
الیہ بالشغل و القلب بالحق و ما احسن
ما قیل فی ذلک شعر فمن داخل کن صاحبا غیر
غافل و من خارج خالط کبعض الاجانب
قال اکابر الطریق ان فی ھذہ الطریقۃ
الجمعیۃ فی الملاء و التفرقۃ فی الخلوۃ۔

وقوف زمانی یعنے یحاسب
اوقات نفسات ھل مرت باعمال الخیر
فلیشکروا او باعمال الشر فلیستغفر علے حسب
ما اتھم فان حسنات الابرار سیئات
المقربین۔

وقوف عددی
ھو عبارۃ عن

اوسے نہ دیکھے اور اوسکا قلب متفرق ہو جائے
اور یہہ بہی مراد ہو سکتی ہے کہ سالک کی نظر
اول ہی مرتبہ سلوک کے نہایت پر ہو
یعنے فقط حضرت ذات کی طرف جیسا فارس
بن عیسے بغدادی کا قول ہے کہ مین
نے حلاج سے سوال کیا تو مین نے کہا
مرید کون ہے تو اونہون نے کہا ھو الرامی
باول قصدہ الی اللہ فلا یعرج علے شئ حتی
یصل۔ اور احتمال ہے کہ ہو مراد اس سے وہ
معنے جو شیخ رویم نے فرمایا ہے۔ ادب المسافر
ان لا یجاوز ھمتہ قدمہ یعنے مسافر کا ادب ہے یہ
کہ اوسکی ہمت کا قدم پیچہے نہ پڑے۔ خلوت در
انجمن یعنے سالک کو چاہئے کہ بظاہر خلقت کیساتہہ ہو
اور باطن مین خالق کیساتہہ ہاتہہ کام مین اور دل
حق سے رجوع اور کیا خوب کہا اس معنی مین یہ شعر
فمن داخل کن صاحبا غیر غافل * ومن خارج
خالط کبعض الاجانب * بعض بزرگون نے کہا ہے
کہ اس طریقہ مین کہ جمعیت ہے مجلس مین اور تفرقہ ہے خلوت مین۔
وقوف زمانی کہ اپنے اوقات کا حساب رکہے اگر
اعمال خیر مین گزرے اوسکا شکر کرے اور جو اعمال
بد مین گزرے استغفار کرے اپنے اپنے مرتبہ کے
موافق کیونکہ ان حسنات الابرار سیئات المقربین
یعنے نیکیان ابرار کی مقربین کے برائیان ہین
وقوف عددی۔ یعنے رعایت عدد کے

Marfat.com

رعاية العدد في الذكر القلبي لجمع
الخواطر المتفرقة ÷

وقوف قلبي - هو عبارة من
اليقظة وحضور القلب مع جناب
الحق سبحانه على وجه لا يكون للقلب
غرض غير الحق وقالوا ايضاً في معناه
ان الذاكر ينبغي ان يكون واقفاً على
قلبه يعني في اثناء الذكر يتوجه الى
القلب الصنوبري الذي يقال له قلب مجازاً
وهو في الجانب الايسر محاذياً للثدي
ويجعله مشغولاً بالذكر ولا يتركه يغفل
عن الذكر ولا مفهومه وحضرت الخواجه
نقشبند لم يجعل حبس النفس ولا
رعاية العدد لازماً في الذكر واما
وقوف القلبي فهو لازم عنده في
اثناء الذكر والرابطة وغيرهما و
المقصود من الذكر الوقوف القلبي
وما احسن ما قيل في ذلك شعر

على بيض قلبك كن كانك طائر
فمن ذلك الاحوال فيك تولد ÷

ذکر قلبی مین جمعیت کے ساتھ کہ متفرق خطرے
نہ آئین -

وقوف قلبی - یعنی ہوشیاری اور حضور قلب کا
اللہ جلشانہ کے ساتھ ایسی وجہ سے کہ قلب کو
غیر حق سے کچھ غرض نہو اور یون بھی کہا ہے
کہ ذاکر اپنے قلب سے واقف ہو یعنی ذکر کے
درمیان قلب صنوبری کی طرف متوجہ ہو جس کو
مجازاً قلب کہتے ہین وہ بائین طرف چھاتی کے
مقابل اوسکو ذکر مین مشغول کرے - ذکر سے
غافل نہونے دے اور اوسکے معنے سے اور حضرت
خواجہ نقشبند نے حبس دم نہین لازم کیا اور نہ رعایت
عدد کی ذکر مین لیکن وقوف قلبی اون کے نزدیک
لازم ہے ذکر مین یا رابطہ وغیرہما مین اور مقصود
ذکر سے وقوف قلبی ہے اور کیا اچھا کہا کسی نے
یہ شعر اس معنے مین ÷

شعر

علی بیض قلبک کن کانک طائر
فمن ذلک الاحوال فیک تولد ÷

یعنے اپنے دل کے بیضہ پر رہ ایسا جیسا پرند -
اس امر سے تجھہ مین حال پیدا ہون گے

فصل

اذا وقع لك في اثناء الذكر والاشتغال
تفرقة او وسوسة او قبض فينبغي

فصل

جب ذکر اور اشغال کے درمیان تفرقہ
یا وسواس - یا قبض معلوم ہو تو چاہیے

Marfat.com

ان تغتسل بالماء البارد وان لم تقدر
علی ذلک لعدم مساعدة المزاج فبالماء
الحار وبعد ذلک تدخل الخلوة لیصلی
الرکعتین ومع التضرع والاستکانة
تستغفر وتتوجه لحالک ووقتک
وان لم تجد وقتک واستمرت
التفرقة معک فاحضر فی خیالک صورة
شیخک المربی لک فانه یوجب بین که تبدل
التفرقة بالجمعیة وان بقیت التفرقة
ایضا فقل یا فعال بالشد وان لم
یرتفع التفرقة بذلک فقل ان هذه
التفرقة منه تعالی ووافق فی ذلک المفرق
فیه فتصیر فی عین الجمع جنید و
قل ان یبقی التفرقة مع هذه الملاحظة
وحیث کانت الخطرة متعلقة با
لاعمال کمثل المیل الی شری فرس ونحو
مما هو مباح شرعا فلیبادر لفعله
او یخرجها من قلبه حتی تحون تلک
الخطرة له کعدو ویبذل جهده
فی دفعه ونفی ثلثه خواطر لازم علی
المرید الخطرة النفسیة والشیطانیة
والملکیة ویثبت الخاطر الحقانی و
معرفة الخواطر وتمییزها عسیر
لتبینها بعض بیان فان حصول خاطر
النفس من ارض القلب یعنی من تحت القلب

کہ سرد پانی سے غسل کر ڈالے اور جو ٹھنڈے
پانی پر قدرت نہ رکھے اپنے مزاج کے سبب تو
گرم پانی سے نہا ڈالے اسکے بعد خلوت مین
داخل ہوا اور دو رکعتین پڑہی اور بہت گریہ و
زاری و عاجزی سے استغفار کرے اور اپنے
حال اور وقت کی طرف متوجہ ہو۔ اور جو
اپنا وقت نپائے اور وہی تفرقہ رہے تو
تصور باندہ اپنے شیخ کا اپنے خیال مین جو
ترا مربی ہے۔ کیونکہ امید ہے کہ اوس کی
برکت سے تفرقہ جاتا رہے اور جمعیت حاصل ہو
اور جو اس پر بھی تفرقہ نجائی تو کہے یا فعال
تشدید کے ساتھ اور جو اس سے بھی تفرقہ نجائے
کہے کہ یہ تفرقہ خدا کی طرف سے ہے اوس سے
موافقت کرے تو آپ عین جمعیت مین ہو جائے
اور ایسا بہت کم ہے کہ تفرقہ اس لحاظ سے بھی
رہے اور جو ایسا خطرہ آئے کہ متعلق اعمال
سے ہے جیسے رغبت گھوڑے خریدنے کی
یا اور کچھ جو شرع مین مباح ہے تو وہ کام
کرے یا اوسے اپنے قلب سے نکال ڈالے
یہانتک کہ اوس خطرہ کو دشمن جانے۔ اور
کوشش کرے اوسکو دفع کی اور تین خطروں کی نفی
کرنی مرید کو لازم ہے۔ خطرہ نفسیہ و خطرہ
شیطانیہ و خطرہ ملکیہ اور خطرہ حقانی کو قایم
رکھے اور خطروں کو پہچاننا اور تمیز کرنا بہت مشکل ہے
اور بعض بیان کرتے ہین کہ خطرہ نفسی ارض

Marfat.com

من یسار القلب و الذی من الملک یکون من یمین القلب و الذی من الحق یکون من فوق القلب وهذا الخطر معرفته لمن تجلی بالتقوی و الزهد و الورع واکل الحلال الطیب وکان دائما یراقب خواطرہ لا یترک خاطر یمر ببالہ والمقصود ان یکون مراعیا لوقتہ فلیس شیء اعز من الوقت فان الوقت سیف قاطع اذا فات الوقت لا یستدرک ویمکن حفظ الاوقات بالذکر والمراقبہ والصلوۃ والتلاوۃ واکابر النقشبندیہ اختاروا من جملۃ وظیفۃ تلاوۃ القرآن فی اللیل الفاتحۃ وقل یاایہا الکافرون وسورۃ الاخلاص والمعوذتین وخاتمۃ سورۃ الحشر وخاتمۃ سورۃ البقرۃ ومن جملۃ وظیفہ تلاوۃ القرآن فی النہار سورۃ یس ؑ وقال حضرت الخواجہ علی الرامیتنی اذا اتفقت ثلاثۃ قلوب علی امر حصل مراد العبد المومن بذالک قلب القرآن وقلب العبد وقلب اللیل یعنی اذا قرأ یس ؑ التی ھی قلب القرآن فی التہجد حصل ذالک المعنی ومن جملۃ وظائف صلوۃ النوافل التہجد والاشراق والاستخارۃ و الضحی والتہجد

اور خطرہ شیطانی قلب کے بائیں طرف سے اور خطرہ ملکیہ قلب کے دائیں طرف سے اور جو خطرہ حقانی ہوتا ہے وہ فوق قلب سے یعنے اوپر کی جانب سے ہوتا ہے اور اوسے وہ جان لیتا ہے جو صاحب تقوی اور زاہد اور پرہیزگار اور حلال طیب کہاتا ہوا اور ہمیشہ خطروں کی نگہبانی کرتا ہوا اپنے دلمیں خطرہ کو آنے نہ دیتا ہو اور مقصود یہ ہے کہ وقت کی رعایت رکہے کیونکہ کوئی شے وقت سے زیادہ عزیز نہیں ہے کیونکہ وقت سیف قاطع ہے جب وقت گیا تو پہر ہاتہہ نہیں آتا اور ممکن ہے حفظ اوقات ذکر اور مراقبہ اور نماز اور تلاوت قرآن شریف سے اور نقشبندیہ بزرگوں نے سب وظیفوں میں تلاوت قرآن شریف سے اختیار کیا ہے رات کو الحمد اور قل یاایہا الکافرون اور قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور سورہ حشر کا خاتمہ اور سورہ بقر کا خاتمہ اور دن کا وظیفہ تلاوت قرآن شریف کا سورہ یس اور حضرت خواجہ علی رامیتنی نے فرمایا ہے کہ جب تین قلب کسی مراد کے واسطے متفق ہو جائیں تو وہ مومن بندہ کے مراد حاصل کرنے کو کافی ہیں قلب بندہ اور قلب رات کا اور قلب قرآن مجید کا یعنے تہجد کی نماز میں سورہ یس کو اخلاص دلی سے پڑہا مراد حاصل ہوئی اور نماز نوافل میں سے ایک تہجد اور نماز اشراق اور نماز استخارہ اور نماز چاشت و تہجد کی

وظائف حضرات نقشبندیہ

اثنا عشر رکعة فان امکن قرا فی کل رکعة
یس والا اتمها فی ثمانی رکعات علی هذا
الترتیب فی الرکعة الاولی الی قوا جاکریم و
فی الرکعة الثانیة الی وهم مهتدون وفی الرکعة الثالثة الی
جمیع لدینا محضرون وفی الرکعة الرابعة الی فلک یسبحون وفی الخامسة
الی ولا الی اهلهم یرجعون وفی السادسة
الی هذا صراط مستقیم وفی السابعة
الی فهم لها مالکون وفی الثامنة الی آخر
السورة وفیما بقی یقرء فی کل رکعة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا وان لم
یحفظ سورة یس فیقرء فی کل صلوة بعد
الفاتحة سورة الاخلاص ثلاثا ولا یصلی
المتهجد التهجد اقل من اربع رکعات
ووقت التهجد الثلث الآخر
کما قال الله تعالی قم اللیل الا
قلیلا نصفه او انقص منه قلیلا
او زد علیه وقال صاحب قوت
القلوب قال الله تعالی فتهجد به
نافلة لک وقال تعالی کانوا قلیلا
من اللیل ما یهجعون والهجوع
النوم والتهجد القیام فلا
یکون التهجد الا بعد النوم و
فی کتاب الشرعیة لا یکون
التهجد الا بعد النوم والتهجد
صلوة النوم

بارہ رکعتیں ہیں اگر ممکن ہو ہر رکعت میں
سورہ یٰسین پڑھے اور نہیں تو سورہ
یٰسین کو آٹھ رکعتوں میں اس
ترتیب سے پورا کرے کہ پہلے رکعت
میں قوا جرکریم تک اور دوسری
میں وہم مہتدون تک اور تیسری
میں جمیع لدینا محضرون تک اور چوتھی
میں فلک یسبحون تک اور پانچویں میں
ولا الی اہلہم یرجعون تک اور چھٹی میں ہذا
صراط مستقیم تک اور ساتویں میں فہم لہا
مالکون تک اور آٹھویں میں سورہ کے
آخر تک اور باقی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین تین مرتبہ اور جو سورہ
یٰسین حفظ نہو تو سورہ فاتحہ کے بعد ساری
نماز میں تین تین بار سورہ اخلاص پڑھے اور
نماز تہجد چار رکعت سے کم نہ پڑھے اور تہجد کا
وقت اخیر تہائی رات ہے جیسا خدا تعالی فرماتا ہے
قم اللیل الا قلیلا نصفه او انقص منه قلیلا
اوزد علیه اور صاحب قوۃ القلوب نے کہا ہے
کہ خدا فرماتا ہے فتہجد بہ نافلۃ لک اور فرمایا ہے
کانوا قلیلا من اللیل ما یہجعون اور ہجوع نیند کو کہتے
ہیں اور تہجد قیام کو تو تہجد جبتک سوئے نہیں جائز
نہیں اور کتاب میں شرعی کے ہے کہ تہجد نہیں ہوتی
مگر بعد سونے کے اور تہجد صلاۃ
النوم ہے

Marfat.com

وقد روی عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ و
سلم قم من اللیل قدر حلبۃ شاۃ واذا
صلی صلوۃ المذکورۃ جلس للتشہد ہو متوجہا
للقبلۃ الی الصبح ویشتغل فی توجہ بمراقبۃ
او ذکرہ وان غلبت النوم نام لکنہ یقوم قبل
الصبح ویتوضأ ثم یصلی سنۃ الصبح فی بیتہ
ویشتغل بالاستغفار بطریق الخفیۃ کما ہو
طریق ہذہ السلسلۃ ویذہب المسجد مستغفرا
فی طریقہ واذا صلی الصبح مع الجماعۃ جلس
فی موضعہ مشتغلا بوظیفۃ الباطنۃ ان وجد
الجمعیۃ والا اتی بیتہ واشتغل بوظیفتہ الی
ان تطلع الشمس وبعد ذلک یصلی رکعتین
بنیۃ الاشراق وقراتہ فی کل رکعۃ بعد
الفاتحۃ سورۃ الاخلاص ثلاثا ثم بعد
ذلک رکعتین بنیۃ الاستخارۃ ثم یدعو
بدعاء الاستخارۃ وہو ہذا: اللہم
خرلی واختر لی ولا تکلنی الی اختیاری اللہم
اجعل الخیرۃ فی کل قول وعمل اریدہ
فی ہذہ الیوم واللیلۃ اللہم وفقنی
لما تحب وترضی من القول والعمل
فی عافیۃ ویسر واذا کان لہ بعد
ذلک مہم دنیوی کاسباب معیشۃ
توجہ الیہ مع الحضور والیقظۃ ویقرء
ہذا الدعاء اللہم کن وجہتی فی کل
وجہہ ومقصدی فی کل قصد وغایتی

اور روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
قم من اللیل قدر حلبۃ شاۃ ۔ اور جب نماز مذکور
پڑھ لے تو بیٹھے جلسہ التحیات کا قبلہ رو ہو کر
صبح تک اور مشغول رہے توجہ میں مراقبہ
میں یا ذکر میں اور جو نیند غلبہ کرے ۔ تو سوئے
مگر صبح سے پہلے اوٹھ کھڑا ہوا اور وضو کرے
اور سنتیں صبح کی نماز کی اپنے گھر میں
پڑھے اور مشغول ہو استغفار میں بطریق
خفیہ کے جیسا اس سلسلہ کا طریقہ ہے اور
مسجد کو استغفار پڑھتا ہوا جائے رستے میں
اور جب نماز صبح جماعت سے پڑھ چکے تو اپنے
جائے میں بیٹھا رہے مشغول وظیفہ باطن میں جو
جمعیت پائی اور نہیں تو اپنے گھر آجاے اور
مشغول ہو اپنے وظیفہ میں یہاں تک کہ آفتاب
طلوع ہو اور اسکے بعد دو رکعت نماز اشراق
پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد
سورہ اخلاص تین بار پھر اسکے بعد دو رکعت نماز
استخارہ پھر اسکے بعد دعای استخارہ سو وہ مشہور
ہے اور اسکے بعد جو اسکو کوئی کام ضروری دنیا
کا ہو جیسے معاش کے لئے اسکے لئے جائے ساتھ
حضور اور ہشیاری کے اور یہ دعا پڑھے اللہم
کُنْ وِجْہَتِیْ فِیْ کُلِّ جِہَۃٍ وَمَقْصَدِیْ فِیْ
کُلِّ قَصْدٍ وَغَایَتِیْ فِیْ کُلِّ سَعْیٍ وَمَلْجَأِیْ وَمَلَاذِیْ
فِیْ کُلِّ شِدَّۃٍ وَّہَمٍّ وَوَکِیْلِیْ فِیْ کُلِّ اَمْرٍ وَ
تَوَلَّنِیْ تَوَلِّیْ مَحَبَّۃٍ وَعِنَایَۃٍ فِیْ

Marfat.com

في كل سعي وملجائي وملاذي في كل قصدة
وهو وكيلي في كل امر وتوليني تولي محبة
وعناية في كل حال ويكون دائما متوجها
للقلب الصنوبري كما قال تعالى رجال لا
تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله و
اذا فرغ من مهمات الدنيوية توضأ وضوءً
جديدا ودخل خلوته واول ما يجلس يستحضر
روية شيخه ثم يشتغل بوظيفة من المراقبة
او الذكر واما صلوة الضحى فاثنى عشر
ركعة يقرء في كل ركعة بعد الفاتحة
سورة الاخلاص ثلاثا ولا يصليها اقل
من ركعتين ولا ينبغي ان يصليها في اول
وقت الضحى بل يؤخرها الى ان يمضي ربع
النهار كما جاء في المشكوة عن زيد بن ارقم
انه راى قوما يصلون الضحى فقال لقد علموا
ان الصلوة في غير هذه الساعة افضل
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
صلوة الاوابين حين ترمض الفصال
رواه المسلم ومعنى الرمض شدة حر الارض
من وقع الشمس على الرمل وغيره اي اذا
وجد الفصيل حر الشمس والفصيل ولد
الابل وبعد صلوة اذا احضر الطعام تناول
فان اكله مع الاصحاب كان احسن والا فمع
اهله واولاده ولا ياكل وحده بقدر
الامكان وبعد ذلك يقيل ثم يحضر المسجد

کل حال ... اور ہمیشہ قلب صنوبری سے متوجہ
رہے جیسا خدا تعالے نے فرمایا ہے رجال
لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ
اور جب دنیا وی کاموں سے فارغ ہو وضو
کرے تازہ اور خلوت میں داخل ہو اور پہلے
جب بیٹھے اپنے شیخ کی رویت حاضر کرے
پھر مشغول ہو اپنے وظیفہ سے مراقبہ سے
یا ذکر سے اور نماز چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں
ہر رکعت میں سورہ فاتحہ کے بعد تین بار
سورہ اخلاص اور دو رکعت سے کم نہ پڑھے
اور اول وقت چاشت میں نہ چاہیے پڑھنی بلکہ
تاخیر کرے اتنی کہ پہر دن چڑھ جائے اس
واسطے کہ مشکوۃ شریف میں زید بن ارقم سے
تحقیق دیکھا انھوں نے ایک قوم کو کہ وہ نماز چاشت
پڑھتے تھے پس کہا لوگوں نے جانا ہے کہ
تحقیق نماز اوس وقت میں اس سے بہتر ہے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز اوابین
جس وقت کہ گرم ہو فصال پڑھنی چاہیے روایت کی مسلم نے
اور رمض کے معنے ہیں شدت گرمی کی تاب آفتاب
سے ریت وغیرہ پر یعنے جس وقت پاوے فصیل گرمی
آفتاب کی اور فصیل اونٹ کے بچہ کو کہتے ہیں اور بعد
نماز کے جس وقت موجود ہو کھانا کھاوے جو یاروں کے
ساتھ کھاوے تو بہت اچھا ہے اور نہیں تو گھر
والوں کے ساتھ کھاوے بیوی بچوں کے ساتھ اور
حتی المقدور اکیلا نہ کھاوے پھر اسکے بعد قیلولہ کرے یعنی سو

Marfat.com

اول وقت ایضا لصلوٰۃ العصر و
یجلس بعد صلوٰۃ العصر فی مکانہ
ویشتغل بوظیفۃ الباطنۃ ولا یضیع
ھذا الوقت بقدر الامکان و
یحاسب نفسہ فیہ وحفظ ما بین
العشائین عندھم من اھم المھمات
وبعد صلوٰۃ العشاء یقرء فی فراشہ
قل یا ایھا الکافرون وسورۃ الا
خلاص والمعوذتین وآخر سورۃ
الحشر واخر سورۃ البقر مع الحضور
وینام مشتغلا بالذکر ویقول قبل
نومہ ھذا الاستغفار ثلاثا استغفر
اللہ الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم
واتوب الیہ وھذا احوال صوفی
ذی الشغل لا الصوفی الفارغ
البال فان ذلک ینبغی لہ ان یکون
فی لیلہ ونہارہ مستغرقا ومستھلکا
فی الحق سبحانہ کما قال الشیخ ابو العباس
القصاب عندی او مساء ولا صباح
فان باطنہ غارق فی لجۃ الفنا
فظاہرہ حاضر لما یصدر من الاحوال
والافعال اھل الفنا والبقاء بعد طلب المجاھدۃ
تشرفوا بالوصول طمانینۃ الوجد والسرور المشاھدۃ
وھم فی عین المراد ورجعوا عن المراد بغیر المراد ورد المقامات
والکرامات حجابا وابعد مشرب القلب من کل حظ جسمانی وروحانی

اول وقت اور عصر کو بھی اول وقت حاضر ہو
مسجد میں اور نماز عصر کے بعد اپنی مکان میں بیٹھے
اور شغل کرے وظیفہ باطنی کا اور حتی الامکان
اسوقت کو ضائع نکرے اور اس میں اپنی نفس
سے محاسبہ کرے اور مغرب و عشا کے درمیان
کے وقت کے حفاظت اولیا کے نزدیک سب سے زیادہ
ضرور ہے اور عشا کے بعد اپنے بستر میں پڑہے۔
قل یا ایہا الکفرون اور سورہ اخلاص اور
معوذتین اور آخر سورہ حشر اور آخر سورہ بقر کا ساتھ
حضور کے اور سورہے شغل کرتا ہوا ذکر کا اور سونے
سے پہلے یہہ استغفار تین بار پڑہے استغفر اللہ
الذی لا الہ الا ھو الحی القیوم واتوب الیہ اور
یہہ حال ہی ایسے صوفی کا جو کاروبار میں رہتا ہو
اوس صوفی کا نہیں جو فارغ البال ہوکر اوسکو چاہئے
کہ وہ رات دن مستغرق و مستہلک حق میں رہے جیسا
کہا ہے شیخ ابو العباس قصاب نے کہ میری نزدیک نہ شام
ہے نہ صبح ہے کہ اوسکا باطن غرق ہوتا ہے دریائے فنا
میں اور اوسکا ظاہر حاضر ہے واسطے صادر ہونے
احوال و افعال کے اور اہل فنا و بقا بعد طلب مجاہدہ
کے مشرف ہیں وصول سے طمانیت دل اور سرور اور
شاہدہ کے اور وہ اپنی عین مراد میں ہیں اور مراد سے
پہر گئے ہیں بغیر مراد کے اور اونہوں نے مقامات و
کرامات کو حجاب سمجہا ہے اور اپنی مشرب قلب کو بہت
دور کردیا ہے تمام حظ جسمانی اور روحانی سے اور مرتبہ
فنا کا وصول علامت ہے حقیقت محبت ذات کے

Marfat.com

والوصول الی مرتبة الفناء علامة الوصول الی حقیقة محبة الذات ومقام الفناء موهبة محضة واختصاص الهی وسنة الالهية جارية علی ان العطاء المحض الذی هو حقیقة الموهبة لا یکون عارية فلذلك کان لا رجوع فیه ولذلك قالوا الفانی لا یرد الی اوصافه وقال ذو النون المصری قدس سره ما رجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیه احد فرجع عنه۔

فصل فی الفنا والبقاء

سئل حضرت الخواجه نقشبند قدس سره الفنا علی کم وجه فقال علی وجهین وان قال الاکابر انه اکثر من ذلك لکن مرجع الکل الی هذا الوجهین الاول الفناء من وجود الظلمانی الطبیعی والثانی الفناء من الوجود النورانی الروحی والحدیث النبوی ناطق بهذین الوجهین ان لله سبعین الف حجاب من نور وظلمة فالفناء الاول هو انه بواسطة ظهور الحق سبحانه الثانی ینهب الفناء ایضا ای لا یبقی للوجود الروحانی شعور لان الشعور من صفات الوجود الروحانی ولازمه فاذا ذهب شعوره بالشعور لزم ان یذهب الوجود الروحانی فی هذا المقام یکون الروح ذاکرا والقلب ساجدا وصحبة السالك فی هذا المقام صحیحة اما تربیته وطلبه للمرید فغیر صحیحة وذکر القلب ؛ ؛ ؛

وصول کے اور مقام فنا محض بخشش اور اختصاص الہی میں اور سنت الہی اس طرح جاری ہے کہ عطا محض کہ بخشش کے حقیقت وہی ہی عاریت نہیں ہوتی تو ایسے سبب سے اوس میں رجوع نہیں ہے اور اسیواسطے کہا ہے اولیا نے کہ الفانی لا یرد الی اوصافه اور کہا ہے ذو النون مصری قدس سرہ نے ما رجع من رجع الا من الطریق وما وصل الیه احد فرجع عنه

فصل فنا اور بقا میں

(فصل فنا اور بقا میں)

حضرت خواجہ نقشبند قدس سرہ سے سوال کیا کہ فنا کتنی وجہ پر ہے تو فرمایا دو وجہہ پر ہے اگرچہ بزرگوں نے کہا ہے کہ اس سے زیادہ وجہوں پر ہے لیکن سبکا مرجع ان دو وجہوں پر ہے اول تو فنا وجود ظلمانی طبیعی سے اور دوسری فنا وجود نورانی روحی سے اور حدیث شریف نبوی ان دو وجہوں پر ناطق ہے کہ ان لله سبعین الف حجاب من نور وظلمة پس فنا پہلے تو بواسطے ظہور حق سبحانہ کے ہے اور دوسری یہ کہ فنا ہی جاتی رہی یعنے باقی نرہی وجود نورانی کے لئے کچھ شعور اسکو شعور وجود روحانی کے صفتوں میں سے ہے اور اوسکو لازم ہے کہ جو وقت شعور کا شعور جاتا رہا تو لازم آیا وجود روحانی کا جانا اس مقام میں روح ذاکر ہی اور قلب ساجد ہے اور اس مقام میں سالک کے صحبت صحیح ہے لیکن اوسکے ترتیب اور مرید کو اوسکے طلب صحیح نہیں ہے اور ذکر قلب ؛

Marfat.com

هوان يكون الحضور مع الحق سبحانه والحضور
مع الخلق بالنسبة اليه سواء يعني انه يجمع
هذا مع هذا وذكر اللسان لا يحتاج الى
بيان وذكر الروح هوان يكون الحضور
مع الحق سبحانه غالبا على الحضور مع الخلق
وذكر السر هوان لا يكون له حضور مع
غير الحق سبحانه ولا يكون له خبر من الكون
وذكر الخفي هوان يخفى وجود الروح تماما
الكون في السر فلا يبقى غير المذكور والحاصل
ان الغير يذهب بتمام وجهه في الخفاء وفي
هذا المقام يتحقق السير في الله فان العبد
بعد الفناء المطلق الذي هو فناء الذات و
فناء الصفات يخلع عليه الوجود الحقاني
حتى يتشرف بذلك الوجود بالاوصاف
الالهية ويتخلق بالاخلاق الربانية وفي هذا
المقام يتحقق مرتبة بي يسمع وبي يبصر وبي
يبطش وبي يمشي وبي يعقل فان الذات و
والصفات الفانية في هذا المقام تتبدل لكسوة
الوجود الباقي خارجة من قبر الخفاء في محشر
الظهور وتصرفات جذبات الحق حينئذ
تستوي على باطن العبد ويذهب من باطنه
جميع الوساوس والهواجس ويتصرف
فيه الحق حينئذ بصفاته ويعزله بالكلية
عن تصرفه في نفسه بنفسه وفي هذا المقام
يكون العبد محفوظا عن مجاوزة الوظائف

یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا اور حضور خلق کا
اوس کی نسبت برابر یعنی اوسمیں اسکے ساتھ وہ ہو
اور ذکر زبان کے بیان کرنے کی کچھ حاجت نہیں اور
ذکر روح یہ ہے کہ ہو حضور حق سبحانہ کا غالب اوپر
اوس حضور کے جو خلق کے ساتھ ہے اور ذکر سر یہ
ہے کہ اوسکو حضور غیر حق سبحانہ کے ہووے ہی نہیں
اور کچھ زمانہ سے خبر نہ ہو اور ذکر خفی یہ ہے کہ چھپ
جاوے روح کا وجود جیسے سیر میں موجودات تھا باقی
نرہے سوائے مذکور کے اور حاصل یہ ہے کہ غیر نکل
جاتا رہے ہر وجہ سے خفا میں تو اس مقام میں تحقق
ہوتی ہے سیر فی اللہ تو تحقیق بندہ کو فنا مطلق
کے جو ایسی ہی کہ فناء ذات وفنا صفات ہے خلعت
ہوتا ہے وجود حقانی یہانتک کہ مشرف ہوتا ہے
اوس وجود سے اوصاف الہیہ کے ساتھ اور
متخلق ہوتا ہے اخلاق ربانیہ کے ساتھ اور اس مقام
میں متحقق ہوتا ہی مرتبہ بی یسمع وبی یبصر وبی یبطش
وبی یمشی وبی یعقل کا کیونکہ ذات وصفات فانیہ
اس مقام میں بدل جاتی ہے لباس وجود باقی سے
خارج ہوتی ہیں قبر پوشیدگی سے ظہور کے محشر میں
اور جذبات حق کے تصرف اسوقت برابر ہوتے ہیں بندہ
کے باطن پر اور اوسکے باطن سے جاتی رہتی ہیں سب
وسوسے اور برے خطرے اور اسوقت اوسمیں حق
تصرف کرتا ہی اپنی صفاتوں سے اور معزول کر دیتا
ہے بندہ کو بالکل اوسکے تصرف سے کہ وہ اپنے میں آپ
تصرف نہیں کرتا اور اسوقت ہو جاتا ہے بندہ محفوظ تجاوز وظائف

Marfat.com

الشرعية من الامر والنهی وهو دلیل علی
صحة حال الفناء والبقاء قال الشیخ
ابو سعید الخراز فی هذا المعنی کل باطن
یخالفه الظهور فهو باطل وبعد التحقق
بالفناء والبقاء یعنی السیر الی الله والسیر فی
الله الذی هو بعد الفناء ویتحقق السیر عن
الله وبالله الذی هو مقام التنزل الی مبلغ
عقول الخلق لدعوتهم الی الحق وهذا مقام
الخواص من الانبیاء والمرسلین وفی مقام
التنزل هذا یرجعون فی کل امر الی الحق متضرعین
مستغفرین والاولیاء فی هذا المقام لهم
من متابعة الانبیاء نصیب کما قال الله
تعالی قل هذه سبیلی ادعوا الی الله علی بصیرة
انا ومن اتبعنی + لان الشیخ کالنبی
فی قومه وفی هذا المقام طلب المرید و
التربیة صحیح بشرط اجازة الشیخ وفی هذا
المقام کل تصرف بفعله وان کان منسوبا
الیه لکنه لیس منه لانه عزل عن تصرفات
البشریة بالکلیة وما رمیت اذ رمیت
ولکن الله رمی یمکن ان یکون بهذا المعنی

فصل

فی طریق التصرف فی باطن المرید
ودفع المرض الدخول فی حمل الحملة عن الناس

شرعیہ امر و نہی کے مجاوزت سے اور یہ دلیل ہے
صحت حال فنا و بقا کی شیخ ابو سعید خراز
نے کہا ہے اسی معنی میں کل باطن یخالفہ الظھور
فھو باطل اور بعد تحقیق فنا و بقا کے یعنی سیر الی اللہ
و سیر فی اللہ کے جو فنا کے بعد ہی تحقق ہوتی ہے
سیر عن اللہ اور سیر باللہ کہ وہ مقام تنزل ہے
خلق کی عقلوں کی رسائی کا کہ وہ دعوت کرتے
ہیں حق کی طرف اور یہ مقام ہے خواص انبیا
اور مرسلین کا اور مقام تنزل میں یہ رجوع ہوتے
ہیں ہر امر میں حق کی طرف زاری اور استغفار
کرتے ہوئے اور اولیا کو اس مقام میں انبیا کی
متابعت میں حصہ ملا ہے جیسا خدا فرماتا ہے
قل ھذہ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و
من اتبعنی اسواسطے کہ شیخ ایسا ہوتا ہے
جیسے نبی اپنی قوم میں اور اس مقام میں مرید کی طلب
اور تربیت صحیح ہے بشرط اجازت شیخ کے اور
اس مقام میں ہر تصرف اوسکے فعل کا اگرچہ اُس کی
طرف منسوب ہو لیکن وہ اوسکا نہیں اسواسطے کہ وہ
تصرفات بشریہ سے بالکل معزول ہو وما رمیت اذ
رمیت ولکن اللہ رمی ممکن ہے کہ اسی معنے
میں ہو +

فصل

مرید کے باطن میں تصرف کرنے کی طریق
میں اور دفع مرض میں

لہ طریقان فالطریق الاول انہ اذا وقع
لشخص مرض او ابتلی بمعصیۃ فلیتوضأ و
یصلی رکعتین ویتوجہ بالتضرع والانکسار
الی اللہ تعالیٰ ویطلب فیہ ان یطہر الشخص المذکور
یبتیہا المذکور مما عرض لہ ویزیلہ عنہ والثانی ان
یجعل صاحب المرض والمعصیۃ نفسہ ویثبتہا
مقام صاحب العارض المذکور ویشغل خاطرہ
ہذا المقدار ویتوجہ عنہ الی رفع ذلک قبل
نزول حضرت عزرائیل فانہ بعد نزولہ رجوعہ
خالیا محال ولا بد من بدل فعند ذلک یثبت
المریض مکان اعضائہ ویتوجہ بہمتہ والمدد
فی المرض انواع الاول ان یتوجہ بہمتہ الی رفع
ذلک المرض ودفعہ عنہ الثانی ان یتحمل ذلک
عنہ فی نفسہ الثالث ان یتوجہ فی دفع الخواطر
المتفرقۃ عنہ من غیر ان یتعرض لدفع المرض
لما فیہ من رفع الدرجات لان المرض
موجب لتنقیتہ والتصفیۃ القوے
الدماغیۃ واذا انتقی الدماغ صار متعلق
ہذہ القوۃ الدماغیۃ ذلک النور المطلق
البسیط المحیط بجملۃ الموجودات الذی ھو
مقصود جمیع المکونات والخواطر مانعۃ
لحصول ہذا المعنی والتصرف فی الطالب
الحقیقی ھکذا ایضا ان یجلسہ مقابلتہ و
یقول لہ فرغ نفسک من کل خاطر ثم یتوجہ
بہمتہ لرفع الحجاب الظلمانی ۔ ۔ ۔

اوسکے دو طریقے ہین ایک تو یہہ ہے کہ جو وقت
کسی کو بیماری ہو یا کسی گناہ مین مبتلا ہو جاوے
تو وضو کرے اور دو رکعتین پڑھے اور اللہ
سے بہت عجز و انکسار کے ساتھہ رجوع ہو اور
اوسمین طلب کرے اللہ سے کہ اوس شخص کو
پاک کردے اوس سے جو اوسے عارض ہوئی
ہے اور دور کردے اوس سے اور دوسرا
طریق یہہ ہے کہ اپنے تئین صاحب مرض و معصیت
بنائے اور اوسکی جگہہ آپ ہو اور مشغول ہو اسقدر
اور متوجہ ہو اوس سے اوسکے دفع کا پہلے نزول
حضرت عزرائیل کے کیونکہ جب وہ نازل ہوتے
تو اونکا خالی جانا محال ہے اور ضروری ہے بدل اور
اسوقت مریض ثابت کرے اپنے تئین اعضا کی جاے اور متوجہ ہو اپنی
ہمت کے ساتھہ اور بیماری مین مدد بہت طرح ہے اول تو
یہ کہ متوجہ ہو ہمت کے ساتھہ واسطے اوس بیماری کے زائل
ہونیکے دوسری طرح یہ ہے کہ اوٹھاوے اوس سے بیماری
اپنے اوپر تیسری یہ کہ متوجہ ہو متفرق خطروں کے دفع کرنیکو
اور مرض کے دفع سے کچھہ متعرض نہو اسلئے کہ بیماری مین
درجے بلند ہوتے ہین اسواسطے کہ بیماری سبب ہے تنقیہ اور
تصفیہ کا قوائے دماغیہ کے اور جسوقت پاک و صاف ہو گیا
دماغ تو اس قوت دماغیہ سے متعلق ہوگا نور مطلق بسیط محیط
جمیع موجودات ایسا کہ وہی مقصود ہے تمام کائنات کا اور خطرے
مانع ہین اس امر کے حصول کے اور تصرف کی طالب حقیقی مین اسطرح ہے
ایضاً اوسی اپنے سامنے بٹھاوے اور اوس سے کہے کہ کل خطروں سے اپنے نفس
کو خالی کرے پھر متوجہ ہو ہمت کے ساتھہ واسطے اوٹھانے حجاب ظلمانی کے

Marfat.com

ثم رفع الحجاب النورانی واذا حصلت له
الغیبة لایتوجه له الا ان حصلت له
عقدة فیزیلها والذی ینسب الی شخص
من الاحوال الاٰتیة هو انه اذا حضر اجنبی
وحصل فی الخاطر الایمان او صلوٰة
او صوم او تحصیل علم دینی یقولون
حصل منه لنسبة الاسلام والدیانة والعلم
والحاصل انه ظهر بسبب هذا الوصل
هذا المعنی وکان وجوده فی الخاطر مقتضیات
انفاسه وان ظهر من وصوله المحبة
والعشق یقولون ظهر منه لنسبة الجذبة
وفی معرفة احوال المیّت یجلس محاذی القبر
ویقرأ اٰیة الکرسی مرة وسورة الاخلاص
اثنا عشر مرة ویخلی نفسه من کل خاطر
فکل ما لاح له بعد ذلک فهو منه واذا
وقع من المرید سوء ادب فلا ینبغی
للشیخ ان یسعی فی سلب حاله لکنه یتوجه
بهمته علی الطریق المعهود فی دفع الظلمة
والکدورة عنه او یأمره بذکر النفی و
الاثبات فترتفع عنه تلک الظلمة بهذا
الطریق بان یلاحظ فی جانب النفی
جمیع المحدثات بنظر الفناء و
فی جانب الاثبات بتصور ذات
المعبود بالحق بالبقاء ؎

فصل

پہر حجاب نورانی کے۔ اور جب اُسے غیبت
حاصل ہو جائے تو اوسکے واسطے توجہ نکرے
مگر جو کوئی گرہ پڑ جائے تو اوسے کہول دے
اور وہ نسبت کی جاتی ہے کسی شخص کی طرف
احوال آنے والے سے وہ یہ ہے کہ جسوقت
حاضر ہو کوئی اجنبی اور خاطر مین حاصل ہو ایک
حکم ایمان یا نماز یا روزہ یا تحصیل علم دین کی
تو کہتے ہین اوس سے نسبت اسلام اور دیانت
وعلم کی حاصل ہوئی اور حاصل یہ ہے کہ ظاہر
ہوا بسبب اس میل کے یہ معنی اور یہی وجود اُس کا
خاطر مین اوسکے انفاس کی مقتضیات سے اور جو
اوسکے ملنے سے محبت وعشق ظاہر ہو کہتے ہین نسبت
جذبہ اوس سے ظاہر ہوئی اور میت کے حال کی معرفت
کے واسطے یون ہو کہ مقابل قبر کے بیٹھے اور آیۃ الکرسی
ایکبار اور سورۂ اخلاص بارہ دفعہ پڑہے اور اپنی نفس کو
سب خطرون سے خالی کرے تو پہر جو کچہ اوسمین جھلکیگا تو وہ
اوسی سے ہے اور جب مرید سے کوئی بے ادبی ہو جائے
تو شیخ کو نہین مناسب کہ اوسکے سلب حال کے واسطے
کوشش کرے لیکن متوجہ ہو اپنی ہمت سے طریق معلوم
کے موافق دفع کرنے مین اوسکی ظلمت اور کدورت کے یا
اوسکو امر کرے کہ نفی و اثبات کا ذکر کرے تو اوس سے
اوسکی ظلمت جاتی رہیگی اسطرح سے کہ ملاحظہ کرے جانب نفی مین
تمام محدثات کا فنا کی نظر سے اور جانب اثبات مین
تصور کرے ذات معبود بحق کو ساتھ بقا کے ؎

فصل

(تحقیق احوال میت)

(سلب ظلمت مرید)

(فصل نفی اثبات میں)

فصل فی الآداب (آداب مرید و شیخ)

فی الآداب الظاهرة مع الحق
سبحانه هی ان یکون قائما بالاوامر و
النواهی الشرعیة ویکون دائما علی الطهارة
مستغفرا محتاطا فی جمیع الامور ویکون
متبعا لآثار السلف الصالح عاملا بها
وادب الباطن هو ان تحفظ قلبک من
خطور الاغیار سواء کان خیرا وشرا
فانهما فی الحجاب سواء وادب النبی
صلی الله علیه وآله وسلم علی هذا
القیاس وادب الاولیاء هی انک فی
مجالستهم تحفظ خواطرک ولا تتکلم
فی حضرتهم بصوت عال ولا تشتغل
فی حضورهم بصلوة النوافل وان
صلیت معهم فحسن ولا تتکلم فی اثناء
کلامهم بل لا یتکلم معهم من غیر
ان یسئلوک وکل ما یکرهونه اجعله
مکروها ولا تنظر فی بیتهم الی اسبابهم
وحوائجهم ولا یخطر ببالک رواحک
الی شیخ آخر واخذک منه بل اعتقد
ان شیخک هذا هو موصلک الی مولاک
ولا تعلق قلبک بسواه فان ذلک موجب
لتفرقتک والحاصل ان کل ما یکرهه
الطبع الانسانی فارقه وتجنبه فان
سوء الادب مع المشائخ خاصیة تقتضی
سد الطریقة وعدم وصول الفیض

آداب میں آداب ظاہرہ حق سبحانہ کے ساتھ
یہ ہین ——— کہ قایم ہووے امر و نہی شریعت
پر اور ہمیشہ طہارت سے رہے اور استغفار پڑھتا
رہے اور سب امرون مین احتیاط کرتا رہے اور
آثار سلف صالح کا پیرو اور تابع رہے اور اوسپر
عمل کرے اور باطن کا ادب یہ ہے کہ اپنے قلب کی
حفاظت کرے کہ اوسمین غیر کا خطرہ نہ آنے خواہ
نیک ہووہ یا بد ہو اسلئے کہ حجاب ہونے مین دونو
برابر ہین اور آداب نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اسی
قیاس پر ہین اور اولیاء کا ادب یہ ہے کہ اونکی مجلس
مین اپنے خطرون کی حفاظت کرے اور اونکے حضور
مین بلند آواز سے نہ بولے اور اون کے حضور مین
نماز نوافل نہ پڑھے اور اون کے ساتھ اگر پڑھے
تو بہت اچھا ہے اور اون کے کلام کے درمیان
بول نہ اوٹھے بلکہ جبتک وہ خود نہ پوچھین کچھ نہ کہے
اور جسکو وہ مکروہ جانین اوسے آپ بھی مکروہ سمجھے
اور اونکے گھر مین اونکے اسباب اور احتیاجون کیطرف
نظر نہ کرے اور دل میں یہ خطرہ نہ لاوے کہ اور شیخ کی
خدمت مین جاوے اور اوس سے فیض حاصل کرے
بلکہ یہ اعتقاد رکھے کہ یہی پیر تجھکو پہنچاوے گا تیرے مولا
کے پاس اور اپنے پیر کے سوا اور سے تعلق نہ کر کیونکہ یہ موجب
تیرے تفرقہ کا ہوگا الحاصل یہ ہے کہ جس شی کو طبیعت انسانی
مکروہ جانے اوس سے الگ ہو اور بچے اوس سے
کیونکہ بے ادبی خصوصا مشایخ کی راہ خدا کی مانع
ہے اور اس کے سبب فیض سے محروم رہتا ہے

Marfat.com

وینبغی لک ان لا یکون فی قلبک ونظرک
غیر الحق واسمه وکن دائما مع الحق لا تجد
الغفلة الیک سبیلا وما احسن ما قیل

شعر

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بخفیة
فان دمت فی ذی الحال صاحب غفلة
فانک للاسلام سد بخفوة

وحظور الاغیار من رویة الالوان و
الاشکال المختلفة ویکون ایضا من مطالعة
الکتب ومن الصحبة المفرقة فینبغی للسالک
ان یکون ایاما بغیر ملاحظة الاغیار
فی صحبة صاحب دولة تمت له السعادة
الجمعیة لتحصل له ببرکة ملکة الحضور و
الجمعیة ثم من ملکة الحضور یحصل الرضاء
والتسلیم اللذان هما نهایة العبودیة
والعبادة وکمال الاسلام فی التسلیم و
التفویض فان صاحب التسلیم لو طوق
فی رقبته طوق اللعنة کابلیس فکان
راضیا من حیث انه قضاء الحق وتقدیره کتسل
رضاه بایمانه واسلامه لان الطالب الصادق
راض بقضاء الله وقدره لا یفعل بنفسه واذا
وقع للطالب مکروه حصل التفاوت عنده
فهو عبد نفسه فان لم یحصل عنده تفاوت
کان عبده اصل کل امر واساسه

اور تجھے چاہیے کہ تیرے دل میں اور نظر میں غیر حق
اور اوسکے نام کی نہو اور ہمیشہ رہو با خدا کہ
غفلت راہ نپائے اور کیا خوب کہا ہے یہ **شعر**

اذا کنت فی الوقت عن الحق غافلا
فانت فی الکفر لکن بخفیة
فان دمت فی ذی الحال صاحب غفلة
فانک للاسلام سد بخفوة

اور غیروں کے خطرہ دیکھنے سے بہن رنگ اور
شکلین مختلف اور نیز ہوتا ہے کتابوں کے مطالعہ
سے اور ایسی صحبت سے جو تفرقہ ڈالے تو سالک
کو چاہیے کہ کچھ دنوں بلا لحاظ اغیار کے رہے کسی
ایسے صاحب دولت کی صحبت میں جسکو پوری پوری
سعادت ہو جمعیت کی کہ اوسکی برکت سے سالک
کو ملکہ حضور اور جمعیت کا حاصل ہو کیونکہ ملکہ حضور سے
حاصل ہوتا ہے رضا و تسلیم جو کہ نہایت عبودیت کے
ہیں اور عبادت کی اور اسلام کا کمال تسلیم میں ہے اور
تفویض میں کیونکہ صاحب تسلیم کے اگر گلے میں لعنت
کا طوق بھی ڈالا جاوے جیسے ابلیس کے تو وہ راضی
ہوگا اس سے اس حیثیت سے کہ وہ قضا ہی حق کی
اور تقدیر الٰہی ہے ایسا جیسے ایمان و اسلام سے
راضی ہے اس لئے کہ طالب صادق راضی ہے قضا و
قدر سے اوسکا نفس کچھ نہیں کرتا اور جب طالب کو مکروہ
پہونچے اور اوس کو تفاوت ہو تو وہ اپنے
نفس کا بندہ ہے اور جو تفاوت نہو تو وہ اوس
کا بندہ ہے۔ ہر امر کی اصل اور بنیاد

هذا فینبغی للعبد ایها السالک ان تکون دائما عبدا کما انه تعالی دائما ربا واذا کان فی مدح وذم تفاوت فعاید اصنا محبانک جملة سر الخواص والعوم قد ذکر والله الموفق الحمد لله رب العالمین والصلوٰة والتسلیم علی سیدنا محمد سید الاولین والآخرین وعلی اله واصحابه والتابعین لهم باحسان الی یوم الدین انتهی کاتب الحروف گوید که شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ احمد السهرندی را در بیان اشغال طریقه احمدیه مکاتیب ست بغایت متین از انجمله سه مکتوب که ایشان آنها را نویسانیده بجانب حضرت والد بزرگوار فرستاده بودند و بآخر آنها بخط خود این عبارت نوشته که مخدوما عرفان پناها هر سه مکتوب این خاکسار را بمطالعه گرامی مشرف سازند وانا الفقیر عبدالاحد عفی الله عنه درین رساله بعینها نقل کرده می شود۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم۔ الحمد لله علی کل حال همشیره عزیزه خدا پرست از لطائف انسانی پرسیده بودند معلوم نمایند که لطائف پنجگانه انسانی که قلب و روح و سر و خفی و اخفی باشد از عالم امر اند مقام آنها فوق العرش ست که بلامکانیست

یہ ہے۔ تو اے سالک تجھے چاہئے کہ تو ہمیشہ بندہ ہو اوسکا جیسے اللہ تعالےٰ ہمیشہ رب ہے اور جب مدح اور مذمت مین فرق ہوا تو عبادت اپنے دل کے بتون کی کرتا ہی سب سر خواص و عوام کا ذکر کر دیا گیا اور اللہ توفیق دینیوالا ہے الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والتسلیم علی سیدنا محمد سید الاولین والاخرین وعلی الہ واصحابہ والتابعین لہم باحسان الی یوم الدین انتہی کاتب حروف کہتا ہے کہ شیخ عبدالاحد بن شیخ محمد بن سعید بن شیخ احمد سہرندی کے طریقہ احمدیہ کے اشغال کے بہت عمدہ مکتوب ہین اون مین سے تین مکتوب جو اونھون نے لکھوا کر حضرت والد بزرگوار کو بہیجے تہے۔ اور اون کے آخر مین ہاتھہ سے یہہ عبارت لکہی تہی کہ مخدوما عرفان پناہا اس خاکسار کے تینون مکتوب اپنے مطالعہ سے مشرف کرنا۔

راقم فقیر عبدالاحد عفا اللہ عنہ

وہ مکتوب اس رسالہ مین بعینہا نقل کئے جاتے ہین۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

الحمد للہ علی کل حال۔ ہمشیرہ عزیزہ خدا پرست نے لطیفۂ انسانی پوچھے تہے۔ سو معلوم کرین کہ پانچ لطیفہ انسانی کہ قلب و روح و سر و خفی و اخفی ہین عالم امر سے ہین ان کا مقام فوق العرش ہی جسے لامکان کہتے ہین

(مکتوب اول از شیخ عبدالاحد صاحب)

Marfat.com

موصوف وعالم ارواح نیز آنرا گویند حق جل وعلا بکمال قدرت خویش آن لطائف را تعشق وتعلق ببدن انسانی داده ازانجا فرود آورده ہریکے را بوضعے خاص از بدن کہ مناسب آن بود جا داده است قلب را جانب چپ از سینہ بہ پستان جا داده است روح را کہ لطیف تر از قلب ست در مقابل آن بجانب راست او۔ اخفی کہ لطیف واحسن لطائف است درمیان حقیقی سینہ و سر را درمیان قلب واخفی وخفی را درمیان روح واخفی وولایت ہریکے ازین لطائف زیر قدم پیغمبر اولوالعزم ست چنانچہ ولایت قلب زیر قدم آدم است علے نبینا وعلیہ السلام وولایت روح زیر قدم حضرت ابراہیم ست علی نبینا وعلیہ السلام وولایت سر زیر قدم حضرت موسے علے نبینا وعلیہ السلام وولایت خفی زیر قدم حضرت عیسے علی نبینا وعلیہ السلام وولایت اخفی زیر قدم حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات۔

باید دانست کہ تفاوت اقدام اولیا از راہ ہمین لطائف است پس ہرکہ زیر قدم حضرت آدم ست علیہ السلام وولایت وی ولایت قلب است و وی صاحب استعداد یک درجہ ولایت است ❖

اور عالم ارواح بھی اوسے کہتے ہین حق جل وعلی نے کمال قدرت سے اپنے اون لطائف کو بدن انسان سے تعشق اور تعلق دیکر وہان سے نیچے اوتار کر ہر ایک کو ایک خاص جگہ مین انسان کے بدن مین جو اوسکے مناسب تہا جائے دی ہے قلب کو سینہ کے بائین طرف پستان مین جائے دی ہے روح کو جو قلب سے زیادہ لطیف ہی اوسکی مقابل دائین جانب اخفی کہ لطیف و احسن لطائف ہی درمیان حقیقی سینہ کے سر کو درمیان قلب اور اخفی کے۔

خفی کو درمیان روح اور اخفی کے

اور ولایت اسمین سے ہر ایک لطیفے کے زیر قدم ایک اولوالعزم پیغمبر کے ہی چنانچہ قلب کی ولایت حضرت آدم علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور روح کی ولایت حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور سر کی ولایت حضرت موسی علی نبینا علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور خفی کی ولایت حضرت عیسے علی نبینا علیہ السلام کے زیر قدم ہے۔ اور اخفی کی ولایت حضرت خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم الصلوات والتسلیمات کے زیر قدم ہے۔

جاننا چاہئے کہ اولیاء کے قدمون کی تفاوت انہین لطیفونکی راہ سے ہے تو جو زیر قدم حضرت آدم علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت ولایت قلب ہے۔ اور وہ صاحب استعداد ولایت کے ایک درجہ کا ہے۔

قلب، روح، سر، خفی، اخفی (لطائف انسانی)

Marfat.com

از درجات خمسه وکسی که زیر قدم حضرت ابراهیم
ست ولایت وی ولایت روحی است و وی را
استعداد دو درجه است از درجات خمسه وکسی
که زیر قدم حضرت موسی است ولایت وی
ولایت سری ست و وی خداوند سه درجه
است از درجات مذکور وکسی که زیر قدم
حضرت عیسی ست ولایت وی ولایت خفی
ست و وی مستعد چهار درجه است ازان
درجات وکسی که زیر قدم حضرت سرور عالم
کائنات است علیه وعلی آله الصلوٰة والتسلیمات
ولایت وی ولایت اخفی است که اعظم و اعلی
واحسن درجات ست وصاحب این ولایت
را قابلیت هر پنج درجه ولایت ست. باید
دانست که تفاوت اقدام انبیا علیهم السلام فیما
بینهم ازین راه نیست بلکه ازراه نبوت ست
پس هر که ازین بزرگواران درین راه پیش قدم
باشد همان از دیگران افضل خواهد بود چنانچه
حضرت موسی از حضرت عیسی در مقام نبوت
پیش قدم ست بنابران از حضرت عیسی
افضل آمد اگرچه در مقام ولایت حضرت
عیسی از حضرت موسی غالب ست چنانچه
بالا مفهوم گشت دیگر باید دانست که اگر مرشد
ومربی طالب صادق المشرب باشد می تواند
که وی را براه که خود قطع منازل نموده تسلیک
فرماید وبکمالات ولایت محمدی متحقق سازد

پانچ درجوں میں سے۔ اور جو حضرت ابراہیم علی نبینا
وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے اوس کی ولایت
ولایت روحی ہے اور اوس کو دو درجوں کی ولایت
کی استعداد ہے پانچوں درجوں میں سے۔ اور جو
زیر قدم حضرت موسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت
ولایت سری ہے وہ ولایت کے تین درجوں کی
استعداد رکھتا ہے درجات خمسہ سے اور جو زیر قدم
حضرت عیسی علیہ السلام کے ہے اوسکی ولایت ولایت
خفی ہے اور وہ چار درجہ ولایت کی استعداد رکھتا ہے
اون درجوں میں سے اور جو حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے زیر قدم ہے اوسکی ولایت ولایت اخفی ہے
اعظم واعلی اور احسن سب درجوں کی اور اس ولایت کے
صاحب کو قابلیت پانچوں درجوں کی ولایت ہے۔ اور جاننا
چاہیے کہ انبیا علیہم السلام کے قدموں کی تفاوت اونکی
آپس میں اس راہ سے نہیں ہے بلکہ نبوت کے راہ سے
ہے پس جو ان بزرگواروں میں سے اس راہ میں پیش قدم
ہوگا وہی دوسروں سے افضل ہوگا چنانچہ حضرت
موسی علیہ السلام حضرت عیسی علیہ السلام سے مقام
نبوت میں پیش قدم ہیں اسلیے حضرت عیسی سے
افضل ہیں اگرچہ مقام ولایت میں حضرت عیسی حضرت
موسی سے غالب ہیں جیسا اوپر لکھا گیا۔ دوسرے
یہ امر جاننا چاہیے کہ اگر مرشد ومربی طالب کا صادق
المشرب ہوگا تو اوس سے ہوسکتا ہے کہ جس رستے
آپ قطع منازل کیے ہیں اوسی راہ طالب کو بھی چلاوے
اور ولایت محمدی کے کمالات کو پہونچا سکے

Marfat.com

وآن مرید اگرچہ خود استعداد فروترین استعداد
داشتہ باشد اینجا سخن از حد زیادہ عرض وطول
دارد معذور دارند وبہر وقت دیگر موقوف
فرمایند دیگر از الوان وانوار لطایف پرسیدہ
بودند معلوم نمایند کہ ہر کس موافق کشف و
دید خود چیزے گفتہ ونوشتہ است وبران
اشیا ابتنا تعبیر وتاویل وتفسیر معاملات
نمودہ اما آنچہ از حضرت عالی درجات خود مفہوم
نمودہ در منصۂ تحریر می آرد باید دانست کہ نور قلب
نور زرد ست ونور روح نور سرخ ست ونور
سر سفید ونور خفی سیاہ ونور اخفی سبز ظاہر
از حقیقت وماہیت نفس پرسیدہ بودند معلوم
شریف باد کہ نفس خبیثہ است از عالم خلق ومحل وی
دماغ ست بالذات بشرارت وخباثت متصف
ست وخود را در رنگ لطایف لطیفۂ نفسیہ
وانمودہ است ودعوی ریاست وکیاست
کردہ بر تمامی اجزا ولطایف تصرفات فاسد
نمودہ وباغوای ابلیس پرتلبیس علیہ اللعنۃ سائر
لطایف واجزا را باوصاف ذمیمۂ خود متصف
ساختہ است واز توجہ بجناب قدس خداوندی
محروم داشتہ بخسارت ابدی ومباعدت سرمدی
رسانیدہ ہر کرا عنایت ازلی دستگیری ورہنمونی
نمود بر شرارت وخباثت وی اطلاع یافتہ
واز مکاید ومفاسد وی روی تافتہ متوجہ
بارگاہ قدس گشتہ بسعادت ابدی پیوستہ

(بیان رنگ انوار لطائف)

اور وہ مرید اگرچہ خود اپنی استعداد کمتر رکھتا ہو
یہاں سخن بہت طول وعرض رکھتا ہے کہ حد سے
زیادہ ہے معذور رکھیں اور پھر کسی وقت پر موقوف
فرمائیں اور انوار ولطایف کے رنگ پوچھے تھے
سو معلوم کریں کہ ہر شخص نے اپنے کشف ونظر کے
موافق کچھ کہا اور لکھا ہے اور اوسکے اوپر بنا تعبیر
وتاویل اور تفسیر معاملات کی رکھی ہے مگر میں نے اب جو
حضرت عالی درجات سے سمجھا ہے۔ لکھتا ہوں۔
جاننا چاہیے کہ قلب کا نور زرد ہے۔ اور روح
کا نور سرخ ہے اور سر کا نور سفید ہے اور
خفی کا نور سیاہ ہے اور اخفی کا نور سبز ظاہر ہے حقیقت
وماہیت نفس جو دریافت کی تھی آپ کو معلوم ہو
کہ نفس خبیثہ ہے عالم خلق سے اور اوس کا محل
دماغ ہے بالذات شرارت وخباثت سے متصف
ہے اور اپنے تئیں لطایف کی طرح لطیفۂ نفسیہ ظاہر
کیا ہے اور ریاست ودانائی کا دعوی کر کے تمام
اجزا ولطایف پر تصرفات فاسد کر کے شیطان
علیہ اللعن کے بہکانے سے تمام لطائف واجزا کو
اپنے اوصاف ذمیمہ سے متصف کر دیا ہے اور
درگاہ پاک خداوندی کی طرف متوجہ ہونے سے
محروم رکھ کر نقصان ابدی کو پہونچایا ہے عنایت
ازلی نے جس کی دستگیری ورہنمائی کی اوس نے
اوس کی شرارت وخباثت پر اطلاع پائی اور اونکے
فریبوں اور مفسدوں سے مونھ پھیر کر متوجہ اس درگاہ
پاک کا ہوا اور سعادت ابدی کو پہونچا:

(بیان حقیقت وماہیت نفس)

Marfat.com

وچون نفس تزکی و تطہر گردد و از اوصاف و
رذائل خود بالکل بیرون آید بر آئینه بفضل الله
سبحانه بمرتبه عظیم از ولایت و تقرب و مشاهده
و بمقام رضا مشرف می شود و از جمیع لطایف
انسانی بالادست میگردد و سیر وی از همه بلند
میرود وی را بعد حصول کمال بر تخت صدر اجلاس
میفرمایند و ریاست وکیاست لطایف وے
را می بخشند عجب سرے است اخبث الاشیاء
بعد از تطهیر و تنویر اشرف الاشیاء می گردد۔
اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات قال
علیه السلام خیارکم فی الجاهلیة خیارکم فی الاسلام اذا
فقهوا والسلام علی من اتبع الهدی +

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ الحمد لله
وسلام علی عباده الذین اصطفیٰ اما
بعد چون سالک از حجاب هستی و خویشتن پرستی
بیرون شود و دیده باطنش بکحل الجواهر معرفة
مکحل گردد لامحاله آیاتے وکراماتے که در نفس
وی بحکم وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم آیات
عظیمة افلا تبصرون ببصر البصیرة مودع است
مشاهده نماید بعد از ان بمقتضے من عرف نفسه فقد
عرف ربه بار در بارگاه قدس یابد برخے از
حقایق و آیات که در قالب انسانی تعبیه نموده اند
مذکور میگردد و بگوش هوش استماع نمایند
بدانند که انسان که عالم صغیر عبارت از ان است
مرکب از اجزاء عشره است که اصول آنها

اور جب نفس پاک و مطہر ہوجاتا ہے اور اپنے
سب وصف رذائل بالکل چھوڑ دیتا ہی البتہ الله
سبحانہ کی فضل وکرم سی بڑے مرتبہ سی ولایت اور قرب
اور مشاہدہ اور مقام رضا کی مشرف ہوتا ہی اور سب
لطائف انسانی سی بالادست ہوجاتا ہی اور اوسکی
سیر سب سے بلند ہوتی ہی اوسکو حصول کمال کے بعد تخت صدر
پر اجلاس فرماتے ہین اور ریاست وکیاست سب
لطائف کی اوسکو ملتی ہی عجب بھید ہی کہ جو سب سے
خبیث زیادہ ہی بعد پاک اور منور ہونے کے اشرف
سب سے ہوجاتا ہی۔ اولئک یبدل الله سیاتهم حسنات
فرمایا ہی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کہ خیارکم فی الجاهلیة
خیارکم فی الاسلام اذا فقهوا والسلام علی من اتبع
الهدیٰ۔ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله وسلام
علی عباده الذین اصطفیٰ۔ اس کے بعد جاننا
چاہئے کہ جب سالک اپنی ہستی اور خود پرستی سے
نکل آتا ہے اور اوسکی باطن کی آنکھ معرفت کی کحل الجواہر
سے سرمہ سا ہوجاتی ہی تو ضرور آیتین اور کراماتین
جو اوسکی نفس مین چشم بصیرت مین امانت رکھی
ہوئی ہی بموجب وفی انفسکم افلا تبصرون ای فی انفسکم
آیات عظیمة افلا تبصرون کی وہ مشاہدہ کرتا ہی اسکے
بعد بمقتضائی من عرف نفسه فقد عرف ربه بارگاه
قدس مین وصل پاتا ہی قالب انسانی مین جو حقایق
اور آیتین تعبیہ ہین کچھ اونمین سے مذکور ہوتی ہین بگوش
ہوش سننے چاہیئں لوگ انسان کہ اوسکو عالم صغیر
کہتے ہین اوس اجزاے مرکب ہے جنکی اصلین

Marfat.com

در عالم کبیر ست و عالم کبیر عبارت از مجموعہ کائنات
است چہ خلق چہ امر و پنج ازان از عالم خلق ست
کہ نفس و عناصر اربعہ است و پنج ازان از عالم امر
باشد چنانچہ اصول عناصر اربعہ در عالم خلق
موجود ست ہمچنین اصول لطائف خمسہ مذکورہ
در عالم امر کہ عبارت از فوق العرش است و
بلامکانیت معروف و متحقق ست و فوق عرش
مجید و تحت اصول دیگر قلب است و لہذا
قلب را برزخ درمیان عالم خلق و امر
فرمودہ اند چہ منتہائے عالم خلق عرش مجید
ست و باین وجہ کہ عرش مجید منتہائے عالم
خلق ست و رو بامر دارد وے را نیز برزخ
گفتہ اند و فوق اصل قلب اصل روح است
و فوق آن اصل سر و فوق ان اصل خفی و
فوق آن اصل اخفی چون حق جل و علا
خواست کہ انسان را بمقتضائے حکمت بالغہ
باین نوع ترکیب دہد بعد از تسویہ قالب
ہر یکے ازین لطائف خمسہ را تعلقے و تعشقے
باین عنصر جسمانی دادہ از فوق العرش فرود
آوردہ بمقام خاص کہ ہر یکے را بآن مقام مناسبت
بود متمکن ساختہ لطیفہ قلب را درین
مضغہ کہ در تہ پستان چپ ست و قلب
صنوبریش خوانند جا دادند و صنوبری
لقبش برائے آن کنند کہ وے مانند ثمر
صنوبر مقلوب ست و اصل الاصل این لطیفہ

عالم کبیر میں ہے اور عالم کبیر مجموعہ کائنات
ہے خلق ہو خواہ امر ہو اون دس میں پانچ تو
عالم خلق سے ہیں ایک تو نفس اور چار عنصر اور انکے
پانچ عالم امر سے ہیں جسطور چار عناصر کے اصلین
عالم خلق میں موجود ہیں اس طور لطائف خمسہ کو سمجھے
اصلین عالم امر میں جو عرش کے اوپر لامکان
مشہور ہے متحقق ہیں اور فوق عرش مجید
اور تحت اور اصول کے قلب ہے اور اسی
سبب قلب کو برزخ درمیان عالم خلق و عالم امر
کے فرمایا ہے اسواسطے کہ عالم خلق کے انتہا عرش
مجید ہے اور اسوجہ سے کہ عرش مجید عالم خلق کی انتہا ہے
منتہی ہے اور امر کی طرف منہ رکھتا ہے اوسے بھی
برزخ کہتے ہیں اور اصل قلب کی فوق اصل روح ہے
اور اوسکے فوق اصل سر اور اوسکی فوق اصل خفی اور
اوسکی فوق اصل اخفی جب حق تعالی شانہ نے چاہا کہ
انسان کو اپنی حکمت بالغہ کے مقتضا سے اس نوع
سے ترکیب دے تو بعد قالب کے تسویہ کے ان
لطائف خمسہ سے ہر ایک کو اس عنصر جسمانی سے
تعلق اور تعشق دیکر فوق العرش سے اوتار کر
مقام خاص میں جسکو جس مقام سے مناسبت تھی
متمکن کیا لطیفہ قلب کو اس مضغہ میں جو زیر
پستان چپ ہے اور اوسے قلب صنوبری
کہتے ہیں جائے دی اور اوسے صنوبری اسواسطے
کہتے ہیں کہ وہ مانند صنوبر کے پہل کے ہے جو الٹا
ہوا ہو ، اور اصل الاصل اس لطیفہ کے

Marfat.com

قدس از راہ ہمین لطیفہ خواہد بود اما بعد قطع
لطائف سابق وصاحب این مرتبہ را استعداد
حصول سہ مرتبہ است از مراتب پنجگانہ ولایت
الا بقسر من القاسر ونور این لطیفہ را سپید
(لطیفۂ خفی)
تعین فرمودہ اند ولطیفہ خفی را کہ سر الطف
ست ما بین روح و وسط جادادند واصل الاصل
این لطیفہ صفات سلبیہ تنزیہیہ است کہ فوق
شیونات ذاتیہ اند وحصول فنا این لطیفہ
وصول ہمان صفت است نور این لطیفہ را
نور سیاہ تعین نمودہ اند وولایت این لطیفہ
زیر قدم حضرت عیسیٰ است علی نبینا وعلیہ السلام
وہر کہ زیر قدم حضرت عیسیٰ است راہ وی بجناب
قدس از ہمین لطیفہ خواہد بود بعد از قطع
لطائف سابق الا بقسر من القاسر وصاحب
این مشرب را استعداد حصول چہار مرتبہ
است از مراتب پنجگانہ ولایت ولطیفہ
(لطیفۂ اخفیٰ)
اخفیٰ کہ الطف واحسن واجمل لطائف
عالم امر ست واقرب است بحضرت اطلاق
وی را در وسط حقیقی سینہ کہ مرکز ست
ومناسبت تام دارد بحضرت اجمال
جادادند واصل الاصل این لطیفہ مرتبہ
است کہ کالبرزخ ست درمیان مرتبہ
تنزیہیہ ودرمیان احدیت مجردہ وفنا
این لطیفہ ہم مربوط بہ تحت ہمان مرتبہ مقدسہ
است ونور این لطیفہ نفید را

قدس مین اسی لطیفہ کی راہ سے ہوگا مگر بعد
قطع پہلے لطیفونکے اور اس مرتبہ والیکو استعداد
تین مرتبہ کے ہونے سے مراتب پنجگانہ ولایت مین سے
الا بقسر قاسر اور اس لطیفہ کا نور سفید تعین
فرمایا ہے اور لطیفہ خفی کو کہ سب سے بہت لطیف
ہے درمیان روح اور وسط کے جادی ہے
اور اصل الاصل اس لطیفہ کے صفات سلبیہ تنزیہیہ ہے
کہ شیونات ذاتیہ کی فوق مین اور حصول اس لطیفہ کی فنا
کا اوسی صفت کا وصول ہے اس لطیفہ کا نور
سیاہ تعین کیا ہے اور اس لطیفہ کی ولایت
حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کے زیر قدم ہے
اور جو زیر قدم حضرت عیسیٰ کے ہے اُسکو راہ جناب
قدس مین اسی لطیفہ سے ہوگی بعد قطع لطائف
سابق کے مگر بقسر قاسر اور اس مشرب کے
صاحب کو استعداد حصول چار مرتبہ کے ہے
پنجگانہ مراتب ولایت مین سے اور لطیفہ
اخفیٰ کہ بہت لطیف اور احسن اور اجمل سب لطائف
عالم امر سے ہے اور بہت قریب ہے حضرت اطلاق سے
اوسکو سینہ کے وسط حقیقی مین جو مرکز ہے
اور بہت مناسبت رکھتا ہے حضرت اجمال سے
جگہہ دی ہے اور اصل الاصل اس لطیفہ کا ایک
مرتبہ ہے مثل برزخ کے درمیان تنزیہیہ
اور درمیان احدیت مجردہ کے اور اس
لطیفہ کے فنا بھی مربوط اوسی مرتبہ مقدسہ کے
تحت سے ہے اور اس لطیفہ کے نفید کا

Marfat.com

نور سبز بیان فرمودہ اند و ولایت این
لطیفہ زیر قدم حضرت رسالتپناہ است صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم و صاحب این مرتبہ عالیہ ابالذات
استعداد حصول تمام مراتب پنجگانہ ولایت است
از زبان الہام ترجمان حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ
شنیدم کہ حضرت مجدد الف ثانی روزے چنیں
گوہر فشاندند کہ ادائے صلوٰۃ صبح در وقت غلس
ستر فنا ر اخفی است باید دانست کہ عروج
لطائف خمسہ عالم امر تا دائرہ اولی ولایت کبریٰ
است کہ متضمن سہ دائرہ و یک قوس است
خواہد بود چون از ان دائرہ معاملہ بالا رود
و در دائرہ اصل و اصل الاصل سیر افتد
معاملہ بالنفس خواہد افتاد و نفس بحصول فناء
اتم و بقاء اکمل و بشرح صدر و اسلام حقیقی
و بحصول و اطمینان و بار تقا بمقام
رضا مشرف خواہد شد بعد ازان کہ سیر در
ولایت علیا افتد معاملہ باسہ عنصر یعنے
ناری۔ و آبی۔ و ہوائی خواہد افتاد و اگر
از انجا بفضل اللہ ترقی واقع شود در کمالات
نبوت سیر واقع بود معاملہ باجزا ارضی خواہد
افتاد و از انجا اگر ترقی واقع شود خواہ
در کمالات رسالت خواہ در حقائق ثلثہ یعنی
حقیقت کعبہ و حقیقت قرآن و حقیقت
صلوٰۃ معاملہ باہیئت وحدانی کہ از مجموع اجزاءُ
عشرہ عالم خلق و امر بعد ؛؛

نور سبز بیان فرمایا ہے اور اس لطیفہ کے
ولایت حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم کے زیر قدم ہے اور اس بلند مرتبہ والیکو بالذات
استعداد حصول تمامی مراتب پنجگانہ ولایت کے ہے
حضرت قطب الاقطاب سلمہ ربہ سے زبان الہام
بیان سے مین نے سنا ہے کہ ایک روز حضرت مجدد الف
ثانی نے ایسا فرمایا کہ صبح کی نماز اندھیرے مین پڑھے
تو فنا اخفی حاصل ہوتی ہے جاننا چاہئیے کہ لطائف
خمسہ عالم امر کا عروج دائرہ اولی ولایت کبریٰ
تک جو متضمن تین دائرہ اور ایک قوس کا ہے
ہوگا جب اوس دائرہ سے معاملہ ترقی کرے اور
دائرہ اصل اور اصل الاصل مین سیر کرے
نفس سے معاملہ پڑیگا اور نفس حاصل ہونیسے
پوری فنا اور کامل بقا کے اور کشادگی سینہ اسلام
حقیقی کی اور حصول اور اطمینان کے مقام رضا
کے ترقی سے مشرف ہوگا اوسکے بعد جب ولایت
علیا مین سیر ہوگی تین عنصر سے معاملہ پڑیگا یعنے
ناری۔ و آبی۔ و ہوائی سے اور اگر وہان سے
خدا تعالے کے فضل سے ترقی ہوئی تو کمالات
نبوت مین سیر واقع ہوگی معاملہ اجزاے ارضی سے پڑیگا
اور جو وہان سے ترقی واقع ہوئی تو خواہ کمالات
رسالت خواہ حقائق ثلثہ مین یعنے حقیقت کعبہ
و حقیقت قرآن و حقیقت صلوٰۃ مین
معاملہ ہیئت وحدانی سے جو مجموع اجزاء
عشرہ عالم خلق اور امر سے ہے بعد

از حصول کمالات ہر یک فرادی فرادی
حاصل شدہ خواہد افتاد بعد ازان بمعاملہ از
عقل و فہم ما و شما برتر ست اللہ سبحانہ و تعالی
بمحض عنایت بیغایت خویش ازین کمالات
بہرہ تمام عنایت فرماید انہ قریب مجیب بحمد
اللہ سبحانہ کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ باسرارہم العالیہ باین مراتب مذکورہ و
دیگر معاملات کہ نسبت باین معاملات کالسماء
من الارض بہرہ بقدر استعداد بل فوق الاستعداد
کرامت فرمود این ذرہ را از خاک مذلت
برداشتہ ہمعنان آفتاب ساختہ شکر این مرتبہ اگر
ہزار سال بصد ہزار زبان بہزاران ادا اظہار نماید
یکی از ہزار بر منصہ ظہور نیاورد فللہ الحمد و المنۃ کما
یلیق بشانہ و یحری والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ
البررۃ التقی اظہار این قسم سخنان اگرچہ موہم افتخار
و مباہات ست اما بموجب اظہار النعمۃ من
الشکر لاسیما عند الاحباء المخلصین المطلعین علی
الاسرار المشتاقین لذلک الآثار والاخبار مذکور
نمودہ شد ربنا لا تواخذنا ان نسینا او اخطانا
بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔

الحمد للہ والسلام علی عبادہ الذین اصطفی
اخوی شیخ محمد کبیر معلوم نمایند کہ قرب نوافل
عبارت ازان ست کہ سالک خود را فاعل یابد

ہونے کمالات جدا جدا ہر ایک کے پڑے گا
بعد ازان ہماری تمھاری عقل و فہم سے معاملہ
برتر ہے ۔ اللہ سبحانہ تعالی محض عنایت بے نہایت
سے اپنے ان کمالات سے بہرہ پورا عنایت
فرمائے ۔ انہ قریب مجیب اللہ سبحانہ کا شکر
ہے کہ بطفیل حضرات عالی درجات قدس
اللہ اسرارہم کے ان مراتب مذکورہ اور اور
معاملات سے جن میں ان کی نسبت زمین و
آسمان کا فرق ہے اپنی استعداد کے لایق بلکہ
استعداد سے زیادہ بہرہ کرامت فرمایا ہے
اور اس ذرہ کو خاک مذلت سے اوٹھا کر
آفتاب کی برابر کر دیا ہے ۔ اس مرتبہ کا شکر اگر
ہزار سال سو ہزار زبان سے ہزاروں طرح
سے ظاہر کرے تو ہزار میں سے ایک بھی نہ
کر سکے فللہ الحمد والمنۃ للہ کما یلیق بشانہ و یحری
والسلام علی رسولہ و آلہ و صحبہ البررۃ التقی اس
قسم کی باتوں کا ظاہر کرنے سے اگرچہ فخر و بڑائی کا
وہم ہوتا ہے لیکن بموجب اظہار النعمت من
الشکر کے خصوصا ایسے دوستوں سے جو مخلص اور
محرم اسرار اور اوسکے مشتاق ہوں اس آثار و
اخبار کے مذکور کیا گیا ربنا لا تواخذنا ان نسینا او
اخطانا بحرمۃ سیدنا محمد النبی الامی العربی صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ والسلام علی عبادہ
الذین اصطفی میرے بھائی شیخ محمد کبیر معلوم کریں کہ
قرب نوافل اسی کو کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں فاعل پائے

Marfat.com

وحق راآلت چنانچہ بی یسمع وبی یبصر اشارہ ست
بآن وقرب فرائض عبارت است ازان کہ
سالک خود راآلہ یابد وحق رافاعل چنانچہ الحق
ینطق علی لسان عمر اشارت است ازان و
این قرب ثمر فناء وجود سالک ست بخلاف
قرب سابق وجمع بین القربین آنست کہ سالک
خود را درمیان شیخ نیابد نہ فاعل نہ آلت
چنانچہ بعض اہل دل ازان مقام چنین اشارہ
نمودہ اند **مصرعہ**
عشق ست درمیانہ برما نہد بہانہ ۔ وآیہ
کریمہ ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمے
گویا مشعر بر ہر سہ مقام ست چہ مارمیت رمز
از قرب فرائض ست واذرمیت کنایہ از
قرب نوافل ولکن اللہ رمی اشارہ بر جمع
بین القربین والسلام علی من اتبع الہدی والتزم
متابعۃ المصطفے علیہ وعلی آلہ الصلوات والتسلیمات
العلی انتہب المکاتیب الثلاثۃ ودر آخر این
اوراق شیخ عبدالاحد بخط خود این فائدہ تحریر
فرمودند عادت مشایخ کرام آنست کہ سالک
مبتدی را اول بذکر قلب مشغول سازند تا جوہر
وملکہ شود بعد ازان ذکر روح فرمایند بعد ازان
ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس ومحلہا الدماغ
بعد ازان اگر خواہند ذکر سر وخفی فرمایند بعد
ازان سریان در تمام اعضا تا حصول ملکہ و
سلطان ذکر شود و بباشد کہ بر ذکر قلب وروح

اور حق کو اپنے اعضا چنانچہ بی یسمع وبی یبصر
اوسکا اشارہ ہے ۔ اور قرب فرائض اوسے
کہتے ہیں کہ سالک اپنے تئیں اعضا پاوے اور
حق کو فاعل جیسے الحق ینطق علی لسان عمر ۔ اور
سب کی طرف اشارہ ہی اور یہ قرب ثمرہ دیتا ہے
فنا وجود سالک کا بخلاف پہلے قرب کے اور جمع
بین القربین یہ ہی کہ سالک اپنے تئیں درمیان میں
کچھ نہ پاوے نہ فاعل نہ اعضا چنانچہ بعض اہل دل
نے اوس مقام سے ایسا اشارہ کیا ہی **مصرعہ**
عشق ست درمیانہ برما نہد بہانہ
اور آیہ کریمہ ومارمیت اذرمیت ولکن اللہ رمے
گویا تینوں مقام کی خبر دیتا ہے ۔ کیونکہ مارمیت
قرب فرائض سے ہے ۔ اور اذرمیت کنایہ
قرب نوافل سے ولکن اللہ رمی اشارہ جمع
بین القربین سے ہی والسلام علی من اتبع الہدے
والتزم متابعۃ المصطفے علیہ وعلی آلہ الصلوت والتسلیمات
العلی وہ تینوں مکتوب ہو چکے اور آخر میں ان ورقوں
کے شیخ عبدالاحد نے اپنے ہاتھ سے یہ فائدہ
تحریر فرمایا کہ مشایخ کرام کی عادت ہی کہ سالک مبتدی
کو اول ذکر قلب سے مشغول کرتے ہیں تا جوہر اور
ملکہ ہو جائے اسکے بعد ذکر روح فرماتے ہیں
بعد ازان ذکر اخفی بعد ازان ذکر نفس اور اسکی جاے
دماغ ہی اسکے بعد اگر چاہیں ذکر سر اور خفی فرمائیں
بعد ازان سریان تمام اعضا میں تا حصول ملکہ وسلطان
ذکر ہو جاوے اور اکثر ایسا ہی کہ ذکر قلب و روح

Marfat.com

واخفی کفایت کنند وگاہ بر قلب تنہا اکتفا نمایند اما شرط آنست کہ ذکر جوہر قلب گردد و بسا دیدہ شدہ است کہ بمجرد ذکر قلب گفتن سلطان ذکر و سریان در سایر اجزاو اعضا متحقق گردیدہ بالجملہ بقدر استعداد مبتدی سلوک باید نمود والسلام علی من اتبع الہدےٰ انتہی ما اردنا ایرادہ من کلام الشیخ عبدالاحد قدس سرہ کاتب الحروف گوید ملا محمد دلیل ذکر کردہ اند کہ بجانب امیر موسےٰ بھٹی کوٹی یکی از بزرگان خانوادہ احمدیہ این مکتوب نوشتہ بودند وامیر موسےٰ انرا استحسان کردند و یاران خود را گفتند کہ نقل آنرا نوشتہ گیرند باسمہ سبحانہ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسےٰ سلمہ ربہ سلام دوستانہ وتحیت مخلصانہ ازین فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہٗ مطالعہ فرمایند و دریوزہ گر دعوات سلامتی خاتمہ وعفو وعافیت دنیوی و اخروی شمرند فقیر چون ضعف بدن بسیار داشت ازین جہت بدانچہ مامور بود نپرداخت الحال بارے تخفیف یافتہ تحریر می نماید کہ چون طالب صادق پیش شیخ کامل ومکمل رود اول بذکر دل کہ آشیانہ او بجانب دست چپ است امر فرمایند چون این ملکہ شود بذکر روح کہ بطرف

واخفی پر اکتفا کرتے ہین اور کبھی فقط ذکر قلب پر اکتفا کرتے ہین مگر شرط یہ ہے کہ ذکر قلب کا جوہر ہو جائے اور اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ فقط ذکر قلب کہنے سے سلطان ذکر اور سریان تمام اجزاو اعضا مین متحقق ہوا ہے حاصل یہ کہ بقدر استعداد مبتدی کے سلوک چاہئے کرنا والسلام علی من اتبع الہدی تمام وہ جسکا ہمنے ارادہ کیا تھا شیخ عبدالاحد قدس سرہ کے کلام سے۔ کاتب الحروف کہتا ہے ملا محمد دلیل نے ذکر کیا ہے کہ امیر موسےٰ بھٹی کوٹی کو ایک نے بزرگون مین سے احمدیہ خانوادہ کے یہ مکتوب لکھا تھا اور امیر موسےٰ نے اوسکی بہت سی تعریف کی اور اپنے یارون سے کہا اسکی نقل لکھہ لو۔ باسمہ سبحانہ نحمدہ ونصلی ونسلم خدام ولایت پناہ ہدایت دستگاہ سیادت مرتبت نجابت منزلت میر محمد موسےٰ سلمہ ربہ سلام دوستانہ اور تحیۃ مخلصانہ اس فقیر حقیر محمد ہادی عفی اللہ عنہ کا مطالعہ فرمائین اور مانگنے والا دعا سلامتی خاتمہ اور عفو و عافیت دنیا و آخرت کا گنین فقیر کو جو ضعف بدن بہت تھا اس سبب جس کا امر ہوا تھا وہ نہ بجا لا سکا اب کچھ تخفیف پائی ہے تو لکھتا ہے کہ جب طالب صادق شیخ کامل و مکمل کے روبرو جائے اول ذکر دل کا کہ اوس کا ٹھکانا بائین ہاتھ کی طرف ہے امر فرمائین جب اسکا ملکہ ہو جائے تو ذکر روح کہ اوسکی

Marfat.com

را است اشتغال اوست دلالت فرمایند چون آن
ذکر نیز ملکہ شود می باید کہ بذکر سر کہ متصل دل
ست لیکن بیمین قلب ست حکم فرمایند و چون
آن نیز ملکہ شد بذکر خفی کہ بپہلوئے روح اما جانب
یسار روح مقام دارد مامور سازند و چون
آن نیز ملکہ شود بذکر اخفی کہ متوسط ہمہ است
و در وسط صدر جائے اوست محکوم سازند
واین جوہر اخفی از سایر جواہر عالم امر اعلی
است چنانچہ بیاید انشاء اللہ تعالے و چون
اخفا نیز بذکر گویا شود امر بذکر نفس نماید کہ
دماغ جائیگاہ اوست و چون این لطائف ستہ
متحیر بذکر شدند امر بذکر نفی و اثبات فرماید بطریق
معہود و چون بعدد بست و یکبار برسد نصابش تمام
شود و فناء قلب کہ اول قدم ست در اطوار ولایت
ظہور فرماید و فناء قلب اثر آن تجلی افعال ست کہ اصل
اوست چہ قلب افعال الٰہی ست و آن مربی ولایت
حضرت آدم ست علی نبینا و علیہ السلام پس از آن
بقاء قلب بارہ افعال ایزدی ست جل شانہ کہ
ہر ظل را با اصل خود شا ہراہ ست بالفناء فیہ
والبقاء بہ بعد از ان معاملہ فناء روح ست و
بقاء او باصل خود کہ صفات حق است و صفات مربی
ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ست علی نبینا
و علیہما السلام والصلوٰت کہ ہر دو ولایت مربوط بروح
ست و باصل اوست کہ صفات ست باعتبارات
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ست و ولایت

داہنی طرف ہے ارشاد کریں جب وہ ذکر بھی
ملکہ ہوجائے تو ذکر سر جو دل کے متصل ہے
لیکن داہنی طرف بتائیں اور جب وہ بھی ملکہ
ملکہ ہوجائے تو کہ ذکر خفی کا جو روح کے پہلو
میں ہے مگر بائیں طرف رہتا ہے مامور فرمائیں
اور جب وہ بھی ملکہ ہوجائے ذکر اخفی کا کہ سب کے درمیان
ہے اور وسط سینہ میں اوسکی جگہ ہے اسکا حکم کریں
اور یہ جوہر اخفی تمام جوہروں سے عالم امر کے اعلی
ہے چنانچہ آئیگا انشاء اللہ تعالیٰ اور جب
اخفی بھی ذاکر ہوجائے تو ذکر نفس کا حکم کریں کہ
نفس کا مقام دماغ ہے اور جب یہ لطائف ستہ
ذکر سے متحیر ہو گئے تو ذکر نفی و اثبات فرمائیں بطریق
معلوم اور جب عدد میں اکیس ۲۱ تک پہنچے اوسکی نصاب
پورے ہوگئے اور فناء قلب جو اطوار ولایت میں اول
قدم ہے ظہور فرمائی اور فناء قلب وہی تجلی افعال کا
اثر ہے جو اوسکی اصل ہے کیونکہ قلب افعال الٰہی ہے اور وہ
مربی ولایت حضرت آدم کا ہے علی نبینا علیہ السلام اسکے
بعد بقاء قلب ایک تھوڑا افعال ایزدی ہے جل شانہ اسلئے
کہ ہر ظل کو اپنی اصل سے رستہ ہے اوسمیں فنا ہونیکا
اور اوس سے باقی ہونیکا اسکے بعد معاملہ فناء روح ہے اور
اوسکے بقا اپنی اصل سے کہ حق کے صفات ہیں اور
صفات مربی ولایت نوحی و ولایت ابراہیمی ہے علی نبینا
و علیہما الصلوٰۃ والسلام کہ دونو ولایتیں مربوط روح
سے ہیں اور اوسکی اصل ہے کہ صفتیں ہیں باعتبارات
مختلفہ کہ ولایت ابراہیمی تفصیلی ہے و ولایت

Marfat.com

(بیان الاخفی)

نوح بآن مجملست ومن بعد معامله بستر ست
وفنا وبقا باصل اوست که شیون ایزدست
تعالی شانه وشیون در اصطلاح ما عبارات
سند محیه حضرت ذات تعالی را گویند که معانی
زاید برذات نباشند وصفات است انکه معانی
زاید برذات سبحانه باشند ودر خارج موجوده
باشند وه ولایت سر ولایت موسوی ست علی
نبینا وعلیه الصلوة والسلام ثم الامر بالخفی
وفناءه باصله وهو التقدیسات والتنزیهات
السبحانیه وهذه الولایة ذاتیه علیسویة
علی نبینا وعلیه الصلوة والسلام ثم
الامر بالاخفی وفناءه وبقاءه باصله وهو
شان جامع الاسماء والصفات والشئون
والاشارات والتنزیهات والتقدیسات
هذه الولاية ولاية محمدیة علی صاحبها
الف الف صلوات وسلام ومربی هذه
الولایة حقیقة الحقایق واقرب الولایات
واجمعها واعلاها واشرفها وافضلها و
مستحق للولایات الخمسة ومقتضیة لزوال
العین والاثر من المعارف وتستتبع المحبوبیة
ثم الامر بالنفس وفناءها اتم وبقاءها اکمل
ثم الامر باصولها واصول اصولها حتی ینتهی
الی الذات تعالی وتقدست هناك
لیس بالفناء بل بامر آخر

نوحی اوس سے مجمل ہی اسکے بعد معاملہ سر سے ہے
اور فنا وبقا اوسکی اصل ہے کہ شیون ایزدی ہے
تعالی شانہ اور شیون ہماری اصطلاح مین اوسے
کہتے ہین جو عبارتین حضرت ذات واجب تعالی مین
مندرج ہون کہ معانی زاید برذات نہو اور صفات سے
وہ جو معانی زاید برذات سبحانہ ہووین اور خارج مین
موجود ہووین اور ولایت سر ولایت موسوی ہے
علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام پہر معاملہ خفی سے ہے
اور اوسکے بعد فنا وبقا اوسکی اصل سے ہے اور
وہ تقدیس وتنزیہات سبحانیہ ہے اور یہہ ذاتی ولایت
ولایت عیسوی ہے علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام
پہر معاملہ اخفی سے ہے اور اوسکی فنا وبقا اوسکی
اصل سے ہے کہ وہ شان جامع اسماء وصفات
اور شیون اور اشارات اور تقدیسات وتنزیہات
ہے اور یہ ولایت ولایت محمدیہ ہے اوپر ہزار
ہزار درود وسلام اور مربی اس ولایت کا
حقیقۃ الحقایق اور اقرب الولایات اور
اجمع الولایات ہے اور اعلی اور اشرف اور
افضل ولایات ہے اور مستحق ولایت خمسہ
ہے اور اخذ کرنے والی ہے زوال عین کا
اور اثر معرفتونکا پہنچانیوالی ہے اور پہر وہی محبوبیت
کے پہر معاملہ نفس سے پڑہتا ہے اور اوسکی فنا بہت
تمام اور اوسکی بقا بہت کامل ہی پہر معاملہ اونکی اصلون
سے اور اصلونکی اصلونسے بڑہتا ہے یہانتک کہ منتہی ہوتا ہی
ذات حق تعالی تک اور وہان ترقی فنا سے نہین بلکہ

Marfat.com

(مکتوب در بیان طریقۂ احسنیہ فرع نقشبندیہ)

بام آخر بین فی موضعہ والسلام والاکرام
کاتب حروف میگوید سلوک طریقہ احمدیہ در طی
این مکاتیب فی الجملہ واضح شد حالا ابتدے
از روش طریقہ احسنیہ کہ منسوب ست بشیخ
آدم بنوری نیز درین ضمن مکتوب شیخ عبد النبی
سیام چوراسی کہ درین روزگار مقتدائے
طریقہ احسنیہ بودند وجمہور اہل این طریق را
چہ خاص وچہ عام توجہ بایشان بود۔ وجمہور
این طریق متفق اند برآنکہ ایشان را در ترتیب
سالکان بروش این طریق قدمی راسخ بود ذکر
مینماید عزیزی صالح در مکہ معظمہ ذکر کرد این
مکتوب شیخ عبد النبی ست وبنار کار ایشان
براین بود ومن عندہ کتبنا ہذا المکتوب واللہ
اعلم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ وسلام
علی عبادہ الذین اصطفی خصوصاً علی
نبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین بدان۔
ارشدک اللہ تعالے چون طریقہ احسنیہ
در طریقہ نقشبندیہ اقرب الی الوصول ست
وسالکان را تفصیل آن ضروریست پارہ
بطر اجمال درین اسطر ترقیم می یابد باید
دانست چون طالب صادق بہ توفیق
سبحانہ متوسل بعزیزی از بزرگان
این طریقہ می شود اولا او را استخارہ
می فرمایند وطریقہ استخارہ انیست
کہ بعد نماز عشا چون وقت خفتن شود

ایک اور امر ہی ہے کہ وہ اپنے مقام مین ظاہر ہوگی والسلام
والاکرام۔ کاتب حروف کہتا ہے کہ سلوک طریقہ احمدیہ کا
این مکتوبوں مین فی الجملہ واضح ہوگیا اب تہوڑی روش
طریقہ احسنیہ کی جو منسوب ہے شیخ آدم بنوری سی
ذکر کرتا ہے اس ضمن مین مکتوب شیخ عبد النبی سیام
چوراسی کا کہ جو اس زمانہ مین احسنیہ طریقہ کی مقتدا
تہے اور سب اس طریقہ والونکی کیا خاص کیا عام
اون کی طرف توجہ تہی اور جمہور اس طریقہ کے
متفق ہین اس امر پر کہ انکو سالکون کی ترتیب
مین اس طریقہ کی روش مین قدم راسخ تہا ایک عزیز
صالح نے مکہ معظمہ مین ذکر کیا یہ مکتوب شیخ عبد النبی کا
ہے اور اون کے کام کی بنا اس پر تہی ہم نے
اون کے پاس سے لکہہ لیا واللہ اعلم بالصواب
بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ وسلام علی عبادہ
الذین اصطفی خصوصاً علی نبیہ محمد وآلہ واصحابہ
اجمعین۔ جان خدا تجہکو رشیدی کرے کہ
طریقہ احسنیہ نقشبندیہ طریقہ مین بہت قریب
ہے وصول سے اور سالکون کے لئے اوسکی
تفصیل ضرور ہے تہوڑی سی بطریق اجمال
ان سطرون مین لکہے جاتے ہے۔ جاننا
چاہئے کہ جب کوئی طالب صادق اللہ سبحانہ کی
توفیق سے کسی عزیز سے اس طریق کے بزرگون
مین سے متوسل ہوتا ہے پہلے اوسے استخارہ
فرماتے ہین اور استخارہ کا طریق یہہ ہے
کہ بعد نماز عشا جب سونے کا وقت ہو ؛

Marfat.com

و تکلم معاش نماند وضو تازہ کند بعد
وضو یکصد و یکبار استغفر اللہ ربی من
کل ذنب و اتوب الیہ بصدق تمام بخواند
بہ نیت آنکہ از جمیع تقصیرات بدنی و روحی
آنچہ از من بوقوع آمدہ اند توبہ کردم و از
سر نو مسلمان شدم بعدہ برخاستہ دو رکعت
نماز استخارہ باین نیت کہ دو رکعت نماز
استخارہ میخوانم تا حق تعالی مرا بر متابعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود بواسطہ
حصول رضای پیر خود محکم دارد در رکعت اول
بافاتحہ آیۃ الکرسی یکبار و در رکعت دوم
بافاتحہ قل یا ایہا الکافرون یکبار بخواند و
بخشوع تمام خود را حاضر کند و بگریہ و زاری
پردازد بعد نماز یکصد و یکبار درود بخواند
بعدہ یکصد و یکبار کلمہ تمجید بخواند بعدہ تمام
عجز و انکسار دست برداشتہ دعا بخواند بعدہ
چون خواب غلبہ کند بر زمین بخسپد و اگر معذور
است اختیار دارد بعدہ آنچہ در خواب از بشارت
ظاہر شود پیش مرشد ظاہر کند و اگر در روز
اول بشارت نیاید تا سہ روز استخارہ میکردہ
باشد یا آنکہ بعد استخارہ نظر بر قلب خود کند
اگر قلب خود را بعد استخارہ در اعتقاد محکم
ہمچنان میباید کہ قبل ازین بود ہمین بشارت
است پس مرشد را باید کہ در خلوت تعلیم
ذکر اسم اللہ نماید کہ اسم ذاتی است

اور کچھ دنیا کا ذکر نہو تازہ وضو کرے وضو
کے بعد ایکسو ایک دفعہ استغفر اللہ ربی من کل
ذنب و اتوب الیہ بہت صدق سے پڑھے
اس نیت سے کہ تمام تقصیروں بدنی اور روحی سے
جو مجھسے ہوئی ہیں میں نے توبہ کی اور نئے سرے
سے میں مسلمان ہوا پھر اٹھکر دو رکعت نماز
استخارہ اس نیت سے کہ پڑھتا ہوں دو رکعت نماز
استخارہ کہ حقتعالی مجھکو متابعت پر اپنے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم کے بواسطہ حصول رضائے اپنے
پیر کے مضبوط رکھے پہلی رکعت میں الحمد کے
بعد آیۃ الکرسی ایکبار اور دوسری رکعت میں
الحمد کے بعد قل یا ایہا الکافرون ایکبار خوب
خشوع کے ساتھ اپنی تئیں حاضر کرے اور گریہ و
زاری کرے بعد نماز ایکسو ایکبار درود شریف
پڑھے اور ایکسو ایکبار کلمہ تمجید پڑھے پھر خوب عجز و
انکسار سے ہاتھ اٹھاکر دعا مانگے بعد اوس کے
جب نیند غلبہ کرے زمین پر سو رہے اور جو معذور
ہو تو اختیار ہے یعنے زمین پر نسوئے بعد اوسکے جو
خواب میں بشارت ہو اپنے مرشد سے ظاہر کرے اور جو پہلے
روز بشارت نہو تو تین دن تک استخارہ کرتا رہے
یا یہ کہ استخارہ کے بعد اپنے قلب پر نظر کرے اگر
اپنے قلب کو استخارہ کے بعد اعتقاد میں ویسا ہی
مضبوط پاتا ہے جیسے پہلے تہا تو یہی بشارت ہے
پھر مرشد کو چاہئے کہ خلوت میں اللہ کا نام
تعلیم کرے جو کہ اسم ذاتی ہے ::

Marfat.com

بایں طریق کہ زبان خود را بکام چسپاند
ونظر خیالی را بر قلب صنوبری اندازد ونظر
ظاہری بہ بندد ومقام قلب صنوبری زیر پستان
چپ است قدر دو انگشت ویقین بندد کہ
مضغہ لطیفہ نورانی او را ودیعت نہادہ اند
کہ قلب میگویند پس خود را متوجہ مضغہ
نماید واز بطن مضغہ اسم اللہ را جل شانہ
گویاند بہیجی کہ این اسم را غیر ذات نداند
واین ہیئت را بوسع خود در نشست و
برخاست از دست ندہد بعدہ مرشد را
باید کہ خود متوجہ قلب او شود معنی توجہ
آنست کہ ہمت خود بسوئے قلب مرید
برگمارد ودہن قلب خود را بر دہن قلب
مرید تصور نماید بہیجی کہ خطرہ دیگر را درمیان
قلب خود آمدن ندہد وبخشوع تمام بجناب
خداوند سبحانہ التجا نماید تا نور ذکر در دل
سالک قوتی پیدا کند وبجذبہ قلبی وہمت باطنی
قلب مرید را بسوی خود کشد تا یک ساعت کم وزیادہ
برین حیثیت متوجہ حال مرید باشد وارواح متبرکہ
اکابر این طریق را شامل حال خود دانستہ این
تصرف از وشان امداد داند فی الحال وفی الاستقبال
بعدہ از مرید استفسار نماید اگر خوب فہمیدہ است وآرام
یافتہ فاتحہ خواند ودست او را در دست خود گرفتہ
بیعت نماید واو را بخدا سپارد وآگاہ کند کہ این طریقہ
احسینہ در طریقہ نقشبندیہ از حضرت خلیفہ

اس طریقہ سے کہ اپنی زبان کو تالو سے لگائے
اور نظر خیالی کو قلب صنوبری پر ڈالے اور نظر
ظاہری کو بند کرے اور قلب صنوبری کا مقام زیر پستان
چپ ہے قدر دو انگشت کے اور یقین کرے کہ
مضغہ لطیفہ نورانی اوسکا امانت رکھا ہے کہ
اوسے قلب کہتے ہیں پھر اپنے تئیں مضغہ سے متوجہ
کرے اور مضغہ کے باطن سے اسم اللہ کو جلشانہ
کہوائے اسطرح سے کہ اس اسم کو سوائے ذات کے نجانے
اور اس ہئیت کو حتی المقدور اوٹھتے بیٹھتے چھوڑے
نہیں پھر مرشد کو چاہئے کہ خود متوجہ اوسکے
قلب کا ہو۔ توجہ کے یہہ معنے ہیں کہ اپنی
ہمت مرید کے قلب کی طرف لگائے
اور اپنے قلب کا دہن مرید کے قلب کے دہن
پر تصور کرے اسطرح سے کہ اور کوئی خطرہ اپنے
قلب میں نہ آنے دے اور خوب خشوع سے جناب
سبحانہ تعالے سے التجا کرے کہ نور سالک کے
دل میں قوت پیدا کرے اور جذبہ قلبی اور ہمت باطنی
سے مرید کے قلب کو اپنی طرف کھینچے ایکساعت کم وبیش
اسیطور مرید کے حال پر متوجہ رہے اور اس طریقہ کے
بزرگوں کی ارواح مبارک کو اپنے شامل حال سمجھے
اس تصرف کو اونکی امداد جانے اب بھی اور آیندہ بھی
پھر مرید سے دریافت کرے اگر خوب سمجھہ گیا ہے اور آرام
پایا ہے فاتحہ پڑہے اور اسکا ہاتھہ اپنے ہاتھہ میں
بیعت کرے اور اوسکو خدا کو سونپے اور آگاہ کردے کہ
یہ طریقہ احسینہ نقشبندیہ طریق میں حضرت سیدی

Marfat.com

زبان حضرت سیدی شیخ آدم بنوری ست قدس
اللہ سرہ العزیز بعدہ چون مرید در ذکر اسم ذات
لذت پیدا کرد تعلیم کلمہ نفی و اثبات را بطریق
مشہورہ بہ بست و یک رساند و اثر تعلقے پیدا
در دل خود یافت شکر حق تعالے بجا آرد بعدہ
تعلیم ذکر لطیفہ روحی نماید و محل آن لطیفہ در
زیر پستان راست و نور لطیفہ روحی را سفید ہمچو
بیت سفید تصور نمودہ ذکر اسم ذات را چنانچہ
در لطیفہ قلبی مرقوم شد بخشوع تمام بنمودہ باشد
و در جمیع اوقات این سبق را تکرار بیکردہ باشد
تا آنکہ مثل ذکر قلبی جمعیت و لذت اینجا نیز حاصل
نماید و گاہی بیباشد کہ سالک را درین دو لطیفہ
تجلیات روحی دہند اما باید کہ بوسع امکان
خود را مغلوب تجلی نسازد بلکہ تنزیہ او تعالے را
بنظر قلبی بتیقن محظ نماز د بعدہ تعلیم لطیفہ سری نماید
و محل مخصوص این لطیفہ در وسط سینہ است
درمیان دو پستان و بفرماید تا ذکر اسم ذات
بنہجی کہ قبل مذکور گشت بتکرار بیگفتہ باشد و
بالکلیہ خود را در جمیع اوقات برین ذکر گمارد
حتے کہ لذت و جمعیت تمام پیدا کند بعدہ تعلیم لطیفہ
خفی ہمین نہج نماید و محل مخصوص این لطیفہ در
پیشانی است و اسم ذات را درین محل بحیثیت
مذکورہ گویا ند بعد جمعیت این لطیفہ تعلیم
لطیفہ اخفی نماید و مقام این لطیفہ فوق
سر در کام سالک واقع ست بطریق مذکور

شیخ آدم بنوری کا ہے قدس اللہ سرہ العزیز
اسکے بعد جب مرید نے اسم ذات کے ذکر میں
لذت پیدا کی تعلیم نفی و اثبات کی بطریق مشہور
اکیس تک پہنچائی اور اثر دل میں اپنے پایا
شکر حق بجالائے پھر لطیفہ روحی کے ذکر کی
تعلیم فرمائی اور اوسکی جائے زیر پستان
راست ہے اور لطیفہ روحی کا نور سفید
جیسے گھر سفید تصور کرکے اسم ذات کے ذکر کو جیسا
لطیفہ قلبی میں لکھا گیا ہے خوب خشوع کیا ہو کرتا
رہے اور ہر وقت اس سبق کو پڑھتا رہے یہانتک
کہ ذکر قلبی کے مانند جمعیت و لذت یہان بھی
حاصل کرے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سالک کو ان
دو لطیفوں میں تجلیات ظاہر ہوتے ہیں مگر چاہیے کہ
تا بمقدور ان تجلیوں کا مغلوب نہو جائے بلکہ حق
تعالی کے تنزیہ کو نظر قلبی سے یقین کرے اسکے بعد تعلیم
لطیفہ سری کی کرے اور مکان خاص اس لطیفہ کا وسط
سینہ ہے دونوں پستانوں کے بیچ میں اور فرمادے کہ ذکر اسم
ذات جسطور مذکور ہوچکا ہے کرتا رہے اور
بالکل اپنے تئین ہر وقت ایسے ذکر میں رکھے یہانتک
کہ لذت و جمعیت خوب پیدا ہو جاوے پھر تعلیم لطیفہ
خفی کی کرے اسیطور سے اور اسکا خاص مکان
پیشانی میں ہے اور اسم ذات کا اوسیطرح سے ذکر یہان بھی
کرے بعد جمعیت اس لطیفہ کے لطیفہ اخفی کی
تعلیم کرے اور اس لطیفہ کا مقام سر کے
اوپر تالو میں ہے بطریق مذکور ۔۔

Marfat.com

بتکرار اسم ذات اینجا نیز لذتے حاصل کنند
ہمین بیان است حدیث قدسی را کہ فرمودہ
ان فی جسد بنی ادم لمضغة و فی المضغة
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا عزیز من
در اصطلاح ایشان این سیر را سیر لطائف گویند
اما تکرار چون این سیر تمام شود و سالک را موافق
استعداد خود اجمال یا تفصیل این سیر دست
دہد باید کہ باز او را بر لطیفہ قلبی آرند و تعلیم
یادداشت اسمی نمایند زیرا کہ پیش ازین
تکرار اسمی نبود و طریق یادداشت اسمی آنست
کہ اسم اللہ را از قلب اندرونی کہ آن نور
محض است بگوید نہجی کہ قصد تکرار نکند
بلکہ بر اسم اللہ مد دراز کشد مثل آواز آرند
مسی و ہمان یک آواز را ہر قدر کہ محافظت
تواند نگاہدارد و قطع شدن ندہد و اگر
قطع شود باز از سر گیرد و برای قوت یادداشت
اسمی نفی و اثبات را نیز با مد دراز بے حبس دم
یا با حبس دم اختیار میکنند چون این نسبت
نہجی قوت گرفت کہ در قلب خود بلکہ در جمیع
لطائف بلکہ در تمام بدن بنورانیت تمام آن
آواز محض یکسان بیابد ذکر لطائف کہ بواسطہ
جسد بود تمام شد الحال در ذکر لطائف کہ بواسطہ
الفاظ ست باید کوشید پس بعد یادداشت
اسمی یادداشت مسمی تعلیم باید کرد یعنے

یہاں بھی اسیطرح ذکر کری یہاں بھی لذت حاصل کری
یہی بیان ہے حدیث قدسی کا جو یہہ ہے۔
ان فی جسد بنی ادم لمضغة و فی المضغة
قلب و فی القلب فواد و فی الفواد سر و فی السر
خفی و فی الخفی اخفی و فی اخفی انا اے عزیز
انکی اصطلاح مین اس سیر کو سیر لطائف کہتے ہین
مگر جب تکرار سے یہہ سیر تمام ہو جاوے اور سالک کو اپنی
استعداد کے موافق اجمال یا تفصیل اس سیر کی
حاصل ہو جاوے تو چاہئے کہ پھر اسی لطیفہ قلبی پر لاوین اور
تعلیم یادداشت اسمی کی کرین اسواسطے کہ پہلے اس سے
تکرار اسمی نہی اور یادداشت اسمی کا طریقہ یہہ ہے
کہ اسم اللہ کو قلب اندرونی سے جو ایک نور محض
ہے کہے اسطور کہ قصد تکرار کا نکرے بلکہ اسم
اللہ پر مد دراز کھینچے مانند ایک تانبے کی برتن
کی آواز کے اور اوسی ایک آواز کو جہانتک
ہو سکے محافظت سے نگاہ رکھے اور قطع نہونے دے
اور جو قطع ہو جاوے تو پھر نئے سر سے شروع کرے
اور یادداشت اسمی کی قوت کیواسطے نفی و اثبات بھی
دراز مد کے ساتھ حبس دم کیساتھ یا بے حبس دم کی
اختیار کرتی ہین جب یہہ نسبت ایسی قوت پکڑے کہ اپنے
قلب مین بلکہ جمیع لطائف مین بلکہ تمام بدن مین جو نورانیت
کیساتھ اس آواز محض کو یکسان پاوے تو ذکر لطائف جو
بواسطہ جسم کے تہا تمام ہوا اب لطائف کی ذکر مین جو
بواسطہ الفاظ کے ہے کوشش کرنی چاہئے بعد یادداشت
اسمی کے یادداشت مسمی کے تعلیم کرنی چاہئے یعنے

Marfat.com

محل مخصوصہ قلب را در نظر داشتہ در اندرون
لطیفہ کہ امر نورانیست چنانچہ بالا مذکور گشت
نظر انداختہ بایمان محض حق سبحانہ تعالیٰ حاضر
بے پردہ یقین نماید اما بے کیفی و بے جہتی و جہات
ستہ را ازمیان نظر برانداز ند کہ او تعالیٰ حاضر
است بے کیف و بے جہت پس این دانست را
ہیچ وقتے از اوقات از دید و دانش مگزارد
اگر غفلت رو دہد باز حاضر این معنے گردد حتے کہ
نور مشاہدہ از سر تا پا تمام را فراگیرد و استغراق
تمام پیدا کند بنہجی کہ بجز نور حق خود را و غیر خود را
ہیچ نیابد درین نسبت اگر اشیار بغلبہ شہود
احاطہ و معیت او تعالیٰ عین حق در یابد این را
در اصطلاح این طائفہ توحید وجودی میگویند
و اگر اشیار را گم کرد و مشاہدہ جمال ذوالجلال
در ارا اشیا حاصل نمود و اشیار را از نظر انداخت
توحید شہودے میخوانند باید دانست کہ این
ہر دو مرتبہ در ولایت خاصہ کہ ولایت اولیاً
امت است رو می نماید و پیش ازین
کہ از تجلیات و غیرہ در سیر لطائف تا
یادداشت اسمی پیش می آید در ظل
ولایت اولیار بود اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اہل ظل آن ولایت
کمال تمام دارد اما ہنوز وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیا باشد سالک
را باید کہ برین تجلیات ❊ ❊ ❊

(توحید وجودی) (توحید شہودی)

مکان خاص قلب کو نظر مین رکہکر لطیفہ کے
اندرون کہ ایک امر نورانی ہے جیسا اوپر بیان ہوا
نظر ڈالکر ایمان محض سے حق سبحانہ تعالیٰ کو حاضر
بے پردہ یقین کرے مگر بے کیفی اور بے جہتی کرا ور
جہات ستہ کو نظر سے گرادیوے اور جانے کہ حق تعالیٰ
حاضر ہے بیکیف و بے جہت پس اس جاننے کو
کسی وقت اپنی دید و دانش سے نچہوڑے اگر
غفلت ہو جاوے تو پہر اس امر کو حاضر کرے یہانتک کہ
نور مشاہدہ سر سے پاؤن تک گہیر ے اور پورا استغراق
پیدا ہو ایسا کہ سوائے نور حق کے اپنی تئین اور اپنے
غیر کے تئین کچہ نپاوے وہی ایک نور حق ہی پاوے اس نسبت میں
اگر حق تعالیٰ کے احاطہ اور معیت کو شہود کے غلبہ کے
سبب اشیار کو عین حق پاوے تو اسکو انکی اصطلاح مین توحید
وجودی کہتے ہین اور جو اشیا کو گم کیا اور جمال ذوالجلال
کا مشاہدہ ورائے اشیار حاصل کیا اور اشیار کو نظر سے
گرادیا تو توحید شہودی کہتے ہین۔ جاننا چاہیئے کہ یہہ
دونون مرتبہ ولایت خاصہ مین جو کہ ولایت امت ہی
ظاہر ہوتی ہے اور اس سے پہلے جو تجلیات
وغیرہ سیر لطائف سے یادداشت
اسمی تک پیش آتی ہین اولیار کے
ظل ولایت مین ہین اگرچہ اہل ولایت
اولیا بہ نسبت اوس ولایت کے اہل ظل
کے کمال تمام رکہتا ہے لیکن ابہی وصول مطلوب
حقیقی بے تلبیس اشیار ہے سالک کو
چاہیئے کہ ان تجلیات ❊ ❊ ❊

Marfat.com

وشاہدات لذت یافتہ مستغنی نشود بلکہ طالب
ترقی شود بعدہ اگر پیر کامل خواہد بود از ورطہ
این غلبات بمحض توجہ خود مرید را بر آوردہ
در ذہن کہ از تجلیات ومشاہدات وتوجہات
بود خالی خواہد ساخت وتعلیم ما یافت این انچہ
در ذہن از حق ودون حق استقرار می یابد
وتصور می پذیرد اگرچہ لطیف والطف باشد
در پے دفع آن شود ومرات سری را از ظلمت
آنہا خالی سازد وبالکلیہ در ہمہ وقت ہمہ را
در فقدان توجہ سابقہ بر گمارد تا ہیچ در باطن
او از توجہ الی المطلوب وغیر المطلوب پیدا
نشود بلکہ بہ بے توجہی یقین صاف بمطلوب
بند وحتی کہ معلوم ہیچ نماند بجز نور یقین چون
درین معاملہ سالک تا زمانی کہ در دفع توجہات سعی است
سالک مرتبہ ولایت اخص است وچون حاجت
نفی نماند ومرات از آمد ورفت توجہات و
تصورات صاف شد وبے توجہی وبے تکلفی دست
داد وصل کمالات ولایت اخص شد اما ہنوز
توجہ وتصور این وصل معلوم نشدہ بلکہ مقصود ست
کما ذکر فی المکتوب الاول ان الولایت بالاصالت
خاصہ چہار ملک مقرب ست علیہم السلام وبتبعاً نصیبہ
اولیاء امت ست اگر مناسبت استعدادی
پیدا شود باید دانست کہ در مرتبہ
ولایت خاصہ ومی توحید وجودی
وتوحید ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

ومشاہدات سے لذت پاکر بے پروا نہو جائے
بلکہ ترقی کا طالب ہو اسکے بعد اگر پیر کامل ہوگا تو
ان غلبات کے بہنور سے محض اپنی توجہ سے مرید کو
نکال لیگا اور ذہن کو ان تجلیوں اور مشاہدوں
اور توجہات سے خالی کردیگا اور تعلیم اسکے نایافت کی
جو ذہن مین حق اور غیر حق کے قرار پکڑتی ہے اور
تصور مین آتی ہے اگرچہ لطیف والطف ہی ہو
اوسکے دفع کے درپے ہو اور آئینہ سری کو اونکے
تاریکی سے خالی کرے اور بالکل ہر وقت سب کے
فقدان مین توجہ سابقہ کے مقرر کرے تاکہ اسکے
باطن مین توجہ الی المطلوب اور غیر مطلوب سے
کچہ نہو بلکہ بے توجہی سے یقین صاف مطلوب کا
کرے یہانتک کہ معلوم کچہ نرہے بجز نور یقین کی
جب اس معاملہ مین سالک جبتک کہ توجہات کے
دفع کرنے مین ہی سالک مرتبہ ولایت اخص کا ہے اور
جب حاجت نفی کی نرہی اور آئینہ آمد ورفت توجہات
وتصورات سے صاف ہوگیا اور بے توجہی وبے تکلفی
حاصل ہوئی وصل کمالات ولایت اخص کا ہوگیا
مگر ابہی توجہ وتصور اس وصل کا معلوم نہین ہوا بلکہ
مقصود ہے جیسا ذکر ہوا پہلے مکتوب مین وہ ولایت
بالاصالت خاصہ چار ملایک مقربین علیہم السلام کا ہے اور
اولیاء امت کو تبعاً نصیب ہے اگر مناسبت استعدادی
پیدا ہو جائے ۔ اور جاننا چاہیے کہ ولایت
خاصہ کے مرتبہ مین توحید وجودی
وتوحید ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁ ❁

شہودی کہ بیان کردیم توحید وجودی از نفس
لطیفۂ قلبی برمی خیزد و توحید شہودی از نفس لطیفۂ
روحی رومی نماید و نسبت نایافت خاصہ لطیفہ
سری ست واللہ اعلم تاکرا از ہزاران بآن
نوازند ذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ
ذوالفضل العظیم۔ باید دانست کہ بعد از مرتبہ
نایافت حقیقت نایافت رومی نماید و آن
آن ست کہ چون سالک لطیفہ سری را از تخیلات
خالی ساخت و اگرچہ تخیل مشاہدہ باشد داخل
دائرہ حقیقی شدہ اما چون از حقیقت این
نسبت مطلع نیست ازین جاست کہ از
ارباب جہل ست پس اگر فضل او تعالی
بعد فضل اول دستگیری نمود یکبارگی خود را
از جمیع مراتب عنصری و نوری فوق می یابد
و می باید کہ واصل این نسبت حقیقت شود و آن
قابلیتے ست از قابلیات نور اول کہ آن نور
محمدی ست صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و نیز آن
را شہود اول مے گویند و نیز می یابد بتعلیم
مرشد یا نادری بتعلیم غیبی کہ وصول من
بامطلوب کہ در ولایت خاصہ بود بعلم خود
بود بخصوصیات علم خود در ینولا کہ مرا باین
علم نواختہ اند حصول این نعمت بہ علم او
تعالی و بخصوصیات علم او در ینولا علم از
خصوصیات خود توقف و تعقل محض ست
ہرچہ علم من می داند بخصوصیتی بہرہ از خصوصیات

شہودی کا جو ہمنے بیان کیا ہے توحید وجودی
لطیفۂ قلبی کے نفس سے پیدا ہوتی ہے اور توحید
شہودی لطیفہ روحی کے نفس سے ظاہر ہوتی ہے
اور نسبت نایافت خاصہ لطیفہ سری کا ہے واللہ اعلم
کہ کس کو ہزاروں میں سے وہ عنایت ہو ذلک
فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم جاننا
چاہیے کہ بعد مرتبہ نایافت کے حقیقت نایافت
پیش آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جب سالک نے
لطیفہ سری کو تخیلات سے خالی کیا اگرچہ مشاہدہ کا
ہی تخیل ہو دائرہ حقیقی میں داخل ہوا لیکن اس نسبت
کی حقیقت سے مطلع نہیں ہے اسی سبب سے ہے کہ وہ
ارباب جہل سے ہے پس اگر فضل الٰہی نے اوسکی
دستگیری کی ایکبارگی اپنے تئیں تمام مراتب عنصری
و نوری سے فوق پاتا ہے اور چاہیے کہ اس نسبت
کا واصل حقیقت ہو جائے اور وہ ایک قابلیت ہے نور
اول کی قابلیات میں سے اور نور اول نور محمدی ہے
صلی اللہ علیہ وسلم اور اوسے شہود اول بھی کہتے
ہیں اور مرشد کی تعلیم سے بھی پاتا ہے یا کوئی کوئی
تعلیم غیبی سے کہ میرا وصول مطلوب سے جو ولایت
خاصہ میں تھا اپنے علم سے تھا اور اپنے علم کی
خصوصیات سے۔ ان دنوں جو مجھے اس
علم سے نوازا ہے اس نعمت کا حصول خدا تعالی کے
علم اور اوسکی خصوصیات سے ہے اب میرے
علم کو اپنی خصوصیات توقف اور محض بیکاری ہے
جو کچھ میرا علم جانتا ہے ساتھ کسی خصوصیت کے حصہ

Marfat.com

علم او تعالی می داند چون فهمیده در هر وقتے جمیع
مراتب ذاتیه و صفاتیه و کمالاتیه خود درا از مظهر
ذات و صفات و کمالات او تعالے می بیند
و بجز مظهریت محض هیچ نے یابد من
لم یذق لم یدر قضیه مقرر ست
چون هر مرتبه ولایت ابتدا و وسط و انتها
دارد پس در ابتداے مرتبه علیه اخیره که
مسمی بولایت انبیاست علی نبینا وعلیهم الصلوٰت
والتسلیمات محض سعی در خلو باطن من حیث
حقیقت از یافت حق و دون حق ست و
در وسط این مرتبه خلو سیر ست و اطلاع
بر حقیقت خلو و حقیقت اطلاع ست
بر حقیقت مظهریت صفات خود مر
صفات واجبی را درین مرتبه اگرچه می داند
که بعلم او تعالے عالم هستم و بصر او بصیر
و بقدرت او تعالی قادرم الی غیر ذالک
اما هنوز حقیقت نسبت صفات با ذات
او تعالی کما حقه این عارف را مفصلاً و
علماً ظاهر نه گشته پس چون خواهد دانست که
صفات او تعالی زاید بر ذات نیند که عالم
بعلم و بصیر به بصر الی غیر ذالک توان گفت
بل ذات بذاته علیم ست و علم قابلیت ذاتیه
ذات ست و ذات بذاته بصیر ست
و بصر قابلیت ذاتیه اوست کذالک فی
جمیع الصفات بالاطلاق عینیت و

علم حق تعالی کا جانتا ہے جب سمجھ کر ہر وقت
اپنے تمام مراتب ذاتیہ و صفاتیہ و کمالاتیہ کو
ذات و صفات و کمالات حق تعالی کا مظہر
دیکھتا ہے اور سوا مظہریت محض کے کچھ نہیں
پاتا من لم یذق لم یدر قضیہ مقرر و مشہور ہے
جو کہ ہر مرتبہ ولایت کا ابتدا اور وسط اور
انتہا رکھتا ہے تو بیچ ابتدا مرتبہ بلند اخیرہ کے جسکا
نام ولایت انبیا ہے علی نبینا وعلیہم الصلوٰت
والتسلیمات فقط کوشش باطن کے خالی کرنے میں
ہے حقیقت کے رو سے یافت حق اور غیر حق کے
اور وسط میں اس مرتبہ کے خلو سیر ہے اور اطلاع
حقیقت خلو پر اور حقیقت اطلاع ہے اوپر حقیقت
اپنی مظہریت صفات کے صفات حق تعالے
کے واسطے اس مرتبہ میں اگرچہ جانتا ہے کہ اللہ
تعالی کے علم سے میں عالم ہوں اور اوس کے
بصر سے بصیر ہوں اور اوس کی قدرت سے
قادر ہوں علی ہذا القیاس مگر ابھی تک حقیقت نسبت
صفات کے ساتھ ذات حق تعالی کے کما حقہ اس
عارف کو مفصلاً اور علماً ظاہر نہیں ہوئی پس
جب جانے گا کہ صفات حق تعالی کے ذات
پر زاید نہیں ہیں کہ عالم بعلم اور بصیر ببصر
وغیرہ علی ہذا القیاس کہہ سکے بلکہ ذات بذاتہ
علیم ہے اور علم قابلیت ذاتیہ ذات کے ہے
اور ذات بذاتہ بصیر ہے اور بصر قابلیت ذاتیہ
اوسکی ہے کذالک فی جمیع الصفات بالاطلاق عینیت

Marfat.com

وغیریت باطلاق محض پس عالم حق ست خود
بنجود سبحانہ باصر حق است سبحانہ واین عارف را
بجز مظہریت تا ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ امری
دیگر نیست وبجز یقین حرف آن زبان بنہایت
این مرتبہ شرف خواہد یافت اما اجمالاً وتفصیلاً
این مرتبہ کرا نوازند۔ ذٰلک فضل اللہ یؤتیہ
من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم وای برادر ہر چند
نسبت خلو زیادہ دخل در دائرہ این ولایت
بیشتر واز کمالات نبوت انبیا علیہم الصلوٰت والتسلیمات
چگوید کہ از گفت ونوشت حقیقت این مرتبہ
بیرون اما اینقدر وامی نمایم کہ اگرچہ ولایت
انبیا ونبوت ایشان علیہم الصلوٰت ہردو در
دائرہ اصالت اند وہر دو از ظلیت مبرا
اما این قدر ہست کہ در ولایت اصول
بہ حقیقت صفات عزشانہ و در نبوت وصول
بہ حقیقت ذات ست جل برہانہ بتفاوت
درجات استعداد یہ کما قال اللہ تعالیٰ تلک
الرسل فضلنا بعضہم علیٰ بعض الحمد للہ الذی
ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق۔ ٭ ٭

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

(بیان طرق چشتیہ)

اما طریقہ چشتیہ را شعب بسیار ہست اشہر آن ہا
۳ شعبہ است۔ نصیریہ۔ وسراجیہ وصابریہ
واین فقیر را بہر یکے ازین سہ ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر از حیثیت بیعت و

وغیریت سابقہ اطلاق محض کے پس عالم حق ہے
خود بخود سبحانہ باصر حق ہے سبحانہ اور اس عارف کے
واسطے بجز مظہریت ذاتیہ وصفاتیہ وکمالاتیہ اور
کوئی دوسرا امر نہیں ہے اور بجز یقین صرف کے اس مرتبہ
نہایت سے اوسوقت مشرف ہوگا مگر اجمالاً اور اس مرتبہ
کی تفصیل سے جسکو چاہے نوازیں۔ ذٰلک فضل اللہ
یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔ ای برادر نسبت
خلو کے جسقدر زیادہ ہوگی اوسیقدر اوس ولایت
دائرہ مین دخل زیادہ ہوگا اور انبیا علیہم الصلوٰت
والتسلیمات کے نبوت کے کمالات کیا بیان کرون کہ تقریر و تحریر
سے اس رتبہ کی حقیقت زیادہ ہے مگر اسقدر ظاہر کیا
جاتا ہے کہ اگرچہ ولایت انبیا اور اُسکی نبوت علیہم الصلوٰت
دونون دائرہ اصالت مین ہین اور دونون ظلیت سے
مبرا ہین مگر اتنا ہے کہ ولایت مین وصول حقیقت صفات
عزشانہ کا ہے اور نبوت مین وصول حقیقت
ذات جل برہانہ کا ہے استعداد کے درجون کے
تفاوت کے موافق جیسا خدا فرماتا ہے، تلک الرسل فضلنا
بعضہم علیٰ بعض الحمد للہ الذی ھدانا
لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدینا
اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

اور طریقہ چشتیہ کے شعبے بہت ہین اونمین تین
بہت مشہور ہین۔ نصیریہ۔ اور سراجیہ۔ اور صابریہ
اور اس فقیر کو ان تینون سے ارتباط ہے
پس اس فقیر کو ارتباط بیعت اور

Marfat.com

تلقین و اجازت و خرقه و صحبت با والد بزرگوار
خود ست شیخ عبدالرحیم قدس سره و ایشان را
خرقه و اجازت از شیخ عظمت الله اکبرآبادی ست
عن ابیه عن جده عن الشیخ عبد العزیز
و ایضا وصیت و اجازت اشغال از جد
ابو الام خویش ست شیخ رفیع الدین
محمد عن ابیه الشیخ قطب العالم عن الشیخ
عبد العزیز عن الشیخ نجم الحق السیهنوی
عن الشیخ عبد العزیز ثم الشیخ عبد العزیز
له جهتان احدیهما عن الشیخ یوسف قاضی
خان عن الشیخ حسن بن طاهر عن السید راجی
حامد شه عن الشیخ حسام الدین الما
نکپوری عن الشیخ نور قطب العالم عن
ابیه الشیخ علاء الحق عن الشیخ سراج الدین
عثمان الاودهی عن الشیخ نظام الدین
اولیا و الثانیه عن السید عبد الوهاب
البخاری عن ابیه السید محمود عن ابیه
راجو قتال عن اخیه عن السید صدر
الدین عن السید جلال الدین
مخدوم جهانیان عن الشیخ نصیر الدین
چراغ دهلی عن الشیخ نظام الدین اولیا

وایضا

حضرت ایشان را خرقه و اجازت و صحبت بالسید
عبد الله متصل ست عن الشیخ

تلقین و اجازت و خرقه و صحبت کی حیثیت سے
انپے والد بزرگوار شیخ عبد الرحیم قدس سره سے ہے اور
اونکو خرقه و اجازت شیخ عظمت الله اکبرآبادی سے ہے اور
اونکو انپے والد سے اور اونکو انپے والد سے اونکو
شیخ عبد العزیز سے اور نیز وصیت اجازت
اشغال انپے نانا شیخ رفیع الدین محمد سے اونکو
انپے والد شیخ قطب العالم سے اونکو شیخ
عبد العزیز سے اونکو شیخ نجم الحق
سیہنوی سے اونکو شیخ عبد العزیز سے
پہر شیخ عبد العزیز کو دو جہت سے ہے
ایک شیخ یوسف قاضی خان سے اونکو شیخ
حسن بن طاہر سے اون کو سید راجی
حامد شاہ سے اونکو شیخ حسام الدین مانکپوری
سے اونکو شیخ نور قطب العالم سے اونکو
انپے والد شیخ علاء الحق سے اون کو شیخ
سراج الدین عثمان اودہی سے اونکو شیخ
نظام الدین اولیا سے اور دوسری جہت
سے سید عبد الوہاب بخاری سے اونکو انپے
والد سید محمود سے اونکو انپے والد راجو قتال
سے اونکو انپے بہائی سے اور اونکو سید صدر الدین
سے اونکو سید جلال الدین مخدوم جہانیان
سے اون کو شیخ نصیر الدین چراغ
دہلی سے اونکو شیخ نظام الدین اولیا سے اور نیز
حضرت والد کو خرقه و اجازت و صحبت
سید عبد الله سے متصل ہے شیخ

Marfat.com

ادم البنوری عن الشیخ احمد السہرندی
عن ابیہ الشیخ عبد الاحد عن الشیخ رکن
الدین عن ابیہ الشیخ عبد القدوس عن
الشیخ محمد بن عارف عن ابیہ الشیخ عارف
عن ابیہ الشیخ احمد عبد الحق عن الشیخ
جلال الدین پانی پتی عن الشیخ شمس الدین
ترک عن المخدوم علی صابر عن شیخہ وخالہ
الشیخ فرید الدین مسعود گنج شکر واین فقیر
را ارتباطے دیگر نیز ہست کہ خال گرامے
این فقیر را خرقہ دادند وفاتحہ خواندند عن ابیہ عن
جدہ عن جد جدہ عن الشیخ نظام الدین
النارنولی عن خواجہ خانو الگوالیاری عن
خواجہ اسمٰعیل بن حسین عن ابیہ خواجہ
حسن سرمست عن ابیہ خواجہ سالار
فاروقی عن شیخہ خواجہ اختیار الدین
عمر عن خواجہ محمد رساوی عن خواجہ
نصیر الدین والمذکور فی الکتاب الاخبار
الاخیار ان خواجہ خانو اخذ الطریقۃ عن
خواجہ شہاب الناکوری ویقال ان
خواجہ شہاب الدین شیخہ بالصحبۃ
والاول شیخہ بالبیعۃ واللہ اعلم
ثم الشیخ نظام الدین اولیا اخذ
الطریقۃ عن الشیخ فرید الدین
مسعود گنج شکر عن خواجہ قطب
الدین بختیار الاوشی عن الخواجہ

آدم بنوری سے اون کو شیخ احمد سہرندی
سے اون کو اپنے والد شیخ عبد الاحد سے اون
کو شیخ رکن الدین سے اون کو اپنے والد
شیخ عبد القدوس سے اون کو شیخ محمد بن عارف
سے اون کو اپنے والد شیخ عارف سے
اون کو اپنے والد شیخ احمد عبد الحق سے
اون کو شیخ جلال الدین پانی پتی سے اون
کو شیخ شمس الدین ترک سے اون کو مخدوم
علی صابر سے اون کو اپنے شیخ اور ماموں
شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے اور اس
فقیر کو ایک اور بھی ارتباط ہے کہ فقیر کے
بڑے ماموں نے اس فقیر کو خرقہ دیا اور فاتحہ پڑھی
اپنے والد سے اور اونھوں نے اپنے والد سے اور
اونھوں نے اپنے والد سے اونھوں نے شیخ
نظام الدین نارنولی سے اُنکو خواجہ خانو گوالیاری
اون کو خواجہ اسماعیل بن حسین سے اونکو اپنے
والد خواجہ حسن سرمست سے اون کو اپنے والد خواجہ
سالار فاروقی سے اونکو اپنے شیخ خواجہ اختیار الدین
عمر سے اونکو خواجہ محمد رساوی سے اونکو خواجہ
نصیر الدین سے اور کتاب اخبار الاخیار میں یوں مذکور
ہے کہ خواجہ خانو نے اخذ طریقہ کیا خواجہ شہاب ناگوری سے
اور کہتے ہیں خواجہ شہاب الدین اونکی شیخ صحبت میں
اور پہلے شیخ بیعت ہیں واللہ اعلم پھر شیخ نظام الدین اولیا
کو اخذ طریقت ہے شیخ فرید الدین مسعود گنج شکر سے
انکو خواجہ قطب الدین بختیار اوشی سے انکو خواجہ

Marfat.com

معین الدین حسن السنجری رضی
عن خواجہ عثمان ہارونی عن الحاجی شریف
زندنی عن خواجہ قطب الدین مودود
الچشتی عن ابیہ خواجہ ابی احمد الچشتی
عن ابی اسحاق الشامی عن الشیخ علو الدینوری
عن خواجہ ہبیرۃ البصری عن خواجہ
حذیفۃ المرعشی عن السلطان ابراہیم بن
ادہم البلخی عن الشیخ فضیل بن عیاض
عن الشیخ عبد الواحد بن زید عن الحسن
البصری عن سیدنا علی کرم اللہ وجہہ
سیہنہ بکسر سین وسکون تحتیہ
وفتح ہا واخران نون است
بلدہ است از مضافات دار الخلافہ دہلی
راجا بزبان ہند شاہ را گویند و سید حامد شاہ
را راجا می گفتند بطریق تعظیم بملاحظہ آنکہ
آبا و کرام ایشان ریاست دیار مانک پور
داشتند مانک پور شہری ست در پورب
و اوراکڑہ مانک پور نیز گویند اوڈھ
بفتح الف و بفتح واو و سکون دال ہندیہ
کہ اشمام ہا دارد بلدہ ست عظیم از بلاد
پورب سادات بخاریہ قبیلہ ایست عظیم
از اولاد جعفر بن علی بن الرضا رضوان اللہ
علیہم و چون جد ایشان سید جلال الدین
چندگاہ در بخارا بودہ است ایشان را جلال الدین
بخاری می گفتند و سادات بخاریہ نسبت ست

اونکو خواجہ معین الدین حسن سنجری سے اون کو
خواجہ عثمان ہارونی سے اون کو حاجی شریف
زندنی سے اون کو خواجہ قطب الدین مودود
چشتی سے اون کو اپنے والد خواجہ ابو احمد
چشتی سے اون کو ابو اسحق شامی سے اون کو
شیخ علو دینوری سے اون کو خواجہ ہبیرہ بصری
سے اون کو خواجہ حذیفہ مرعشی سے اون کو
سلطان ابراہیم بن ادہم بلخی سے اون کو شیخ
فضیل بن عیاض سے اون کو شیخ عبد الواحد بن زید سے
اونکو حسن بصری سے اونکو سیدنا علی کرم اللہ وجہہ سے
سیہنہ بکسر سین وسکون تحتیہ وفتح ہا اور آخر اوس
کے نون ایک شہر ہے دار الخلافہ دہلی کے
مضافات سے ۔ راجا ہندی زبان مین بادشاہ
کو کہتے ہیں اور سید حامد شاہ کو راجہ کہتے
تھے بطریق تعظیم کے اس لحاظ سے کہ اون
کے آبا و کرام مانک پور کی ریاست رکھتے تھے
مانک پور ایک شہر ہے پورب میں اوسکو
کڑا مانک پور بھی کہتے ہیں ۔ اوڈہ بفتح الف و
بفتح واو و سکون دال ہندی ہا سے ملی ہوئی ایک
بڑا شہر ہے پورب میں سادات بخاریہ ایک
قبیلہ ہے بڑا حضرت جعفر بن علی بن رضا رضوان
اللہ علیہم کی اولاد سے چونکہ ان کے جد سید
جلال الدین کچھ مدت بخارا میں رہے ہیں ۔
اون کو جلال الدین بخاری کہتے ہیں
اور سادات بخاریہ نسبت ہے

Marfat.com

بجلال الدین بخاری را جونامی ست ہندی مشتق از راج بمعنی بادشاہی وقتال السبب ریاضت نفس میگفتند چراغ دہلی لقب شیخ نصیر الدین ست بسبب آنکہ ایشان صاحب ارشاد بودند در دہلی

پانی پت شہریست سہ منزل از دہلی بجانب لاہور نارنول شہریست از مضافات دہلی گوالیر شہریست از مضافات اکبرآباد اوش فرغانہ قصبہ ایست از توابع اندجان سنجری بکسر سین وسکون جیم وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان سیستان را بزبان عربی سجستان وسنجر گویند واین تعریب است وابدال سین بزا از تغیرات تعریب است ظاہر نزد فقیر آنست کہ نام وطن خواجہ عثمان ہرنو است وہارونی نسبت بادست بخلاف قیاس مشہور بزبان مردم چشتی است بکسر جیم فارسیہ ملا عبد الغفور لاری بفتح جیم فارسیہ ضبط کردہ اند سمعان بکسر سین مہملہ وسکون میم وعین مہملہ در شجرات مشائخ چشتیہ شیخ علو ممشاد دینوری می نویسند ومقتضی وے آنست کہ شیخ ممشاد وشیخ علو یک شخص باشند وظاہر کلام بعضے آنست کہ درین سلسلہ شیخ علو است وآن غیر شیخ ممشاد ست علو بکسر عین مہملہ وسکون لام ہبیرہ بضم ہا وفتح موحدہ وسکون تحتیہ وفتح رائے مہملہ مرعشی بفتح میم وسکون رائے مہملہ وفتح عین مہملہ وکسر شین معجمہ نسبت

سید جلال الدین بخاری سے راجو ہندی نام ہے مشتق راج سے بمعنے بادشاہی کے اور قتال بسبب نفس کے ریاضت کے کہتے تھے چراغ دہلی لقب ہے شیخ نصیر الدین کا اسلئے کہ دہلی میں یہہ صاحب ارشاد تھے۔

پانی پت ایک شہر ہے تین منزل دہلی سے لاہور کی طرف نارنول ایک شہر ہے دہلی کے مضافات سے گوالیار ایک شہر ہے مضافات اکبرآباد سے اوش فرغانہ ایک قصبہ ہے توابع اندجان سے سنجری بکسر سین وسکون جیم وکسر رائے معجمہ نسبت بسیستان اور سیستان کو عربی زبان میں سجستان وسنجر کہتے ہیں اور یہ تعریب ہے اور بدلنا سین کا زا سے تعریب کی تغیرات سے ہے ہارونی فقیر کے نزدیک خواجہ عثمان کے وطن کا نام ہرنو ہے اور ہارونی نسبت اوس سے ہے بخلاف قیاس لوگوں کے زبانمیں مشہور چشتی بکسر جیم فارسی ملا عبد الغفور لاری نے بفتح جیم فارسی لکھا ہے۔ سمعان بکسر سین مہملہ وسکون میم وعین مہملہ مشائخ چشتیہ کے شجروں میں شیخ علو ممشاد دینوری لکھتے ہیں اور اوس کا مقتضا یہہ ہے کہ شیخ ممشاد وشیخ علو ایک شخص ہو اور بعضوں کے کلام سے ظاہر یہہ ہے کہ اس سلسلہ میں شیخ علو ہے اور وہ غیر ممشاد ہے۔ علو بکسر عین مہملہ وسکون لام ہبیرہ بضم ہا وفتح موحدہ وسکون تحتیہ وفتح رائے مہملہ مرعشی بفتح میم وسکو رائے مہملہ وفتح عین مہملہ وکسر شین معجمہ نسبت ہے

Marfat.com

بمرعش شہریست از توابع شام واین فقیر
انتساخ کرد کتاب عزیزیہ را کہ تصنیف شیخ
عبد العزیز ست واشغال واوراد صبح وشام
واوراد مواسم ورقے وعزایم در آنجا مذکور
است از خط ملا محمد شاکر کہ اعظم فضلای شہر خود
بودند در زمان خود از سائر فرزندان شیخ
عبد العزیز بزیادت وکثرت تدریس ممتاز
بودند ومطالعہ کردم عزیزیہ را در نسخہ کہ شیخ
یحیے جنیدی بخط خود از شیخ عبد العزیز
نقل کردہ بود واللہ اعلم وحضرت والد
بزرگوار قدس سرہ اجازت آن ہمہ
دادند وانتساخ کردم کتاب مفتاح الفیض
راکہ تالیف شیخ حسن طاہر است در علم
سلوک وآن کتابے است نفیس درباب
خود از نسخہ کہ پیش اولاد شاہ محمد خیالی یافتم
از تبرکات اجداد ایشان قال الشیخ عبد العزیز
فی العزیزیہ چون کسی بخواہد کہ کسے را تلقین
ذکر کند باید کہ اورا فرماید کہ روزہ دارد
اگر روز پنجشنبہ باشد اولی البعدہ اوراد دہ بار
استغفار و دہ بار درود گویاند وبگوید
ہر عبادتے کہ ہست موقت است
مگر ذکر کہ ہمیشہ شب و روز یاد حق
تعالیٰ فرض عین است کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ زکوئی یار دورے ۰ در مذہب عاشقان حرام است
وحق تعالیٰ میفرماید یذکرون اللہ قیاما و

مرعش سے کہ ایک شہر ہے توابع شام سے اور
اس فقیر نے نقل کیا ہے کتاب عزیزیہ کو جو تصنیف
شیخ عبد العزیز کی ہے اور اشغال واوراد صبح و
شام کے اور اوراد مواسم کے اور تعویذ اور دعائین
اوسمین لکھی ہین ملا محمد شاکر کے ہاتھ کی لکھی ہوئی
سے جو اپنے شہر کے بڑے فضلاؤن مین تھے اپنے
زمانہ مین اور سب فرزندون سے شیخ عبد العزیز کی
کثرت تدریس مین زیادہ اور ممتاز تھے اور عزیزیہ کا
مطالعہ کیا ہے اوس نسخہ مین جو شیخ یحیی جنیدی نے
اپنے ہاتھ سے شیخ عبد العزیز کے نسخہ سے نقل کیا ہے
واللہ اعلم اور حضرت والد بزرگوار قدس سرہ نے
اوس سب کی اجازت دی ہے اور مین نے لکھا
ہے کہ کتاب مفتاح الفیض کو جو تالیف شیخ حسن طاہر
کی ہے علم سلوک مین اور وہ اس باب مین بہت نفیس
کتاب ہے اوس نسخہ سے جو شاہ محمد خیالی کی اولاد کے
پاس پایا مین نے تبرکات اجداد سے اونکے کہا ہے
شیخ عبد العزیز نے عزیزیہ مین کہ جب کوئی چاہے کہ
کسی کو ذکر تلقین کرے تو چاہئے کہ اوسکو فرمائے
کہ روزہ رکھے اگر روز پنجشنبہ ہو تو بہت اچھا ہے
اوسکے بعد اوس سے دس دفعہ استغفار اور دس
دفعہ درود شریف پڑھوائے اور کہے جو عبادت
کہ ہے سب کے واسطے وقت مقرر ہے مگر ذکر کہ ہمیشہ
رات دن یاد حقتعالی فرض عین ہے کہ العطلۃ حرام
یک لحظہ زکوئی یار دورے ۰ در مذہب عاشقان حرام است
اور حق تعالی فرماتا ہے یذکرون اللہ قیاما و

([illegible] حضرات چشتیہ)

Marfat.com

قعوداً و علیٰ جنوبهم یعنے یاد کنند حق
تعالیٰ را استاده و نشسته و پهلو غلطیده پس
آدمی ازین سه حال خالی نیست یا بدل یا بزبان
یاد حق لازم ست پس چون ذکر این چنین
عبادتے و حرفتے که اصلا ساقط نے شود
استاد باید که او را بیاموزد و گوید که دل چپ
سینه است بصورت صنوبر لقاست و دو در
دارد یکے بالا و دوم پائین و هر دو در بسته
شده اند برای کشادن در بالا ذکر جهر میفرمایند
و برای کشادن در پائین ذکر خفی یا حبس
نفس مے فرمایند و مثل دل همچو آئینه
است که زنگار گرفته است پس صیقل گری
باید که آنرا ان هنر آموزد و الا آئینه
را خراب سازد و قال رسول الله صلی الله
علیه و اله و سلم لکل شیٔ مصقلة و
مصقلة القلب ذکر الله تعالیٰ و یا مثال
دل همچو سنگ آهنی است که از و آتش
بدر می آید پس چون آهن زدن و کشیدن
آتش بیاموزد پس آتش بیرون آید و الا
بشکند و مقصود حاصل نه شود و الغرض
از مرشد چاره نیست چنانچه حضرت
امیر المومنین علی کرم الله وجهه از حضرت
رسالت پناه صلی الله علیه و آله و سلم سوال
کردند که یا رسول الله دلنی الی اقرب الطریق
الی الله و افضلها عند الله و اسهلها

قعوداً و علیٰ جنوبهم یعنے الله تعالےٰ کا
ذکر کریں کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے تو
آدمی ان تین حال سے خالی نہیں یا دل ہی یا زبان
سے حق کی یاد لازم ہے تو جب ذکر ایسی عبادت
اور حرفت ہے کہ ہرگز ساقط نہیں ہوتی اوستاد
کو چاہیے کہ اوسکو سکھلائے اور بتائے کہ دل
سینہ کے بائیں طرف ہے صنوبر کی صورت اور
اوسکے دو دروازہ ہیں ایک اوپر کو ایک نیچے کو
اور دونو دروازہ بند ہیں اوپر کا دروازہ کھلنے
کو ذکر جہر فرماتے ہیں اور نیچے کے دروازہ کھلنے
کو ذکر خفی یا حبس نفس فرماتے ہیں اور دل کی
مثال مثل اوس آئینہ کے ہے جسے زنگ لگ گیا
ہے اس کے واسطے صیقل کرنیوالا چاہیے کہ اوسکو
وہ ہنر سکھلائے اور نہیں تو آئینہ خراب
ہو جائے گا فرمایا رسول الله صلے
الله علیہ و الہ و سلم نے :
لکل شیٔ مصقلة و مصقلة القلب ذکر
الله تعالیٰ یا دل کی مثال چقمق کی ہی جس سے آگ نکالتے ہیں
تو جب لوہا پتھری پر مارنا سیکھے اور آگ نکالنی سیکھے تو آگ نکلے
اور نہیں تو توڑ ڈالے اور مطلب نہ آئے غرضکہ مرشد بغیر
گذارہ نہیں چنانچہ حضرت امیر المومنین علی کرم الله وجہہ نے
حضرت رسالت پناہ صلی الله علیہ و آلہ و سلم سے سوال کیا
یا رسول الله دلنی الی اقرب الطریق
الی الله و افضلها عند الله و اسهلها
بعبادہ

Marfat.com

لعبادہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
والہ وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی
الخلوۃ فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف
اذکر یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات فالنبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلاث مرات
وعلی سیمع ثم قال علی کرم اللہ وجہہ
لا الہ الا اللہ ثلاث مرات بنبی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم سیمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ
حتی وصل الی کومنا ھذا الیس بگوید او ساکہ مربع
بنشیند بطریقے کہ رگ کیماس بگیرد بدو انگشت
یعنے زانگشت پای راست وانگشتے کہ برابر
وے است زیرا کہ دریں گرفتن دو فائدہ
است یکے نفی خواطر دوم حرارت دل و این
ہر دو مطلوب اند وہمچنین نشیند کہ چنانچہ در
نماز می نشیند وخود پشت بطرف کعبہ کند و
او را پیش خود بنشاند و بگوید مخرج لا الہ الا اللہ
زیر ناف باید و مد دراز کشد و نفی ماسوی
اللہ تعالی کند کہ نیست ہیچ معبودی و مقصودے
وموجودے مگر حق تعالی مبتدی را ارادہ عوام
بگوید کہ نیست ہیچ معبودے ومتوسط را ارادہ
خواص بگوید کہ نیست ہیچ مقصودے ومنتہی
را ارادہ اخص الخواص بگوید کہ نیست ہیچ موجودے

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ
وسلم علیک بملازمۃ الذکر فی الخلوۃ
فقال علی کرم اللہ وجہہ کیف اذکر
یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم غمض عینیک واسمع
منی ثلاث مرات بنبی صلی اللہ علیہ والہ
وسلم قال لا الہ الا اللہ ثلث مرات وعلی یسمع ثم
قال علی کرم اللہ وجہہ لا الہ الا اللہ ثلث مرات والنبی
صلی اللہ علیہ والہ وسلم سیمع ثم لقن علی
کرم اللہ وجہہ الحسن البصری رضی اللہ عنہ حتی
وصل الی یومنا پھر سکھایا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت حسن بصری رضی کو یہاں تک کہ ہمارے زمانہ تک پہنچا پس بیٹھے
اوسے کہ چار زانو بیٹھے بطور کہ رگ کیماس پکڑے دو انگلیوں
سے یعنی داہنے پاؤں کے انگوٹھے اور اوسکے برابر کے
اونگلی سے اسواسطے کہ اس طور پکڑنے مین
دو فائدے ہین ایک خطرونکی نفی دوسرے دلکی
حرارت اور یہ دونو مطلوب ہین اور یا اسطرح بیٹھے
جیسے نماز مین بیٹھتے ہین اور خود کعبہ کی طرف پشت
کرے اور اوسکو اپنے سامنے بٹھائے اور کہوا ور
نکالے زیر ناف سے لا الہ الا اللہ مد دراز کے ساتھ
اور نفی ماسوی اللہ کی کرے کہ نہین ہے کوئی معبود
مقصود وموجود مگر حق تعالی مبتدی کو ارادہ
عوام بتائی کہ نہین ہے کوئی معبود اور متوسط کو
ارادہ خاص کہ نہین ہے کوئی مقصود اور منتہی کو
ارادہ اخص الخواص کہ نہین ہے کوئی موجود

Marfat.com

سجدے کہ خود را نیز نفی کند و تا کتف راست
برساند کہ آں اشارت می کند کہ غیر حق تعالیٰ را
از دل کشیدیم و پس پشت می اندازیم باز دم جدید
شدہ الا اللہ را بر دل ضرب شدید کند تا سنگ
معنوی شکستہ گردد و وقت اثبات مطلوب با خود
داند بلکہ یافت تصور کند بلکہ یقین بداند کہ ہمو
اثبات می کند و خود را از میان بکشد ؎

یار آمد در میان ما از میان برخاستیم

اما مقصود کلی آنست کہ فہم معنے کلمہ در دل
البتہ باید تا تحت وعید در نیاید من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
علینا اھتز عرشی غضبا مطلوب دیگر
آنست کہ صورت مرشد پیش خود تصور کند
بعدہ ذکر گوید الرفیق ثم الطریق در حق
ایشان است و برائی نفی خواطر اثری تمام
دارد بلکہ حضرت سلطان الموحدین و
برہان العاشقین حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق
والشرع والدین مخدوم مولانا قاضی خان
یوسف ناصحی قدس اللہ سرہ العزیز
چنین می فرمودند کہ صورت مرشد کہ
ظاہرا دیدہ شود مشاہدہ حق سبحانہ وتعالیٰ
است در پردہ آب و گل واما صورت
مرشد کہ در خلوت نمودار می شود آن مشاہدہ
حق تعالیٰ سب بے پردہ آب و گل کہ ان اللہ
خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

یہانتک کہ اپنی بھی نفی کرے اور داہنے مونڈھے
تک پہنچائے اور وہ ارادہ کرے کہ غیر حق تعالیٰ
کو ہمنے دل سے نکالدیا اور پس پشت پھینکا پھر
دم نیا لے الا اللہ کی ضرب سخت زور سے دل پر
لگائے کہ بت باطن کا ٹوٹ جائے اور وقت
اثبات کے مطلوب کو اپنے ساتھ جانے بلکہ پالیا تصور
کرے بلکہ یقین جانے کہ وہی اثبات کرتا ہے
اور اپنے تئیں درمیان سے نکالدے ع

یار آمد درمیان ما از میان برخاستیم

مگر مقصود کلی یہ ہے کہ کلمہ کے معنے دل میں ضرور
ہوں تا اس وعید میں نہ آجائے کہ من ذکرنی
بالغفلۃ ذکرتہ باللعنۃ واذا ذکر عبدی
علینا اھتز عرشی غضبا اور یہ مطلوب ہے کہ مرشد
کی صورت اپنے سامنے تصور کرے اوسکے بعد
ذکر کرے الرفیق ثم الطریق انہیں کے حق میں ہے
اور نفی خطرات کے لئے بہت اثر رکھتی ہے بلکہ
حضرت سلطان الموحدین و برہان العاشقین
حجۃ المتوکلین شیخ جلال الحق والشرع والدین
مخدوم مولانا قاضیخان یوسف ناصحی قدس
اللہ سرہ العزیز فرماتے تھے کہ صورت مرشد کہ
ظاہر دیکھی جاتی ہے مشاہدہ حق سبحانہ تعالیٰ کا ہے
آب و گل کے پردے میں اور جو صورت مرشد
کہ خلوت میں نمودار ہوتی ہے وہ مشاہدہ حق
سبحانہ تعالیٰ کا ہے بے پردے آب و گل کے
کہ ان اللہ خلق آدم علی صورۃ الرحمن ومن

Marfat.com

رأنی فقد رأی الحق درحق او درست شدہ است

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

و نیز حضرت میفرمودند کہ چہار ہزار پیر طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین اجماع کردہ اند کہ وصول حق تعالی بدو چیز میشود یکی ذکر دوم گرسنگی باز فرمودند کسیکہ ذکر جلی اختیار کند اورا بسیار گرسنگی حاجت نیست بلکہ بمقدار ربعے از شکم خالی دارد و روغن بخورد تا مغز خشک نشود وخلل دماغ پیدا نیاید و چون از ذکر جلی فارغ شود یا مانعے پیش آید بذکر خفی کہ پاس انفاس است مشغول شود و دوام شغل مبتدی ہم بذکر خفی کہ پاس انفاس است میسر می آید و طریق او آنست کہ ہر دمے کہ خارج می شود لا الہ بگوید و ہر دمے کہ داخل میشود الا اللہ تصور کند و این دم را ربط بدل است و بسبب آن دل ذاکر میگردد کہ فردائی قیامت پرسیدہ خواہد شد کہ دمہارا کجا صرف کردی پس اگر در یاد حق تعالی صرف کردہ باشد خلاص یابد۔

شعر

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
پند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
آنگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

رأنی فقد رأی الحق اسکے حق مین درست ہوا ہے

شعر

گر تجلی ذات خواہی صورت انسان ببین
ذات حق را آشکارا اندر و خندان ببین

اور یہ بھی فرماتے تھے کہ چار ہزار پیران طریقت رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے اسپر کہ وصول حق تعالے کا دو چیز سے ہوتا ہے ایک ذکر دوسرے بھوکے رہنا پھر فرمایا جو شخص ذکر جلی کرتا ہے اوسکو بہت بھوکے رہنے کی حاجت نہین ہے بلکہ چوتھائی پیٹ خالی رکھے اور گھی کھائے کہ مغز خشک نہ ہو جائے اور دماغ مین خلل نہ آجائے اور جب ذکر جلی سے فارغ ہو یا کوئی مانع پیش آئے تو ذکر خفی سے کہ وہ پاس انفاس ہے مشغول ہو اور دوام شغل مبتدی کو بھی ذکر خفی سے کہ پاس انفاس ہے میسر ہوتا ہے اور اوسکا طریق یہ ہے کہ جو دم کہ خارج ہو لا الہ کہے اور جو دم داخل ہو الا اللہ تصور کرے اور اس دم کو دل سے ربط ہے اور اوسکے سبب دل ذاکر ہو جاتا ہے فردائے قیامت کو پوچھا جائیگا کہ اپنے دم کہان صرف کئے تو جو یاد حق تعالے مین صرف کئے ہونگے خلاصی پائیگا۔ **شعر**

ہر یک نفس کہ میرود از عمر گوہری ست
کانرا خراج ملک دو عالم بود بہا
پند کاین خزانہ دہی رائگان بباد
آنگہ روی بخاک تہیدست و بینوا

Marfat.com

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ میگوید کہ ذکر منشور ولایت
است ہر کرا توفیق بر ذکر دادند بدرستیکہ منشور
بدو دادند یعنی بتشریف ولایت انتم اولیاء
حقا مشرف گردانید و از ہر کہ ذکر سلب کردند
بدرستیکہ اورا از مقام ولایت معزول کردند
این چنین در باب ذکر گفتہ اند کہ ذکر خدا تعالی
تیغ مریدان ست چون ہمت بر ہلاک دشمن
گمارند و یا دفع بلیہ خواہند و دل بران گمارند
آن دشمن ہلاک شود و آن بلا دفع شود قال
اللہ تعالی واذکر ربک اذا نسیت
یعنی یاد کن پروردگار خود را وقتیکہ فراموش
کنی نفس خود را و فراموشی نفس در مخالفت
اوست باید کہ نفس خود مخالفت کند کہ
سر ہمہ عبادتہاست زیرا کہ ہیچ دشمن قوی
تر ازو نیست کما قال المشائخ
رحمہم اللہ مخالفۃ النفس راس
العبادۃ و موافقۃ النفس اساس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

ازینجاست کہ بزرگے فرمود صد ہزار
رمہ گرگ گرسنہ در رمہ گوسفندان آن
نکند کہ یک شیطان کند و صد ہزار شیطان
آن نکند کہ یک ہمنشین بد کند و صد ہزار ہمنشین
بد آن نکند کہ یک نفس در تن آدمی زاد کند

ابو علی دقاق رحمۃ اللہ علیہ نے کہا ہے کہ ذکر
منشور ولایت ہے جسکو ذکر کی توفیق ملے اوسکو
منشور ولایت ملگیا یعنی خلعت ولایت انتم اولیاء
حقا سے مشرف ہوگیا اور جس سے توفیق ذکر
کی سلب کرلے بیشک اوسی مقام ولایت سے معزول
کیا ایسا ذکر کے باب میں فرمایا ہی کہ ذکر خدا تعالی
مریدونکی تیغ ہے جب دشمن کی ہلاکت کی ہمت کرین
یا دفع بلا چاہیں اور اوسطرف دل لگائیں دشمن
ہلاک ہوجائیگا اور دفع بلا ہوجائیگی قال اللہ
تعالی واذکر ربک اذا نسیت یعنے یاد کر اپنے پروردگار
کو جسوقت کہ فراموش کرے تو اپنے نفس کو اور نفس
کی فراموشی اوسکی مخالفت میں ہی چاہئے کہ اپنے
نفس سے مخالفت کرے کہ سب عبادتونکی سردار
ہے اسواسطے کہ کوئی دشمن اوس سے زیادہ
قوی نہیں ہے جیسا فرمایا ہے مشائخ رحمہم اللہ تعالے
نے مخالفۃ النفس راس العبادۃ و
موافقۃ النفس راس الکفر

شعر

گر حیات خوب خواہی نفس را گردن بزن
زانکہ از نفست قوی تر ہیچ دشمن وار نیست

اسی سبب سے ایک بزرگ نے فرمایا ہے
کہ سو ہزار بھوکے بھیڑیونکا ریوڑ بکریونمیں ایسا
نقصان نہیں کرتا جیسا کہ ایک شیطان کرتا ہے
اور سو ہزار شیطان ایسا نہیں کرتے جیسا ایک
برا ہمنشین کرتا ہے اور سو ہزار بُرے ہمنشین ایسا
نہیں کرتے جیسا ایک نفس آدمی کے جسم مین

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم
الاکبر ہمبرین معنے بزرگے نیز فرمودہ

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر ور گہہ دل زدیو غوغاست ہنوز

قال اللہ تعالی فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے
یاد کنید خدائے عزوجل را یاد کردنی بسیار
پس یکے از خصائص ذکر آنست کہ ہیچ وقتی
منع نیست بلکہ ہمہ اوقات ماجور است
نقل است از حضرت بندگی شیخ عبد اللہ
قدس سرہ العزیز کہ مرا فرمودند کہ پیر
دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین
حاجی قدس سرہ العزیز می گفتند کہ
اوائل ذکر جہر دو از دہ سال گفتم از شام
تا صبح و از صبح تا شام فائدہ کہ در ذکر یافتم
در ہیچ عبادت نیافتم چون ختم قرآن میکردم
کمتر از سہ ختم نمیکردم و چون نماز می گذاردم
کمتر از ہزار رکعت نگذاردم و چون دعوات
اسماء میکردم کمتر از لک بار نخواندم فاما
ثمرہ کہ در ذکر دیدم در ہیچ از نہا ندیدم
و می باید کہ ذاکر از گناہان توبہ کند تا
بزبان و دل آلودہ نام حق تعالی نگیرد زیرا کہ
وحی کردہ شد سوئے موسی کہ بگو گنہگاران
امت خود را کہ یاد کنید شما مرا بہ آلودگی پس
بدرستیکہ من سوگند خوردہ ام بر ذات خود

قال المشایخ رحمہم اللہ النفس ھی الصنم الاکبر
اسی معنی مین کسی بزرگ نے یہی فرمایا ہے

شعر

تا یک نفس از نفس تو پیداست ہنوز
بر ور گہہ دل زدیو غوغاست ہنوز

فرمایا اللہ تعالی نے فاذکروا اللہ ذکرا کثیرا یعنے اللہ
کو یاد کرو یاد کرنا بہت پس ذکر کے خصائص
مین سے ہے یہ بھی کہ کسی وقت منع نہین بلکہ سب
وقت ثواب پاتا ہے نقل ہے حضرت بندگی
شیخ عبد اللہ قدس سرہ العزیز سے کہ مجھسے فرمایا
کہ پیر دستگیر بندگی حضرت شیخ قطب الدین حاجی
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ ذکر جہر بارہ برس
صبح سے شام تک اور شام سے صبح تک کہا مینے جو
فائدہ مینے ذکر مین پایا وہ کسی عبادت مین نہین
پایا جب مین ختم قرآن شریف کرتا تھا تو تین سے
کم نہ کرتا تھا اور نماز پڑہتا تھا ہزار رکعت سے کم نہین
پڑہتا تھا اور جب دعوات اسما کرتا تھا ایک لاکھ
بار سے کم نکرتا تھا مگر جو ثمرہ و فائدہ ذکر مین
دیکھا ایسا اونمین کسی مین نہ دیکھا اور چاہئے
کہ ذاکر گناہون سے توبہ کرے تاکہ زبان
اور دل آلودہ سے حق تعالے کا نام نہ لے
اس لئے کہ حضرت موسے علیہ السلام کو
وحی کی گئی کہ اپنی امت کے گناہگارون
سے کہو کہ مجھے آلودگی سے نہ یاد کرین
مینے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے

Marfat.com

بدرستیکہ کسے کہ یاد کند مرا بہ غفلت یاد
کنم من اورا بہ لعنت پس چون گناہگاران
یاد کنند مرا بغفلت من یاد کنم ایشان را
بہ لعنت این وعید است در حق گناہگاری
کہ غافل نباشد پس چگونہ حال باشد چون
جمع شود غفلت و عصیان کذافی احیاء العلوم
گفت ابویزید رحمۃ اللہ تعالے روزے
مریاران خودرا یاقیماندم امشب تا صبح
کوشش کردم آنکہ لا الہ الا اللہ بگویم پس
قدرت نیافتم بد وگفتہ شد چرا گفت بایزید
یاد کردم کلمہ کہ گفتہ بودم در کودکے
یاد آمد مرا وحشت آن پس منع کرد مرا از
قول لا الہ الا اللہ و چہ عجب تر است از کسیکہ
یاد میکند اللہ تعالے را وحال آنکہ او موصوف
باشد بچیزے از صفات بشریہ کذا فے
العوارف

شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ مراقبہ فرمایند بگوید کہ مراقبہ مشتق از
رقیب است بمعنی رقیب نگہبان ست یعنی پاسبانی
دل کند غیر حق را در دل جانداہہ رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تانیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکان را فرض دان

کہ جو مجھے غفلت سے یاد کرے مین اوسکو
لعنت سے یاد کرون تو جو گناہگار مجھے غفلت
سے یاد کرینگے مین اونکو لعنت سے یاد
کرون گا یہ وعید ہے اون گناہگارون کے
حق مین جو غافل نہین تو کیا حال ہوگا اونکا جو
غافل بھی ہون اور گناہگار بھی ہون کذا فی
احیاء العلوم ابویزید رحمۃ اللہ علیہ نے
ایک روز اپنے یارون سے کہا کہ آج شب کو
مین نے صبح تک کوشش کی کہ لا الہ الا اللہ
کہون مین مگر مجھے قدرت نہوئی یارون نے
کہا کیون کہا مینے لڑکپن مین تو ایک کلمہ کہا تھا وہ یاد
آگیا اوس سے وحشت ہوئی اور اوس نے نہ
کہنے دیا لا الہ الا اللہ اور کیا تعجب ہے اُس
شخص سے جو اللہ تعالے کو یاد کرے اور
حالانکہ موصوف ہو کسی صفات بشریہ سے
کذا فی العوارف ۔ شعر

ہزار بار بشستم دہن زمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبیست

بعدہ اوسے مراقبہ فرمائین اوس سے کہین کہ مراقبہ
مشتق رقیب سے ہے رقیب کے معنے نگہبان ہے یعنی
دل کی پاسبانی کرے کہ دل مین غیر حق کو جانے نہ دے رباعی

پاسبان دل شو اندر کل حال
تانیابد ہیچ دزد آنجا مجال
ہر خیال غیر حق را دزد دان
این ریاضت سالکانرا فرض دان

Marfat.com

پس بدل اندیشد اللہ حاضری
اللہ ناظری اللہ شاہدے اللہ معی ہمیشہ
حق تعالی را با خود و خود را با حق تعالی داند
جدائی از خدا محال ست قال اللہ تعالی وفی
انفسکم افلا تبصرون یعنی در دلہاے
شماست پس چرا نمی بینید چہ حق تعالے
لطیف مطلق است ہر چند لطافت بیشتر
احاطت بیشتر قال اللہ تعالے الا انہ بکل
شیء محیط یعنی دانا و آگاہ باش بدرستیکہ
آن حق تعالی بہر شے محیط است چنانچہ
احاطت روح با جسد کہ ہیچ جزوے از اجزای
جسد نیست کہ روح با آن نیست با آن
ہم نہ متصل است نہ منفصل نہ خارج
است و نہ داخل فائدہ چون خواہد کہ
اربعین بنشیند بباید کہ چون پای راستا
درون حجرہ بنہد تعوذ و تسمیہ بگوید و
وقل اعوذ برب الناس سہ بار بخواند پس
پائے چپ درون حجرہ نہد و بگوید انت
ولیئی فی الدنیا والآخرۃ کن لی کما کنت
لمحمد علیہ السلام وارزقنی محبتک اللہم
ارزقنی حبک فی شغفی واجذبنی بجلالک
وجمالک واجعلنی من المخلصین اللہم
امح نفسی بجذبات ذاتک یا انیس من لا
انیس لہ رب لا تذرنی فردا وانت
خیر الوارثین

پس دل میں خیال کرے اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ شاہدی
اللہ معی ہمیشہ حق تعالی کو ساتھ اپنے اور اپنے تئیں ساتھ
حق تعالی کے جانے جدائی خدا سے محال ہے قال اللہ تعالی
وفی انفسکم افلا تبصرون یعنی تمہارے دلوں میں ہی کیوں نہیں دیکھتے
اسلئے کہ حق تعالی لطیف مطلق ہے جسقدر لطافت زیادہ اسی قدر احاطت
زیادہ قال اللہ تعالی الا انہ بکل شیئ محیط یعنی
اگاہ ہو کہ تحقیق حق تعالی ہر شے کا محیط ہے
جیسے روح کا احاطہ جسم کے ساتھ ہے کہ جسم کا
کا کوئی جزو ایسا نہیں کہ روح ساتھ اوس کے
نہیں ہے باوجود اُس کے نہ متصل ہے نہ منفصل
ہے نہ خارج ہے نہ داخل ہے۔

فائدہ۔ جب چاہے کہ چلہ میں
بیٹھے چاہئے کہ جب دایاں پائوں حجرہ
میں رکھے اعوذ اور بسم اللہ کہے اور قل
اعوذ برب الناس تین دفعہ پڑہی
پھر بایاں پائوں حجرہ میں رکھے۔
اور کہے انت ولیئی فی الدنیا والآخرۃ
کن لی کما کنت لمحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام
وارزقنی محبتک اللہم ارزقنی حبک فی
شغفی واجذبنی بجلالک وجمالک واجعلنی
من المخلصین اللہم امح نفسی بجذبات
ذاتک یا انیس من لا انیس لہ رب
لا تذرنی فردا و
انت خیر
الوارثین

Marfat.com

پس در مصلی بایستد مستقبل قبلہ بیست ویک[۲۱]
بار انی وجہت وجہی للذی فطر السموٰت
والارض حنیفا وما انا من المشرکین بخواند
پس دو رکعت نماز اجلالا للہ تعالے بگزارد
در رکعت اول بعد از فاتحہ آیۃ الکرسی و
در رکعت دوم آمن الرسول تا آخر بخواند بعد
فراغ سر بسجدہ نہد واین دعا بخواند
اللہم کن لی انیسا فی خلوتی ومعینا فی
وحدتی اللہم اجعل خلوتی ہذہ موجبۃ
لمشاہدتک ووفقنی لما تحب وترضی
اللہم انی اعوذبک من سخطک واسألک
رضاک اللہم جنبنی ان اعبد الہوی
اللہم اکشف الغطاء عن عینی وارفع
الغین عن قلبی حتی اشاہد جمال لا الہ الا
اللہ پس دوگانہ ہاے مذکورین بگزارد و
یک دوگانہ بروح مادر و پدر اگر وفات یافتہ
باشند والا برای سلامتی ایشان بگزارد
وچہار رکعت بیک سلام نیز بگزارد
ودر ہر رکعتے بعد از فاتحہ پنجاہ بار
سورہ اخلاص وپنجگان بار معوذتین تا
در پناہ حق تعالے محفوظ ماند و پانصد
بار یا فتاح بگوید بعدہ در ذکر نفی و
اثبات باارادہ خاص الخاص یعنی لاموجود
مشغول شود وگاہ بذکر اسم ذات باملاحظہ
ومفہوم ملاحظہ

پھر مصلی پر کھڑا ہو رو بقبلہ اکیس[۲۱] بار پڑھے انی
وجہت وجہی للذی فطر السموٰت والارض
حنیفا وما انا من المشرکین
پھر دو رکعت نماز اجلالا للہ تعالی پڑھے پہلی رکعت
مین بعد الحمد کے آیۃ الکرسی اور دوسری مین الحمد کے
بعد آمن الرسول آخر سورۃ تک بعد فراغ سجدہ مین جائے
اور یہ دعا پڑھے اللہم کن لی انیسا فی خلوتی
ومعینا فی وحدتی اللہم اجعل خلوتی ہذہ موجبۃ
لمشاہدتک ووفقنی لما تحب وترضی اللہم
انی اعوذبک من سخطک واسألک رضاک
اللہم جنبنی ان اعبد الہوی اللہم اکشف
الغطاء عن عینی وارفع الغین
عن قلبی حتے اشاہد جمال
لا الہ الا اللہ پھر
دوگانہ جسکا ذکر ہو چکا ہے پڑھے اور ایک دوگانہ
ماں باپ کی روح کو جو وفات پاگئے ہوں پڑھے اور
نہیں تو اون کی سلامتی کے واسطے پڑھے
اور چار رکعت ایک سلام سے اور پڑھے ہر رکعت
مین بعد سورۃ فاتحہ کے پچاس بار سورۃ
اخلاص اور پانچ پانچ دفعہ معوذتین پڑھے
تاکہ خدا تعالے کی پناہ مین رہے اور پانسو بار
یا فتاح کہے بعدہ ذکر نفی واثبات ساتھ
ارادہ خاص الخاص یعنے لاموجود کے مشغول
ہو اور کبھی ذکر اسم ذات کرے ساتھ
ملاحظہ اور مفہوم ملاحظہ کے اور —

Marfat.com

دو واسطہ مشغول ماند وچنانچہ یک لحظہ از ذکر نفی
و اثبات خالی نماند بحدیکہ در حال وضو و اکل
در تصور آن باشد بہتر موسی علیہ السلام حضرت
عزت جل جلالہ مناجات کرد کہ الہی ہمہ اوقات
یاد کردن مے توانم مگر دو وقت یکی در پاخانہ
دوم در حالت جنابت فرمان شد۔ اذکرنی
فی کل حال یعنی یاد کن مرا در ہر جا بیٔے پس
درین وقت ہم از تصور خالی نباشد کما قالت
عائشة رضی اللہ عنہا کان النبی صلی اللہ علیہ
والہ وسلم یذکر اللہ علی کل احیان
یعنی ذکر بر دو نوع است یکے بدل دویم
بزبان و اول اعلے است وہمین مراد ست
بحدیث و قولہ تعالے اذکروا اللہ ذکرا
کثیرا و آن آن است کہ فراموش
نکند خدائے تعالی را در ہیچ جائے و بود مرنبی
را صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نصیبے کامل
ازین دو نوع مگر در حالت جنابت و دخول
خلا پس بدانستی کہ آن حضرت اقتصار
میکرد دران دو حال بنوع آنکہ نیست
اثر دران مر جنابت را یعنی
بدل یاد میکرد دویم
ازین جہت ۔
وقتیکہ بیرون می
آمدی از خلا
مے گفتی غفرانک پس حالت خلا ہمین ۔

واسطے کے مشغول رہے چنانچہ ایک لحظہ ذکر
نفی واثبات سے خالی نہ رہے یہان تک کہ
وضو کے وقت اور کھانے کے وقت اس
کے تصور مین رہے بہتر موسی علیہ السلام
نے حضرت عزت جل جلالہ مین مناجات کی
کہ الہی مین سب وقت تجھکو یاد کر سکتا ہون
مگر دو وقت ایک تو پاخانہ کے وقت اور ایک
جب غسل کی حاجت ہو حکم ہوا اذکرنی فی کل
حال یعنی مجھے یاد کر ہر حال مین تو اس وقت
بھی تصور سے خالی ہو جیسا فرمایا حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالی عنہا نے کان النبی صلی اللہ
علیہ والہ وسلم یذکر اللہ فی کل احیان
یعنی ذکر دو قسم ہے ایک دل سے دوسرا زبان سے
اور پہلا اعلی ہے اور حدیث شریف مین بھی اسی
سے مراد ہے اور فرمایا اللہ تعالے نے اذکروا
اللہ ذکرا کثیرا اور وہ یہ ہے کہ فراموش
نہ کرے خدا تعالے کو کسی جائے اور حضرت
نبی صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو دونون قسم
مین کمال تھا مگر حالت جنابت اور داخل ہونے
بیت الخلا کے سو جان لیا تم نے کہ اوس
وقت آن حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم
ایک قسم پر اختصار کرتے تھے ایسی قسم پر جس
مین جنابت کو دخل ہی نہین یعنی ذکر دل اور
اسی سبب سے جب بیت الخلا سے باہر آتے
تو فرماتے غفرانک پس حالت خلا مین بھی

Marfat.com

ذکر برای کشف قبور

فکر وخیال شکستگی خود و پاکی حق تعالے
کافی ست و این عین ذکر ست
بدانکہ ذکر برای کشف قبور اوّل چون در مقبرہ
در آید دوگانہ بروح آن بزرگوار ادا کند
اگر سورۂ فتح یاد باشد در اول رکعت بخواند
و در دوم اخلاص والّا در ہر دو رکعت پنج بار
اخلاص بخواند و بعدہ قبلہ را پشت دادہ
بنشیند و یکبار آیۃ الکرسی و بعضے سورہا کہ
در وقت زیارت می خوانند چنانچہ سورہ ملک
وغیر ذلک بعدہ قل گوید پس از فاتحہ یازدہ
بار سورہ اخلاص بخواند وختم کند و تکبیر گوید
و بعدہ ہفت کرت طواف کند و دران
تکبیر بخواند و آغاز از راست بکند بعدہ طرف
پایان رخسارہ نہد و بیاید نزدیک روی
میت بنشیند بگوید یارب بست و یکبار
و بعدہ اوّل طرف آسمان بگوید یاروح در
دل ضرب کند یاروح الرّوح مادام کہ
انشراح یابد این ذکر بکند انشاء اللہ تعالیٰ کشف
قبور و کشف ارواح حاصل آید و اما طریق ختم خواجگان چشت قدس اللہ
اسرارہم کہ از بعضی اولاد شیخ نظام نارنولی شنیدہ آنست کہ چون ہمہ پیش آیند
مردمان با وضو کردہ صف زدہ رو بقبلہ بنشینند اوّل دہ مرتبہ درود بخوانند
بعد ازان شصصد و شصت بار این دعا لا ملجا ولا منجی من اللہ الا الیہ بخوانند
پس ازان شصصد و شصت مرتبہ سورہ الم نشرح خوانند پس باز دعاء
مذکور شصصد و شصت بار بخوانند پس دہ مرتبہ درود خوانندہ ختم تمام
کنند و بر قدر شیرینی فاتحہ تمام خواجگان چشت عموماً بخوانند

طریقہ سہروردیہ

فکر وخیال کہ شکستگی واسودگی اپنی اور پاکی
حق تعالی کے کافی ہے اور یہہ عین ذکر ہے
ذکر کشف قبور جان کہ ذکر کشف
قبور کے واسطے اوّل جب مقبرہ مین جائے
دوگانہ اُن بزرگ کی روح کے واسطے پڑھے
اگر سورہ فتح یاد ہو پہلی رکعت مین پڑھے
اور دوسری مین سورہ اخلاص اور نہین
تو ہر رکعت مین پانچ پانچ بار اخلاص پڑھے
اور پھر قبلہ کی طرف پیٹھ کرکے بیٹھے اور
ایک بار آیۃ الکرسی اور بعضی سورتین جو زیارت
کی وقت پڑھتے ہین جیسے سورہ ملک وغیر ذلک بعدہ
قل کہے بعد فاتحہ کے گیاران بار سورہ اخلاص
پڑھے اور ختم کرے اور تکبیر کہے بعد ساتھہ دفعہ
طواف کرے اور اسمین تکبیر پڑھے اور شروع
دائین طرف سے کرے پھر پانوںکی طرف رخسارہ رکھے
اور نزدیک میت کے منہ کے بیٹھے اور کہے یارب
اکیس دفعہ بعدہ اوّل طرف آسمان کے کہے یاروح
اور دل مین ضرب کرے یاروح الرّوح جب
تک کہ انشراح پائے یہہ ذکر کرے انشاء اللہ تعالے
کشف قبور و کشف ارواح حاصل ہوگا **بیان**
طریقہ سہروردیہ یہ طریق ملک ہندوستان مین مخدوم
بہاؤ الدین زکریا کی جہت سے شایع ہوا ہے اور
خراسان مین شیخ نجیب الدین بزغش کی جہت سے اور اس
فقیر کو دونون شعبون سے ارتباط ہے پس ارتباط
اس فقیر کو

بہر یکے از این شجرہا ارتباط واقع است
پس ارتباط این فقیر با والد خود دست شیخ عبدالرحیم
قدس سرہ عن الشیخ عظمۃ اللہ الاکبر آبادی عن
ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد العزیز عن السید
عبد الوہاب البخاری عن السید صدر الدین
راجو قتال عن اخیہ السید جلال الدین مخدوم
جہانیان عن الشیخ رکن الدین ابی الفتح عن
ابیہ الشیخ صدر الدین عن ابیہ الشیخ
بہاؤ الدین زکریا عن شیخ الشیوخ شہاب الدین
عمر سہروردی وایضاً این فقیر خرقہ از دست
شیخ ابو طاہر مدنی پوشیدہ عن ابیہ عن
الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی
عن ابیہ عن جدہ عن الشیخ عبد الوہاب
الشعراوی وہو لبسہا من ید شیخ الاسلام
زکریا بن محمد الانصاری واخی لہ العذیۃ
بلباسہ لہا من ید الشہاب احمد من الفقیہ علی
ابن محمد الدمیاطی الشہیر بالزلبانی بلباسہ لہا
من ید الزین بن ابی بکر بن محمد الخوافی صاحب
الوصایا القدسیہ بلباسہ لہا من ید الشیخ
نور الدین عبد الرحمن المصری بلباسہ لہا من
ید الشیخ جمال الدین یوسف الکورانی بلباسہ لہا
من الشیخین حسام الدین الشمشیری ونجم الدین
الاصفہانی بلباسہا عن الشیخ نور الدین عبد الصمد
النطنزی بلباسہ لہا عن الشیخ نجیب الدین
علی بن بزغش بلباسہ لہا ۔

اپنی والد شیخ عبد الرحیم قدس سرہ سے اون کو
شیخ عظمت اللہ اکبر آبادی سے اُن کو اپنے
والد سے اُنکے دادا شیخ عبد العزیز سے اُن کو
سید عبد الوہاب بخاری سے ان کو سید صدر الدین
راجو قتال سے انکو انکے بہائی سید جلال الدین مخدوم جہانیان سے انکو
شیخ رکن الدین ابو الفتح سے انکو انکے والد شیخ صدر الدین سے انکو انکے والد
شیخ بہاؤ الدین زکریا سے انکو شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی
سے اور **ایضاً** اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر مدنی کے
ہاتہ سے پہنا ہے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے شیخ احمد قشاشی
سے اونہوں نے شیخ احمد شناوی سے انہوں
نے اپنے والد اُن کے دادا شیخ عبد الوہاب شعراوی
سے اور انہوں نے خرقہ پہنا ہاتہ سے شیخ
الاسلام زکریا بن محمد الصامی کے وارخی لہ
الغدوتہ بلباسہ لہا شہاب احمد کے ہاتہ
سے فقیہ علی بن محمد دمیاطی عرف زلبانی سے
انہوں نے ہاتہ سے ابوبکر بن محمد خوافی صاحب
وصایا القدسیہ کے اُنہوں نے ہاتہ سے شیخ
نور الدین عبد الرحمن مصری سے اُنہوں نے
شیخ جمال الدین یوسف کورانی کے
اونہوں شیخ حسام الدین شمشیری
اور نجم الدین اصفہانی کے سبب وہنے
شیخ نور الدین عبد الصمد نطنزی کے
اونہوں نے شیخ نجیب الدین علی بن
برغش سے
اُنہوں نے

Marfat.com

من المعارف بالله الشيخ شهاب الدين
عمر السهروردی روّح الله روحه وارواحهم
ورحمنا بهم فقد حصل لها وجه ثالثا في
الخرقة السهروردية والله اعلم والشيخ
عارف بالله الشيخ شهاب الدين عمر السهروردی
له جهتان احدٰهما انه لبس الخرقة عن عمه
القاضی وجيه الدين عمر بن محمد المعروف بعمويه
بلباسه لها من والده المعمر محمد عمويه بن عبد الله
سعد ومن الشيخ اخی فرج الزنجانی بيد احدهما
مشاركة للاخر بلباس ابيه من الشيخ احمد
الاسود الدينوری بلباسه من الممشاد الدينوری
وبلباس اخو الفرج الزنجانی لها عن ابی العباس
النهاوندی بلباسه من ابی عبد الله محمد
بن خفيف الشيرازی بلباسه من ابی محمد
رويم بن احمد البغدادی بلباسهما عنی ممشاد
ورويم من سيد الطائفة ابی القاسم الجنيد
البغدادی والثانية انه اخذ التلقين عن عمه
ابی نجيب السهروردی عن الشيخ احمد
الغزالی عن الشيخ ابی بكر النساج عن الشيخ
ابی القاسم الكركانی عن الشيخ ابی العثمان
المغربی عن ابی علی الكاتب عن ابی علی
الرودباری عن ابی القاسم الجنيد
البغدادی فی النفحات نقلا عن الفرغانی
شيخ الشيوخ شيخ شهاب الدين سهروردی
نسبت خرقه را تا ابو القاسم جنيد پيش اثبات نكرده است

عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی روح اللہ
روحہ وارواحہم ورحمنا بہم پس تحقیق حاصل ہوئی
خرقہ سہروردیہ کی تیسری وجہ واللہ اعلم۔ اور
شیخ عارف باللہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کے
لئے دو جہتیں ہیں ایک تو اونھون نے پہنا خرقہ
اپنے چچا قاضی وجیہ الدین عمر بن محمد عرف عمویہ
سے اونھون نے اپنے والد معمر محمد عمویہ بن عبد اللہ
سعد سے اور شیخ اخی فرج زنجانی دونون کے
ہاتھ مشارکت ہیں اونھون نے اپنے والد شیخ
احمد اسود دینوری سے اونھون نے ممشاد دینوری
سے اور اخو الفرج زنجانی سے اونھون نے ابو العباس
نہاوندی سے اونھون نے ابو عبد اللہ محمد بن خفیف
شیرازی سے اونھون نے ابو محمد رویم بن احمد
بغدادی سے اور ممشاد اور رویم نے سید الطائفہ
ابو القاسم جنید بغدادی سے اور دوسری جہت
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کی یہ ہے کہ اونھون
نے تلقین پائی اپنے چچا ابو نجیب سہروردی سے
اونھون نے شیخ احمد غزالی سے اونھون نے
شیخ ابو بکر نساج سے اونھون نے شیخ ابو القاسم
گرگانی سے اونھون نے شیخ ابو عثمان مغربی سے
اونھون نے ابو علی کاتب سے اونھون نے
ابو علی رودباری سے اونھون نے ابو القاسم
جنید بغدادی سے نفحات مین فرغانی سے
نقل ہے کہ شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی نے
نسبت خرقہ ابو القاسم جنید تک کی ہے آگے نہین کی

و از جنید تا مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم
بصحبت نسبت دادہ است نہ بخرقہ اما شیخ
مجد الدین بغدادی در کتاب تحفۃ البررہ آوردہ است
کہ نسبت خرقہ ما متصل ست بہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
بحدیث درست متصل مفیض انتہے اقول الحق
ما قالہ السہروردی واین فقیر اوراد و اشغال
و اعمال طریقہ سہروردیہ اخذ کرد و ضمن
عوارف المعارف عن الشیخ ابی طاھر عن
ابیہ الشیخ ابراھیم الکردی عن احمد
القشاشی عن احمد الشناوی عن ابیہ
عن جدہ عن الشیخ عبد الوھاب
الشعراوی عن الزین زکریا عن الحافظ
شہاب الدین احمد بن حجر العسقلانی
عن ابی الحسن بن ابی المجد الدمشقی عن
التقی سلیمان بن حمزۃ المقدسی عن الشیخ
القدوۃ الشیخ شہاب الدین عمر
السہروردی در ضمن وصایا ے قدسیہ
رسالہ شیخ زین الخوافی بالسند المذکور
الی شیخ زین الدین۔ دمیاط بکسر الدال
المھملۃ وقیل بکسر الذال المعجمۃ وسکون
المیم وتخفیف التحتیۃ بلد مشھور مصر
کوران بضم الکاف العجمیۃ قبیلۃ
من الاکراد۔ نطنزی بفتح نون و
طاے
مھملۃ

اور جنید سے مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک
صحبت سے نسبت دی ہے خرقہ سے نہین
دی مگر شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب
تحفۃ البررہ مین لکھا ہے کہ نسبت خرقہ متصل
ہے پیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث درست
متصل مفیض سے انتہی مین کہتا ہون حق
وہی ہے جو سہروردی نے کہا ہے اور اس
فقیر نے درود و ظیفہ و شغل و اعمال طریقہ سہروردیہ
کے اخذ کیے ضمن مین عوارف المعارف کے
شیخ ابو طاہر سے اونھون نے اپنے والد شیخ
ابراہیم کردی سے اونھون نے احمد قشاشی
سے اونھون نے احمد شناوی سے اونھون
نے اپنے والد اون کے دادا سے شیخ
عبد الوہاب شعراوی سے اونھون نے زین
زکریا سے اونھون نے حافظ شہاب الدین احمد
بن حجر عسقلانی سے اونھون نے ابو الحسن
بن ابو المجد دمشقی سے اونھون نے تقی سلیمان
بن حمزہ مقدسی سے اونھون نے شیخ پیشوا
شیخ شہاب الدین عمر سہروردی سے اور وصایا
قدسیہ کے ضمن مین رسالہ شیخ زین خوافی کا
سند مذکور سے شیخ زین الدین تک دمیاط بکسر
دال مہملہ اور بعضون نے کہا ذال معجمہ اور
سکون میم اور تخفیف یای تحتیہ ایک شہر مشہور ہے
گوران بفتح کاف عجمیہ ایک قبیلہ ہے کردون
مین سے۔ نطنزی بفتح نون و طاے مہملہ

وسکون نون وکسر زاے معجمہ بزغش
بضم باے موحدہ وسکون زاے معجمہ و
ضم غین معجمہ وشین معجمہ بضم عین مہملہ وضم
میم مشددہ وسکون واو وتشدید یای تحتیہ
کذا قال ملا عبد الغفور وفیہ نظر بل الظاہر
تخفیف الیاء التحتیہ مثل راہویہ وبدویہ و
غیرہما اخی فرج بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم
زنجانی بفتح زای معجمہ وسکون نون و
فتح جیم والف ونون مکسورہ ویای نسبت
ونفحات ابو العباس نہاوندی را شاگرد
جعفر خلدی گفتہ است ووی شاگرد
جنید بغدادی است خلد بضم الخاء محلہ بغداد
قال الشیخ زین الدین الخوافی فی کتاب
الوصایا القدسی ومنہا انہم یوزعون
الاوقات ویصرفون کل وقت بما ہو
اللائق بہ فاذا طلع الصبح الصادق ینبغی ان
یجددوا الشہادۃ ویقولوا اللہم انی
اصبحت اشہدک واشہد حملۃ عرشک
وملائکتک وانبیائک ورسلک وجمیع
خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت وحدک
لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید
غیری واصبحت مرتہنا بعملی
فلا فقیر

وسکون وکسر زای معجمہ بزغش بضم بای
موحدہ وسکون زای معجمہ وضم غین معجمہ
وشین معجمہ عمویہ بضم مین مہملہ وضم میم مشددہ
وسکون واو وتشدید یای تحتیہ ایسا کہا
ہے ملا عبد الغفور نے اور اس مین کلام
ہے بلکہ ظاہر تخفیف یای تحتیہ کے ہی مانند
راہویہ وبدویہ وغیرہما کے اخی فرج
بفتح فا وفتح راء مہملہ وجیم زنجانی بفتح زای
معجمہ وسکون نون وفتح جیم والف ونون
مکسورہ ویای نسبت اور نفحات مین ابو العباس
نہاوندی کو شاگرد جعفر خلدی کا لکھا ہے اور
وہ شاگرد جنید بغدادی کے ہین خلد بضم
خای معجمہ ایک محلہ ہی بغداد مین کہا ہے
شیخ زین الدین خوافی نے کتاب وصایا ر
قدسی مین ومنہا العصم یعنی وہ اپنی اوقات
کو ضبط کرتے ہین اور صرف کرتے ہین ہر وقت
اپنا جو اسوقت کے لایق ہو تو صبح صادق
طلوع ہوتی ہی چاہیے کہ تجدید کرین شہادت کی اور
کہین اللہم انی اصبحت اشہدک واشہد
حملۃ عرشک وملائکتک وانبیائک ورسلک
وجمیع خلقک بانک انت اللہ لا الہ الا انت
وحدک لا شریک لک وان محمدا عبدک ورسولک
اللہم انی اصبحت لا استطیع دفع ما اکرہ
ولا املک نفع ما ارجو واصبح الامر بید غیری
واصبحت مرتہنا بعملی فلا فقیر

لہ اس دعا کا ترجمہ صفحہ ۱۰۵ پر لکھا ہے وہان دیکھو ۱۲

Marfat.com

افقرمنی اللهم لا تشمت بی عدوی
ولا تسؤ لی صدیقی ولا تجعل مصیبتی
فی دینی ودنیائی ولا تجعل الدنیا اکبر همی
ولا مبلغ علمی ولا تسلط علیّ من لا یرحمنی
اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وسلم
ثم یقول اللهم ما اصبح بی من نعمة
او باحد من خلقك فمنك وحدك
لا شریك لك فلك الحمد ولك الشكر
ثلاث مرات ثم یقول اللهم لك الحمد
حمدا دائما مع دوامك ولك الحمد
حمدا خالدا مع خلودك ولك
الحمد حمدا لا منتهی له بعد علمك
ولك الحمد حمدا لا منتهی له
دون مشیتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء
لقائله الا رضاك ولك الحمد طرفة عند
كل عین وتنفس كل نفس ولك الحمد حمدا
یوافی نعمك ویكافی مزیدك ثم یقولوا
سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء نفسه
وزنة عرشه ومداد كلماته ما تیسر وان وجدوا
فرصة یقولوا سبحان الله وبحمده اضعاف
ما سبحه ویسبحه جمیع خلقه وكما یحب
ربنا ویرضی وكما ینبغی لكرم وجه ربنا
وعز جلاله ولا اله الا الله اضعاف ما هلله و
یهلله جمیع خلقه وكما یحب ربنا ویرضی وكما ینبغی لكرم وجه
ربنا وعز جلاله لا حول ولا قوة الا بالله العلی العظیم اضعاف

افقرمنی اللهم لا تشمت بی عدوی ولا تسؤ لی
صدیقی ولا تجعل مصیبتی فی دینی ودنیائی
ولا تجعل الدنیا اکبر همی ولا مبلغ علمی ولا تسلط
علیّ من لا یرحمنی اللهم صل علی محمد وعلی
آل محمد وسلم پھر کہے اللهم ما اصبح بی من
نعمة او باحد من خلقك فمنك وحدك لا شریك
لك فلك الحمد ولك الشكر تین مرتبہ کہو پھر کہیں
اللهم لك الحمد حمدا دائما مع دوامك ولك
الحمد حمدا خالدا مع خلودك ولك الحمد حمدا
لا منتهی له بعد علمك ولك الحمد حمدا لا منتهی
له دون مشیتك ولك الحمد حمدا لا اجزاء لقائله
الا رضاك ولك الحمد طرفة عند كل عین وتنفس
كل نفس ولك الحمد حمدا یوافی نعمك ویكافی مزیدك
پھر کہے سبحان الله وبحمده عدد خلقه ورضاء
نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته جسقدر میسر ہو کہے
جو فرصت پائیں کہیں سبحان الله وبحمده اضعاف ما سبحه
ویسبحه جمیع خلقه وكما یحب ربنا ویرضی وكما
ینبغی لكرم وجه ربنا وعز جلاله والحمد لله اضعاف
ما حمده ویحمده جمیع خلقه وكما یحب ربنا ویرضی
وكما ینبغی لكرم وجه ربنا وعز جلاله ولا اله الا
الله اضعاف ما هلله ویهلله جمیع خلقه وكما یحب
ربنا ویرضی وكما ینبغی لكرم وجه
ربنا وعز جلاله ولا حول ولا قوة
الا بالله العلی العظیم اضعاف ما مجده ویمجده
جمیع خلقه وكما یحب

Marfat.com

فيتحلل اعضاء البدن بتاثير الذكر
وتتاثر النفس بنار الذكر ونوره وكما
قلنا ان ناره تخلي ونوره تحلّي
يتبدل ظلمات النفس بالانوار وتزول
عنها الاخلاق المذمومة وتتحلى
بالاخلاق المحمودة فيتخلص القلب
من ظلمات النفس ويزداد القلب
نورا على نور فيستعد بفيضان
انوار صفات الربّ تعالے
وعلى قدر الملازمة تظهر
النتيجه وسيجيء مزيد بيان الذكر
وانواره واحوال تقلبات القلب
وآثار تغيراته ان شاء الله تعالى
وينبغي ان يحضر النفس على
القلب ويجعل هاء الا الله دائرة
يطبقها على دائرة القلب بالقوة و
يكون جانب الاثبات اكثر ملاحظة
من جانب النفي وينوي المبتدي
بكلمة لا اله الا الله لا معبود
غير الله والمتوسط بسوى لا مطلوب
او لا مراد او لا مقصود الا الله
واذا وجد في القلب محبة مخلوق
ممن ليس وساطة بينه وبين الله تعالى
ينوي لا محبوب الا الله وينبغي ان يكون صادقا
في المعاني الثلاثة في النفي والاثبات

گئے ہوئے ہیں پس تحلیل ہوتے ہیں اعضا بدن
کے ذکر کی تاثیر سے اور نفس متاثر ہوتا ہے
نار ذکر سے اور نور ذکر سے اور جیسا ہم نے
کہا ہے کہ اُس کی نار خالی کرتی ہے اور اس
کا نور آراستہ کرتا ہے بدل جاتی ہیں نفس
کی ظلمتیں انوار سے اور بُری عادتیں زائل
ہو جاتی ہیں اور آراستہ ہو جاتا ہے اچھے
اخلاق سے تو خلاص ہو جاتا ہے قلب ظلمات
نفس سے اور زیادہ ہوتا ہے قلب کا نور علی نور
پس مستعد ہو جاتا ہے فیضان انوار کا صفات
الہی کے اور بمقدار ملازمت کے نتیجہ ظاہر ہوتا
ہے اور قریب آئیگا زیادہ بیان ذکر کا اور
اُس کے انوار اور احوال تقلبات اور تغیرات
کا انشاء اللہ تعالی اور چاہیے کہ حاضر کرے نفس
یعنی دم کو اوپر قلب کے اور الا اللہ کے ہا کو
ایک ایسا دائرہ کرے کہ قلب کے دائرہ پر پورا
ہو جائے قوت سے اور اثبات کی جانب
ملاحظہ زیادہ ہو نفی کی جانب کے ملاحظہ سے
اور نیت کرے مبتدی کلمہ لا الہ الا اللہ سے
لا معبود غیر اللہ اور متوسط نیت کرے
لا مطلوب یا لا مراد یا لا مقصود الا اللہ اور
جس وقت اپنے دل میں مخلوق کی محبت پائے
جو اللہ اور اُسکے درمیان میں واسطہ ہو تو
نیت کرے لا محبوب الا اللہ اور چاہیے کہ سچا
ہو تینوں معنی میں بیچ نفی اور اثبات کے

Marfat.com

تخلص بهمته نفسه من المتعلقات
بالكائنات والميل الى المشتهيات و
المستلذات التى هى المعبودات الباطلة
ومن الميل الى المكشوفات الكونية والكرامات
العيانية فلا طائل تحتها ويطلب الحق
وحده وينزه طلبه من المزج بهوى
النفس فان الميل الى الكشوفات الكونية
والكرامات من جملة هوس النفس
وهواها ومن التفت اليها وكان مقصده
ومطمح نظره فى ذكره تلك فهو مندرج
فيما بين الممكورين بل ان وقعت بلا طلبه
يخاف عليه من الاستدراج قال بعض
الكبار اذا دخل شخص سالك فى بستان
وقال طيور اشجار ذلك البستان بالسنتهم
السلام عليك يا ولى الله فان لم يفطن
انه مكور به فقد مكر به وهو لم يشعر
وجميع المرشدين نفس والمريدين من
الميل الى الكرامات العيانية وقالوا انها
حيض الرجال ثم اذا تنور القلب بانوار الوحدانية
المودعة فى ملازمة ذكر لا اله الا الله وانعكست
تلك الانوار على صفحات الكائنات
من جميع الاقطار يرى الذاكر ان هذه
الوجودات ما كانت حقيقة وانما
هى مجازية ممكنة غير واجبة ويشاهد
الوجود الحق الواجب الازلى الابدى

خالص کرے اپنی ہمت سے اپنے نفس کو متعلقات
دنیا سے اور شہوات اور مستلذات سے بچے کہ
یہی ہین معبود باطل اور رغبت نہ کرے کشف
وکرامات کی طرف حق کو طلب کرے تنہا اور
پاک کرے طلب کو ہولے نفس سے کیونکہ
کشف وکرامات بھی نفس کی ہوا اور خواہش
کی قسم سے ہین اور جس نے ان کی طرف التفات
کیا اور اسکو مد نظر ذکر مین اور اوسکا مقصد ذکر کے
بھی ہو تو وہ ممکورین مین درج ہے بلکہ اگر واقع
ہو بلا طلب اُسکے تو اس پر استدراج کا خوف
ہے بعضے بزرگون نے کہا ہے کہ سالک جب
باغ مین جائے اور درختون کے پرند اوس باغ
مین اپنی زبان مین کہین کہ السلام علیک یا ولی اللہ
تو اگر وہ نجانے کہ یہ مکر ہے تو تحقیق یہ اُس کے
ساتھ مکر ہے اور اوسے شعور نہین اور سب مرشد
مریدونکو نفرت دلاتے رہے ہین کرامات عیانیہ
کی رغبت سے اور کہا ہے کہ کرامات مردون کا
حیض ہے پھر جب منور ہو جاتا ہے قلب انوار
وحدانیت سے جو امانت ہے ملازمت ذکر مین
لا الہ الا اللہ کے اور منعکس ہوتے ہین
انوار مخلوقات پر سب طرف سے تو
دیکھتا ہے ذاکر کہ وجودات جو یہ ہین ان کی
حقیقت نہین یہ سب مجازیہ ممکنہ غیر
واجبیہ ہین اور مشاہدہ کرتا ہے وجود حق
کا جو واجب ازلی ابدی ہے ۔ تو

ثم بہ یقول لا الہ الا اللہ وینوی لا
موجود الا اللہ ای الوجود الحقیقی لا یزال
یکرر لا الہ الا اللہ بہذا المعنی حتی یضمحل
جمیع ظلمات الکائنات فی نظر شہودہ و
یظہر نور التوحید وہہنا مزال الاقدام
تنبئین من بعد ان شاء اللہ تعالی وبعض الذاکرین
فہموا من قول المشایخ ضبط النفس علی القلب
لوصول الحرارة النفس الی القلب ان لا یتنفس
الذاکر ویضبط نفسہ حتی یضمہم بعد ان ملک الانفاس
فقد توہموا ذالک ولیس المراد من حصر
النفس ما توہموا بل ذالک صفة الہنود
من الجوکیہ المرتاضین ولہم فیہا مقاصد
دنیویہ فیجتنب السالک من ذالک ویفعل
بما قلنا ویخلی النفس یروح ویجیئ بلا اعتداد
بہ ثم المبتدی لا یقدر علی ملاحظة
معنی الاحسان مع ملاحظة معنی الذکر
فیخطر بالبال اولا معنی الذکر ویکرر
علی قلبہ مرارا حتی اذا اثر معنی الذکر
فی القلب ثم یلاحظہ معنی الاحسان
یذکر کانہ یراہ ثم اذا برق بارق
من سحاب الکرم ولمع من ضیاء الشمس
الغیب بتوجہ بسرہ للمشاہدة
من غیر تحدیق النظر الیہ بل بطرق
اجلالا لہ وتعظیما ونعم ما قال بعض
المشاہدین اشتیاقہ فاذا بدا

اس حال مین کہے لا الہ اللہ اور نیت
کرے لا موجود الا اللہ یعنے وجود حقیقی
ہمیشہ تکرار کرے لا الہ اللہ کی اسی معنے
سے یہانتک کہ مضمحل ہو جائے سب ظلمات
کائنات کے اوس کی نظر شہود مین اور ظاہر
ہو نور توحید کا اور یہان پانون پہسلنے
کی جاکہے ہے سو انشاء اللہ بعد مین بیان
ہوگی اور بعض ذاکرین یہہ سمجہے ہین مشائخ
کے اس قول سے کہ حضرت نفس کرے
قلب پر واسطے وصول حرارت نفس کے
قلب کی طرف کہ ذاکر سانس نہ لے اور
سانس کو ضبط کرے یہانتک کہ بعضے
گہنٹے مین سانس کتنے ضبط ہوئے
سو یہہ اونکو وہم ہوا ہے حصر نفس سے یہ مراد نہین
جو اونکو وہم ہوا بلکہ یہہ تو ہندؤن کا جوگیون کا کام
جو ریاضت کرتے ہین اور انکی اسمین دنیا کی مقصد
ہین سالک کو چاہیے اس سے احتراز کرے اور
وہی کرے جو ہمنے کہا ہے اور سانس کو چہوڑ دے
راحت مین اور شمار نکرے پہر مبتدی قدرت نہین
رکہتا کہ ملاحظہ کرے معنے احسان کے ساتھہ
ملاحظہ معنے ذکر کے پس خیال کرے دلمین اول
معنے ذکر کے اور اوسے بار بار دلمین گذاری یہانتک
کہ جب اثر کرجاے معنے ذکر کے قلب مین تو اسوقت ملاحظہ
کرے معنی احسان ذکر کرے کانہ یراہ پہر جب
چمکے بجلی ابر کرم سے اور آفتاب غیب کی شعائین ہونے

Marfat.com

طرقتہ جل لہ من اجلالہ فذکرہ فی ذالک الوقت المشاهدة وقد قال سبحانہ اذا رأیتنی فلا تذکرنی واذا لم ترنی فلا تفارق اسمی ولم یکن هذا المقام مقام لبسط هذہ المعنے وکانت موعودة لما یجیٔ بعد انشاالله تعالیٰ ولکن الکلام یجر الکلام ثم اذا ذکر ذکرا کثیرا وارتفعت الشمس قدر رمح او رمحین وحصل لہ الکلال ترک الذکر فیراقب المذکور ویلاحظہ اولا نظرہ تعالی الله عن جمیع جوانب ذرات وجودہ ویجعل ذاتہ محاطا بنظرہ تعالے فانہ نفی الجہة والله سبحانہ منزہ عن الجہة فلا یمکن لہ ان یتوجہ الی جہة ما ولکن اذا لاحظ نظرہ تعالے الیہ عن جمیع جوانبہ یصغر وجودہ وکلما یصغر وجودہ بینعہ ذالک النظر وهو یفر الی جوادہ حتے لا یبقے لہ مفر وان الی ربک یومئذ مستقر ثم اذا ارتفعت الجسمیة وتلاشت الجہات بلاحظہ ۔ ۔ ۔

. . . .

اوسوقت متوجہ ہو اپنی سر سے واسطے مشاہدہ کے سوا خوب طرح دیکھنے کی بلکہ سر جہکا دے واسطے بزرگی اور تعظیم کے اور کیا خوب کہا ہے بعضے مشاہدہ کرنیوالون نے کہ مین اوسکا مشتاق تہا جب وہ ظاہر ہوا مین نے سر جہکا لیا اوسکے جلال سے اوسکی تعظیم کے واسطے اور تحقیق کہا ہے اللہ تعالے نے جب تو مجہے دیکہے تو مرا ذکر نکر اور جب نہ دیکہی تو میری نام سے جدا نہو اور یہ مقام ان باتونکے ذکر کا نہ تہا انکا تو وعدہ ہی آگے بیان کرنے کا انشاء اللہ لیکن بات مین بات نکل آتی ہے پہر جب اوسنے ذکر بہت کیا اور آفتاب بلند ہو بقدر ایک نیزہ کے یا دو نیزہ کے اور اسکو ماندگی ہوئی تو ترک کرے ذکر کو اور مراقبہ کرے مذکور کا اور ملاحظہ کرے پہلے اللہ تعالےکی نظر اپنی طرف اپنے وجود کے ذرہ ذرہ کیطرف اور اپنے تئین اللہ تعالے کی نظر مین احاطہ کئے ہوئے جانے کیونکہ یہ جہت مین ہے اور اللہ تعالی جہت سے منزہ ہے تو ممکن نہین کہ متوجہ ہو کسیطرف لیکن جب ملاحظہ کریگا نظر اللہ تعالی کی اوسکی طرف سب جانب سے صغیر معلوم ہوگا وجود اپنا اور جب صغیر معلوم ہوا اپنا وجود تو پیچہے ہوگی اوسکی وہ نظر اور وہ بہاگے گا اوسکو وجود کیطرف یہانتک کہ اوسکو واسطے باقی نہین رہیگا کوئی ٹہکانا بہاگنے کا وان الی ربک یومئذ المستقر پہر جب اوٹھ جائینگے جسمیت اور نابود و نیست ہو جائینگے جہتین تو ملاحظہ کرے گا

قرب الصفات ولا يحتاج الى التكلفات
فعوالم الارواح منزه عن الجهات
فيدرك قربه تعالى بالمعنى والصفة
ثم يترقى الى ما فوق ذلك ثم اذا تحرك
الخواطر يدعو هذا الدعاء
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب
اللهم اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم
بحيث لا يخطر فى قلبى سواك يحفظه
منهم ثم يصلى ركعتى الاشراق يقرأ فى الاولى
بعد الفاتحة الله نور السموات والارض الى
بكل شيء عليم وفى الثانية اذن الله ان ترفع
الى بغير حساب ثم يذكر مرات ويدعو
ثم يشتغل بقرءة القرآن بالتامل والاتعاظ
والترتيل والاحتفاظ كانه يقرع على الله او
كان الله يتكلم مع حاضر القلب داعيا
مصفيا متادبا متخشعا ويقرأ مقدار
حزب او حزبين ولا يكون فى قيد الاكثار
بل فى قيد الاتعاظ والاعتبار فرب
قارى القرآن والقرآن
يلعنه لانه لا يصحح الحروف
ولا يراعى الوقوف
ولا يتعظ بمواعظ
ولا يتفكر
فى امثاله
ومزاجره

قرب صفات کو اور تکلفات کی کچھ حاجت نہیں
رہنے کی اور عالم ارواح منزہ ہین جہتون سے
تو ادراک کریگا قرب اللہ تعالی کا ساتھ معنے
اور صفت کے پھر ترقی کریگا اس کے فوق کی
طرف پھر جب حرکت کرینگے خطرے یہ دعا پڑھے
اللهم انى اعوذ بك من تفرقة القلب اللهم
اجعلنى فارغ القلب مجموع اللهم بحيث
لا يخطر فى قلبى سواك پھر پڑھے نماز
اشراق دو رکعت پہلی مین الحمد کے بعد
الله نور السموات والارض بكل شيء عليم
تک اور دوسری مین اذن الله ان ترفع بغير
حساب تک پھر کئی دفعہ ذکر کرے اور دعا مانگے
پھر مشغول ہو تلاوت قرآن شریف سے فکر
کے ساتھ اور نصیحت ماننے کے ساتھ اور
ترتیل کے ساتھ اور حفاظت و ادب کے
ساتھ اس طور کہ گویا اللہ تعالے کے آگے
پڑھ رہا ہے اللہ سن رہا ہے قلب کو حاضر کرکے
دعا کرتا ہوا اور صفا حال اور ادب کرتا ہوا اور
خشوع کرتا ہوا اور پڑھے مقدار ایک سپارہ
یا دو سپارہ کے اور بہت سا پڑھنے کا خیال نہ
کرے بلکہ نصیحت و عبرت کا خیال رکھے کیونکہ بہت
قرآن پڑھنے والے ایسے ہین کہ وہ قرآن پڑھتے
ہین اور قرآن انکو لعنت کرتا ہے اسلیے کہ وہ حروف
صحیح نہین کرتے اور نہ وقفونکی رعایت کرتے ہین اور نہ
عبرت پکڑتے ہین اور نہ اسکی مثلونمین اور زجرون مین

Marfat.com

ثم اذا فرغ من التلاوة یصلی صلوٰة الضحیٰ
رکعتین او اربعا یقرأ فیهما بعد الفاتحة و
والضحیٰ والم نشرح وفی الاربع اياهما و
السورتين قبلهما والشمس والليل و
يقتصر على هذا المقدار ثم اذا كان محتاجا
اليه للتعليم يخلص النية ويخلص من
شوائب النفس ويعلم الله من العلوم
التی تقدم ذكرها ثم اذا كان محتاجا اليه
وان كان ذكيا قابلا لاستخراج من الكتاب و
السنة من الاصطلاحات **ايضا**
قدر ما يحتاج اليه لا الفضول ولا الزوائد
مما يفتخر به على الاقران ويتقرب به الى
السلطان نعوذ بالله من الخذلان والخسران
ثم قال فاذا فرغ من الاكل بالنية التی
تقدمت وبالوصف الذی ذكر وراعی
الادب كما ذكرنا ينام قيلولة عونا على
قيام الليل فاذا استيقظ قام وتوضأ
وصلى ركعتين شكر الله تعالى ويشتغل
بالذكر الى ان تزول الشمس فاذا زالت
يصلی اربع ركعات تطوعا بسلام واحد
شافعيا كان او حنفيا كذا صلى رسول الله
صلى الله عليه وآله وسلم يقرأ فيهما
بعد الفاتحة ما تيسر له حزبا او اكثر او
اقل وان لم يحفظ القرآن يقرأ فی كل
ركعة ثلاث مرات آية الكرسی ثم يصلی

فکر کرتے ہین پھر جب تلاوت سے فارغ ہو نماز چاشت
پڑھے دو یا چار رکعتین ان مین الحمد کے بعد والضحیٰ
والم نشرح پڑھے اور جو چار پڑھے تو اور دو سورتین
جو اون سے پہلے ہین والشمس اور واللیل پڑھے
الحمد کے بعد اور اسقدر پر بس کرے جو لوگ اوس
سے حاجت رکھتے ہون علم پڑھنے کی نیت خالص
کرے اور نفس کی آسودگیون سے پاک ہو اور
اللہ کے واسطے پڑھاوے وہ علم جسکا ذکر پہلے ہو چکا
ہی اور جو ہو ذکی قابل کہ قرآن و حدیث سے اصطلاحین
نکالے تو جسقدر کی حاجت ہو اور فضول اور زواید
نہو۔ کہ اپنے ہمسرون پر فخر کرے اور اوس سے بادشاہ
کا تقرب حاصل کرے نعوذ باللہ من الخذلان و الخسران
پھر کہا ہے کہ جب فارغ ہو کھانے سے اوس نیت سے
اور اوس وصف سے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے تو سو رہے
قیلولہ کرے کہ رات کے جاگنے کی مدد ملے
پھر جب جاگے اوٹھے اور وضو کرے اور دو رکعتین
شکر اللہ کی پڑھے اور ذکر سے مشغول ہو۔ یہان
تک کہ آفتاب کو زوال ہو پھر جب آفتاب زائل
ہو چار رکعتین نفل ایک سلام سے پڑھے خواہ -
شافعی مذہب ہو خواہ حنفی ہو اس طور پڑھے ہین
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون
مین پڑھے بعد فاتحہ کے جسقدر ہو سکے ایک
سیپارہ یا زیادہ یا کم اور جو قرآن حفظ نہو تو
ہر رکعت مین فاتحہ کے بعد تین دفعہ آیۃ الکرسی
پھر پڑھے

Marfat.com

سنة الظهر اربعا ثم يصلي الفرض
بالجماعة ثم يصلي السنة ركعتين ثم
يصلي ركعتين اخريين ثم اذا كان له مهم
معيشي او مطالعة او كتابة يشتغل به
الى العصر ثم يصلي سنة العصر اربع
ركعات ثم يصلي الفرض مع الجماعة
ثم يقرأ الحزب المعهود من الاذكار ثم
يشتغل بذكر لا اله الا الله كما ذكرنا الى وقت
الغروب وان فرغ والشمس بعد ما غربت
يشتغل بالتسبيح والاستغفار ثم يصلي
المغرب بالجماعة ويصلي ركعتي السنة
ثم يصلي ركعتين لبقاء الايمان يقرء
في كل منهما بعد الفاتحة اية الكرسي
مرة وقل هو الله احد والمعوذتين
كل واحدة مرة ثم اذا اسلم يصلي على
النبي صلى الله عليه واله وسلم عشر
مرات ثم يدعو بهذا الدعاء ثلث مرات اللهم
اني استودعك ديني فاحفظه علي في
حيوتي وعند وفاتي وبعد مماتي ليثبته
الله تعالى على الايمان ويامنه من النزاع
والخذلان كذا افادنا شيخنا قدس الله
سره ثم اذا كان طالب العلم يشتغل
فيما بين العشائين بالمطالعة والتكرار
ولا يتكلم في هذا الوقت فان الكلام فيه
يكدر القلب ويذهب نضارة الوقت

چار سنت ظہر کی۔ پھر فرض جماعت کے ساتھ
۔ پھر دو رکعتین سنت پڑہے۔ پھر دو رکعتین
نفل پڑہے۔ پھر جو اوس کو کاروبار معاش
کا ہو یا مطالعہ کتاب کا ہو۔ یا کتابت کرنی ہو
اوس سے مشغول ہو عصر کی نماز تک۔ پھر چار
سنتین عصر کی پڑہے۔ پھر فرض پڑہے جماعت
سے۔ پھر اپنا وظیفہ معمولی اذکار مین سے پڑہے
پھر مشغول ہو ذکر لا الہ الا اللہ سے جیسے ہم ذکر کر
چکے ہین غروب آفتاب تک اور جو پہلے فارغ
ہو جائے تو مشغول ہو تسبیح و استغفار سے پھر
مغرب کی نماز پڑہے پھر دو سنتین پڑہے پھر دو
رکعتین لبقائے ایمان کے واسطے پڑہے الحمد
کے بعد آیۃ الکرسی ایک ایک دفعہ دونون مین اور
قل ہو اللہ اور معوذ مین بھی ایک ایک دفعہ دونو
رکعتون مین پھر سلام پھیر کر دس بار درود شریف
پھر دعا مانگے تین بار یہ دعا مانگے اللّٰھم انی
استودعک دینی فاحفظہ علی فی حیوتی و
عند وفاتی وبعد مماتی تاکہ ثابت رکھے اوس کے
تئین اللہ تعالی اوپر ایمان کے اور امن مین رکھے
جانکنی اور عذاب و رسوائی سے ایسا ہی افادہ
فرمایا ہے ہمکو ہمارے پیر قدس اللہ سرہ نے پھر جب
کہ طالب علم ہو تو مطالعہ مین مشغول ہو مغرب
سے عشا تک یا تکرار علم مین اور کلام نہ کرے
اسوقت مین کہ اسوقت مین بات کرنے سے قلب
مکدر ہوتا ہے اور تروتازگی وقت کی جاتی رہتی ہے

فلا یصفو الی آخر اللیل وکذا فیما بعد العشاء الآخر لا یتکلم البتۃ الا اذا عرض عارض شرعی فذلک لا یضرہ اذا کان مقتصرا علی قدر الحاجۃ وان لم یکن طالب العلم فالاولی لہ الاشتغال بذکر لا الٰہ الا اللہ علی الوصف الذی تعلم فان الذکر فی ھذا الوقت یصفی قلبہ عما طرء علیہ من امور الطبیعۃ فی النہار فیتہیأ بالصفاء للحضور فی ما یعمل باللیل ثم یصلی سنۃ العشاء اربعا ثم یصلی الفرض بالجماعۃ ثم یصلی اربعا للسنۃ وان شاء رکعتین ثم اذا عاد الی منزلہ یصلی اربع رکعات بسلام واحد یقرء بعد الفاتحۃ فی الاولی آیۃ الکرسی وفی الثانیۃ آمن الرسول الی آخرہ وفی الثالثۃ اول سورۃ الحدید الی علیم بذات الصدور وفی الرابعۃ آخر سورۃ الحشر من لو انزلنا ثم یشتغل بالذکر ویراعی الوظیفۃ علی ما شاھد اعنی یقرء سورۃ الفاتحۃ ثلاث مرات ثم یشتغل بالذکر مع الفقراء ان کانوا والا وحدہ ثم اذا وجد قلبہ الحظ و مل النفس یراقب المذکور ثم اذا تحرکت الخواطر یدعو الدعاء المذکور ویشتغل بالصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مائۃ مرۃ ثم یصلی

تو صاف نہیں ہوتا۔ قلب آخر شب تک اور اسی طرح نماز عشا کے بعد بھی نہ باتیں کرے مگر شرعی عارضے سے کیونکہ اس سے نقصان نہیں اگر بقدر حاجت ہو اور جو طالب العلم نہو تو اوسکو بھی اولی ہے کہ لا الہ الا اللہ کے ذکر میں مشغول ہو اسی طور سے جو سیکھا ہے کیونکہ اسوقت ذکر قلب کو صاف کرتا ہے امور طبیعیہ سے جو دن میں گذرے ہیں تو آمادہ ہو جا صفا کے ساتھ واسطے حضور کے جو عمل شبکو کریگا پھر چار سنتیں عشا کی پڑھے پھر جماعت سے فرض پڑھے پھر چار سنتیں اور چاہے دو سنتیں پھر جب اپنے مکان کو پھر کر آئے چار رکعت پڑھے ایک سلام سے الحمد کے بعد پہلی میں آیۃ الکرسی اور دوسری میں آمن الرسول آخر سورہ تک اور تیسری میں اول سورہ حدید سے علیم بذات الصدور تک اور چوتھی میں آخر سورہ حشر کا لو انزلنا سے پھر ذکر سے مشغول ہو اور رعایت رکھے وظیفہ کے جیسا مشاہدہ کیا ہے یعنی سورہ فاتحہ تین بار پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو ساتھ فقرا کے جو ہوں تو نہیں تو اکیلا ذکر کرے پھر جسوقت اسکا قلب حظ پائے اور نفس ملول ہو مراقبہ مذکور کرے پھر جب خطرے حرکت کریں تو وہی دعا پڑھے۔ جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے اور ایک سو مرتبہ درود شریف پڑھے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر پھر درود شریف پڑھے۔

Marfat.com

علی جبرئیل ومیکائیل واسرافیل
وعزرائیل وحملة العرش والملائکة
المقربین وعلی جمیع الانبیاء و
المرسلین ثلث مرات علی ما رأی
فی مجالس الفقراء ثم یستغفر الله سبعین
مرة بلاحظ فی الاستغفار فتراته وغفلاته
الیومیة او السابقة ثم یدعو ویقرأ شیئا
من القرآن بوالدیه ثم لشیخه ولاستاذه
ثم لاصحابه واخوانه ویروح ارواح المؤمنین
والمؤمنات تکبیرة ثم یصلی علی
النبی صلی الله علیه وآله وسلم علی
ما یری من الفقراء ثم اذا کان طالب العلم
وکان الفصل شیئا یشتغل بالمطالعة
الی غلبة النوم وان کان سالکا یشتغل
بذکر لا اله الا الله الی غلبة النوم فاذا
غلبت النوم لا یدفعه الان لانه یضره
فی تهجده بنام بنیة العون علی العبادة
والایفاء لحق النفس حاضرا بقلبه ناظرا
الی نظر الله تعالی الیه مستحییا منه
ان یمد رجلیه بین یدیه عاجلا
نفسه کانها تموت مسلما روحه الی الله
تعالی ممتثلا امره تعالی قم
اللیل الا قلیلا ویقرأ آیة الکرسی وآمن
الرسول وآخر سورة الکهف من ان
الذین آمنوا وعملوا الصالحات

جبرئیل ومیکائیل واسرافیل وعزرائیل حاملین
عرش اور ملائکہ مقربین اور تمام انبیاء ومرسلین
پر - تین مرتبہ جیسا دیکھا ہے مجلسون مین فقرا
کے پھر ستر دفعہ استغفار پڑھے اور خیال کرے
اپنی سستی اور غفلت روز کی یا پہلے پھر دعا
مانگے اور کچھ پڑھے قرآن شریف مین سے
والدین اور پیر واستاد اور اپنے یارون اور
بھائیون کے واسطے اور سب مومنین اور
مومنات کے روح کو بخشے ثواب تکبیر اور درود
شریف پڑھے جیسے دیکھا ہے فقرا سے پھر جو
طالب علم نیند کے غلبہ تک مطالعہ کرے اور جو
سالک ہو تو ذکر لا الہ الا اللہ سے مشغول ہو
نیند کے غلبہ تک اور جب غلبہ کرے نیند تو اسکو
دفع نکرے - نہین تو تہجد کو ضرر کرے گی سو
رہے نیت کرکے عبادت پر مدد کی اور نفس کے
حق ادا کرنے کے حاضر ہو دل سے اور اللہ
تعالی کی نظر کرنیکو دیکھتا ہوا اور اوس سے
شرماتا ہو کہ اوس کے سامنے پانوٴن پھیلاتا ہی
ایسی صورت سے جیسے مرتا ہے اور روح
کو اللہ کو سونپتا ہے اوس کا حکم بجالاتا
ہے کہ قم اللیل الا قلیلا
اور پڑھے آیة الکرسی اور -
آمن الرسول اور آخر سورہ
کہف ان الذین آمنوا وعملوا
الصالحات سے

ويتشهد ويقول باسمك اللهم وضعت
جنبي وبك ارفعه اللهم قني عذابك يوم
تجمع عبادك ويكون في همته ان يقوم
ويقول اللهم ايقظني في احب الاوقات
اليك واشغلني بطاعتك فيه فاذا نبهه
الله تعالى ينبغي ان يقوم ويذكر الله تعالى
ويقول الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا
ورد الينا ارواحنا واليه البعث والنشور
ويسبح الله تعالى ويستغفر ويتوضأ ويصلي
ركعتين ثم ينظر الوقت فان كان يجد
يرى فضل الله تعالى ومنته عليه ان
ايقظه في وقت يقدر على استيفاء حق
التهجد فليبتدئ بالتهجد يصلي ركعتين
باية الكرسي وامن الرسول ثم يسبح مرارا
ويذكر مرارا ويصلي على النبي صلى الله عليه
واله وسلم ثم يصلي ركعتين طويلتين
يقرأ فيهما سورتي السجدة والدخان ثم يصلي
اخريين بسورة يس وانا فتحنا وسورة
الزمر وسورة الحديد واي سورة شاء
ثم يصلي اخريين بسورة الملك والمزمل ثم يصلي
اخريين بسورة طه تماما او بعضا ثم يوتر بسبح اسم
وقل يا ايها الكفرون وقل هو الله احد ويجمع
في دعاء القنوت بين قول الحنفية والشافعية
ثم يصلي على النبي صلى الله عليه واله وسلم ثم
يشتغل بالذكر على ما نعلم الى السحر الاولى

اور کلمہ شہادت پڑھے اور کہے باسمک
اللھم وضعت جنبی وبک ارفعہ اللھم
قنی عذابک یوم تجمع عبادک اور اُس
کے ارادہ مین ہو کہ اوٹھیگا اور کہے اللھم
ایقظنی فی احب الاوقات الیک
واشغلنی بطاعتک فیہ پھر جب وسکو
بیدار کرے اللہ تعالی تو چاہیے کہ کھڑا ہو جائے
اور اللہ کا ذکر کرے اور کہے الحمد للہ الذی
احیانا بعد ما اماتنا ورد الینا ارواحنا
والیہ البعث والنشور - اور سبحان اللہ
کہے اور استغفار پڑھے - اور وضو کرے اور دو
رکعتین پڑھے پھر وقت پر نظر کرے اگر ایسا وقت
ہے کہ تہجد ادا کر سکتا ہے تو شروع کرے تہجد
دو رکعتین پڑھے آیۃ الکرسی اور امن الرسول
کے ساتھ پھر سبحان اللہ کہے کتنی دفعہ اور
ذکر کرے کتنی بارا ور درود شریف پڑھے پھر
دو رکعتین پڑھے بڑی دونوین سورہ سجدہ
اور سورہ دخان پڑھے پھر دو اور پڑھے سورہ
یٰس اور انا فتحنا اور سورہ زمر یا سورہ حدید
یا جونسی سورہ چاہے پھر اور دو رکعتین پڑھے
سورہ ملک اور مزمل پھر اور دو رکعت مین سورہ
طٰہ تمام یا کسی قدر پھر وتر پڑھے سبح اسم اور قل
یا ایہا الکافرون وقل ہو اللہ احد اور جمع کرے دعا
قنوت مین حنفیہ و شافعیہ کا قول پھر درود شریف
پڑھے پھر ذکر سے مشغول ہو جو جانتا ہی اول تحریک

Marfat.com

وهو من ابی العباس احمد الزاهد وهو
من الشهاب الدمشقی وهو من عبد الرحمن
الشرفی وهو من احمد الرودباری وهو من
رضی الدین علی بن سعید الغزنوی المعروف
بلالا وهو من المجد البغدادی وهو من
الشیخ نجم الدین الکبری وایضاً لبسها الشیخ
ابو طاهر من ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
من القشاشی من الشناوی من السید
غضنفر بن جعفر النهروانی نزیل مدینة
المشرفة من الشیخ تاج الدین عبد الرحمن
بن مسعود الکاذرونی عن الحافظ نور الدین
احمد الطاؤسی قال لبستها تبرکا من المحقق
الشریف السید علی الجرجانی وهو من خواجه
علاؤ الدین العطار السمرقندی وهو من خواجه
بهاؤ الدین محمد المشهور بنقشبند وهو من
الشیخ سلطان الدین وهو من الشیخ احمد
مولانا وهو من الشیخ بابا کمال الحیدری
وهو من الشیخ المقتدی نجم الدین الکبری
وایضاً اخذ هذا الفقیر الطریقة ولبس الخرقة
عن ابیه الشیخ عبد الرحیم عن السید
عبد الله عن الشیخ آدم البنوری عن الشیخ
احمد السرهندی عن الشیخ یعقوب الصرفی
الکشمیری عن الشیخ حسین الخوارزمی
عن الشیخ حاجی محمد بن صدیق الخبوشانی
عن الشیخ شاه علی بیدا وازی

اونھوں نے ابو العباس احمد زاہد سے اور اونھوں
نے شہاب دمشقی سے اونھوں نے عبد الرحمن
شرفی سے اونھوں نے احمد رودباری سے
اونھوں نے رضی الدین علی بن سعید غزنوی سے
جو لالا مشہور ہیں اونھوں نے محمد بغدادی سے
اونھوں نے شیخ نجم الدین کبری سے اور نیز
شیخ ابو طاہر نے پہنا اپنے والد شیخ ابراہیم کردی
سے اونھوں نے قشاشی سے اونھوں نے
شناوی سے اونھوں نے سید غضنفر بن جعفر نہروانی
نزیل مدینہ مشرفہ سے اونھوں نے شیخ تاج الدین
عبد الرحمن بن مسعود گاذرونی سے اونھوں نے
حافظ نور الدین احمد طاؤسی سے کہا پہنا میں نے
تبرکا محقق شریف سید علی جرجانی سے اونھوں نے
خواجہ علاؤ الدین عطار سمرقندی سے اونھوں نے
خواجہ بہاؤ الدین محمد مشہور نقشبند سے اونھوں نے
شیخ سلطان الدین سے اونھوں نے شیخ احمد مولانا
سے اونھوں نے شیخ بابا کمال حیدری سے اونھوں
نے شیخ مقتدا نجم الدین کبری اور نیز اس فقیر نے یہ
طریق حاصل کیا۔ اور خرقہ پہنا اپنے والد شیخ عبد الرحیم
سے اونھوں نے سید عبد اللہ سے اونھوں نے
شیخ آدم بنوری سے اونھوں نے شیخ احمد سرہندی
سے اونھوں نے شیخ یعقوب صرفی کشمیری
سے اونھوں نے شیخ حسین خوارزمی سے
اونھوں نے شیخ حسین خوارزمی سے اونھوں نے
شیخ حاجی محمد صدیق خبوشانی سے اونھوں نے

Marfat.com

عن الشیخ رشید الدین محمد بیدا وازی عن
السید عبد اللہ برزش ابادی عن الشیخ اسحق
الختلانی عن الامیر سید علی الھمدانی ثم
الامیر السید علی الھمدانی اخذ الطریقۃ عن
الشیخ شرف الدین محمود بن عبد اللہ المزدقانی
والشیخ تقی الدین علی الدوستی السمنانی کلاھما
عن الشیخ علاؤ الدولہ احمد بن محمد السمنانی عن
الشیخ نور الدین عبد الرحمن الکسرفنی
الاسفرائی عن الشیخ جمال الدین احمد
الجوزفانی عن الشیخ رضی الدین علی لالا
عن الشیخ نجم الدین الکبری ثم الشیخ
المقتدی نجم الحق والدین ابو الجناب
احمد بن عمر بن محمد الخوارزمی الخیوقی المعروف
بالکبری الموصوف بشیخ ولی تراش لہ
جھتان احدھما انہ صحب ولبس الخرقۃ
تبرکا واخذ الطریقۃ عن الشیخ عمار بن یاسر
عن الشیخ ابی النجیب عبد القاھر بن عبد اللہ
السھروردی عن ابیہ عن عمہ عمر بن محمد
عن ابیہ محمد بن عویہ عن احمد بن الیسار
عن ممشاد الدینوری عن ابی القاسم الجنید بسندہ
المذکور والثانیۃ انہ صحب ولبس خرقۃ
الاصل واخذ الطریقۃ عن الشیخ اسمعیل القصری وھو
من الشیخ محمد بن المالکیل وھو المعروف بخادم الفقرا
وھو من الشیخ ابی العباس بن
ادریس وھو

من الشیخ داؤد بن محمد

اوھنون نے شیخ رشید الدین بیداوازی سے
اوھنون نے سید عبداللہ برزش آبادی سے
اوھنون نے شیخ اسحاق ختلانی سے اوھنون
نے امیر سید علی ہمدانی سے پھر امیر سید علی ہمدانی
نے حاصل کیا طریقہ شیخ شرف الدین محمود بن عبداللہ
مزدقانی سے اور شیخ تقی الدین علی دوستی سمنانی
سے - اور ان دونوں نے شیخ علاؤ الدولہ احمد بن
محمد سمنانی سے اوھنون نے شیخ نور الدین عبدالرحمن
کسرفنی اسفرائی سے اوھنون نے شیخ جمال الدین
احمد جوزفانی سے اوھنون نے شیخ رضی الدین لالای
اوھنون نے شیخ نجم الدین کبری سے پھر شیخ مقتدا
نجم الحق والدین ابوالجناب احمد بن عمر بن محمد خوارزمی
خیوقی معروف کبری مشہور شیخ ولی تراش کو
دو جہتوں سے ہے - ایک تو اوھنون نے صحبت
پائی اور خرقہ پہنا اور حاصل کیا طریقہ شیخ عمار بن
یاسر سے اوھنون نے شیخ ابو نجیب عبدالقاہر بن
عبداللہ سہروردی سے اوھنون نے اپنے والد
اُن کے چچا عمر ابن محمد سے اوھنون نے اپنے والد
محمد بن عویہ سے اوھنون نے احمد بن لیسار سی
اوھنون نے ممشاد دینوری سی اوھنون شیخ ابوالقاسم
جنید سی سابقہ سند مذکور کے اور دوسری جہت یہ کہ
اوہنون نے صحبت پائی اور اصل خرقہ پہنا اور طریقہ حاصل
کیا شیخ اسمعیل قصری سے اوہنون شیخ محمد بن مالکیل سی اوہنون نے
شیخ داؤد بن محمد عرف خادم الفقرا سے اور اوھنون نے
الشیخ ابو العباس بن ادریس سے اور اوھنون نے

من الشیخ ابی القاسم بن رمضان و
ھو من الشیخ ابی یعقوب النہرجوری وھو
من الشیخ ابی یعقوب السوسی وھو من
الشیخ عبدالواحد بن زید وھو من الشیخ
کمیل بن زیاد وھو من سیدنا علی رضی
اللہ عنہ وقدس اللہ اسرارھم ورحمنا
بہم آمین طاؤسی بسند ابی طاؤس
التابعی المشہور کسرفنی بفتح کاف
وکسر سین مہملہ وفا ونون معرب
جوریان بضم جیم وسکون واؤ ورائی
مہملہ وبائی عجمیہ ابوالجناب بفتح جیم و
تشدید نون وباء موحدہ خیوقی بکسر
خاء معجمہ وسکون یاء تحتیہ و فتح واو
وکسر قاف قصری بفتح قاف وسکون
صاد مہملہ وکسر رائی مہملہ شیخ نجم الدین
کبری خرقہ اصل از دست شیخ اسمٰعیل
قصری پوشیدہ است مراد بخرقہ اصل آنست
کہ نہ از جہت تبرک بودہ باشد محمد
بن مالکیل بسکون لام وکسر کاف وسکون
یاء مثناۃ تحتیہ کاتب حروف گوید بعض
مانکیل بجاے لام یافتہ میشود نہرجوری بفتح
نون وسکون ہا وفتح راء مہملہ وضم جیم و
سکون واو وکسر راء مہملہ ویاء تحتیہ سوسی بواو
میان دو سین مہملہ اول مضموم وثانی بکسور
منسوب بسوس شہرے ست بمغرب ۔

شیخ ابو القاسم بن رمضان سے ۔ اور اُنہون
نے شیخ ابو یعقوب نہرجوری سے اور اونہون
نے شیخ ابو یعقوب سوسی سے اور اُنہون نے
شیخ عبدالواحد بن زید سے اور اُنہون نے شیخ
کمیل بن زیاد سے اور اُنہون نے سیدنا علی ر
ضی اللہ تعالی عنہ وقدس اللہ اسرارہم ورحمنا
بہم آمین طاؤسی نسبت طاوس تابعی مشہور
ہین کسرفنی بفتح کاف وکسر سین مہملہ وفا و نون
ہے ۔ جوریان بضم جیم وسکون واو و راے
مہملہ وباے عجمیہ ہے ۔ ابوالجناب بفتح جیم وتشدید
نون وباے موحدہ ہے ۔ خیوقی بکسر خاے
معجمہ وسکون یای تحتیہ وفتح وکسر قاف
ہے قصری بفتح قاف وسکون صاد مہملہ وکسر
راے مہملہ ہے شیخ نجم الدین کبرا نے خرقہ
اصل شیخ اسماعیل قصری کے ہاتھ سے پہنا
ہے اور خرقہ اصل سے مراد یہ ہے کہ تبرک کی
جہت سے ہو محمد بن مالکیل بسکون
لام وکسر کاف وسکون یاے مثناۃ تحتیہ و
لام ہے ۔ کاتب حروف کہتا ہے بعضے نسخون
مین مانکیل یعنی نون بجای لام اول کے لکھا ہوا
ہے ۔ نہرجوری بفتح نون وسکون ہا وفتح
راے مہملہ وضم جیم وسکون واو وکسر راے
مہملہ ویاے تحتیہ ہے سوسی بواو میان دو
سین مہملہ اول مضموم وثانی بکسور نسبت
ہے سوس سے کہ ایک شہر ہے مغرب مین

Marfat.com

یا شہرے سوس نام کہ دروے قبر دانیال
پیغمبر است شیخ مجد الدین بغدادی در کتاب
تحفۃ البررہ آوردہ است کہ نسبت خرقہا متصل
است بپیغامبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحدیث درست
متصل مستفیض وفرمودہ است کہ مصطفے صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم خرقہ پوشانید۔ امیر المومنین
علی را کرم اللہ وجہہ وتمام این سلسلہ را
ذکر کردہ است قلت والمحققون من اہل
الحدیث ینکرون ہذا الاتصال من النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ومع ذلک فلم
یزالوا ینسبونہ الی ابی القاسم الجنید البغدادی
ومن فی طبقتہ واللہ اعلم انبانی السید
الوالد اجازۃ قال انبانی الشیخ عظمۃ اللہ
الاکبر آبادی اجازۃ عن ابیہ عن جدہ
عن الشیخ عبد العزیز الدہلوی
انہ قال منقول است از حضرت مولانا نور الحق
والدین جعفر نور اللہ مرقدہ کہ کیفیت اوراد و
اوقات سلسلہ کامل المحقق الصمدانی علی الثانی
امیر سید علی ہمدانی قدس سرہ العزیز آنست کہ
چون سپیدی صبح صادق بدمد دو رکعت نماز
سنت بامداد بگزارد وچون سلام بدہد این
تسبیح را صد بار بخواند کہ سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
نقل است از آنحضرت کہ در منشیات خود نوشتہ اند
کہ در انوقت کہ بسراندیب بزیارت قدم گاہ

یا وہ شہر سوس نام کہ جسمین قبر ہے دانیال پیغمبر
کی۔ شیخ مجد الدین بغدادی نے کتاب تحفۃ البررہ
مین لکھا ہے کہ خرقون کی نسبت متصل ہے
پیغامبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حدیث
درست متصل مستفیض سے اور فرمایا ہے کہ
مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خرقہ پہنایا
امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ کو اور تمام اس
سلسلہ کا ذکر کیا ہے مین کہتا ہون اور محققین
اہل حدیث نے انکار کیا ہے اس اتصال کا نبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اور باوجود اس کے
ہمیشہ نسبت اس کی کرتے ہین ابو القاسم جنید بغدادی
تک اور جو انکے طبقہ مین ہین واللہ اعلم۔ خبر دی مجھکو
حضرت والد نے اجازۃ کی کہا خبر دی مجھکو شیخ عظمت اللہ
اکبر آبادی نے اجازۃ کی اپنے والد انکے دادا شیخ عبد العزیز
دہلوی سے کہ اونہون نے فرمایا کہ منقول ہے
حضرت مولانا نور الحق والدین جعفر نور اللہ مرقدہ
سے کہ کیفیت اوراد اور اوقات کے سلسلہ
کامل محقق صمدانی علی ثانی امیر سید علی
ہمدانی قدس اللہ سرہ العزیز کی یہ ہے
کہ جب صبح صادق طلوع ہو دو رکعت نماز
سنت فجر پڑھے جب سلام پھیرے اس
تسبیح کو ایک سو دفعہ پڑھے سبحان اللہ وبحمدہ
سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ
نقل ہے آن حضرت سے کہ اپنے منشیات مین لکھا
ہے کہ جب مین سراندیپ مین واسطے زیارت قدم گاہ

Marfat.com

آدم صفی ؑ رفتم چون نزدیک آن قدمگاہ رسیدم بحرگاہ واقعہ عظیم شد کہ جمع کثیر از مشایخ کبار بدیدن این درویش آمدند دیدم کہ از ان جملہ شیخ نجم الدین کبری بود قدس سرہ العزیز در ان حالت از شیخ سوال کردم از اذکار کدام فاضل تر ست کہ بمواظبت آن قربت بندہ بحق میسر شود شیخ فرمود کہ در جملہ اخبار واردہ و احادیث صحیحہ نظر کردم آن عظمتے کہ درین تسبیح یافتم در ہیچکدام نیافتم چون بخود باز آمدم این حدیث حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بخاطر آمد کہ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن وہما سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وشیخ محی الدین بن العربی قدس سرہٗ در فتوحات آوردہ است کہ ہر کہ بامداد صد بار این تسبیح بگوید ویرا ہیچ گناہ نماند و این از وصایاے مشایخ ست کہ ہر کہ مداومت نماید برکت و صفائی آنرا مشاہدہ خواہد کرد چون صد بار بخواند

الیضاً این دعا را کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما از حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روایت می کند کہ میان سنت و فریضہ بامداد بخواند

اللھم انی اسئلک رحمۃ تا آخر بخواند

بعدہ فریضہ نماز بامداد بگذارد چون سلام دہد باوراد فتحیہ خواندن مشغول شود

آدم صفی علیہ السلام گیا جب نزدیک قدم گاہ کے پہونچا صبح کو واقع عظیم یعنی خواب دیکھا کہ بہت سے مشایخ کبار اس درویش کے دیکھنے کو آئے ہیں انہیں ایک شیخ نجم الدین کبریٰ بھی تھے قدس سرہ العزیز میں نے اس حال میں شیخ سے سوال کیا کہ کونسا ذکر بہت افضل ہے کہ اوسپر مواظبت کرنے سے بندہ کو حق تعالیٰ کا قرب میسر ہو جائے شیخ نے فرمایا کہ سب اخبار واردہ اور صحیح حدیثوں کو میں نے غور سے دیکھا جو عظمت کہ اس تسبیح میں پائی کسی میں نہ پائی جب میں ہشیار ہوا تو یہ حدیث حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجھے یاد آئی کہ ۔ کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمن وہما سبحان اللہ وبحمدہٖ سبحان اللہ العظیم وبحمدہٖ استغفر اللہ سچے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ نے فتوحات مکی میں لکھا ہے کہ جو کوئی ایک سو دفعہ صبح کو یہ تسبیح پڑھے اوسکا کوئی گناہ نہ رہے اور یہ مشایخ کے وصایا میں سے ہے کہ جو کوئی اسکو سو دفعہ ہمیشہ پڑھا کرے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا

الیضاً اس دعا کو جو عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ صبح کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان پڑھے اللھم انی اسئلک رحمۃ آخر تک پڑھکر پھر فرض صبح کے پڑھے جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو

فتحیہ کا بیان

Marfat.com

که از تبرکات انفاس ہزار و چہار صد ولی کامل
جمع شده است و فتح ہر یک انسان در کلمه بوده
است ہر که از سر حضور ملازمت نماید برکت
و صفائی آن مشاہده خواہد نمود و از ولایت
ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد واللہ ولی
التوفیق اکنون اگر فضایل و خواص این اوراد
گفته شود بتطویل انجامد چرا که آن حضرت در مدت
عمر خود معموره عالم را سه ۳ نوبت سیر کرده اند ہزار و چہار صد ولی
کامل را یافته اند و چہار صد را از ایشان در یک مجلس سلطان
محمد خدای بنده دیده اند و از ہر ولی در وقت
وداع دعاے و رقعه التماس نموده اند و آن
رقعہا را بر جامه خود مرقع کرده اند و آن ادعیه
و اذکار را که بے اختیار بر زبان ایشان جاری
مے شد جمع ساخته اند این اوراد شده است منقول است از
ہمان حضرت که چون دوازدہم بار بزیارت
کعبه رفتم بمسجد اقصے رسیدم حضرت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را واقعه دیدم که بجانب
این درویش می آیند برخاستم پیش رفتم و سلام
گفتم از آستین مبارک خود جزوی بیرون
آوردند و این درویش را فرمودند که خذ ہذه
الفتحیة یعنی بگیر این فتحیه را چون
از دست مبارک حضرت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وآلہ وسلم گرفتم و نظر کردم ہمین
اوراد بودند بدین اشارت اوراد فتحیه
نام کرده شد

کہ ایک ہزار چار سو ولی کامل کی کلام سے جمع
ہوا ہے اور فتح ہر ایک کی ان مین سے ایک کلمہ
مین ہوئی ہی جو حضور کے ساتھ اپنے پر لازم کر
لے اوس کی برکت اور صفائی مشاہدہ کریگا اور
ایکہزار چار سو ولی کی ولایت سی حصہ پائیگا واللہ
ولی التوفیق اب اگر فضایل اور خواص اس اوراد کے
بیان کئے جائین تو بہت طول ہو جائی اس واسطے
کہ آن حضرت نے اپنی ساری عمر مین معمورہ عالم
کی تین مرتبہ سیر کی ہے اور خود ۱۴ سو ولی کامل سے
ملے ہین اور ان مین سے چار سو کو ایک مجلس مین
سلطان محمد خدای بندہ کے نے دیکھا ہے اور ہر ولی
سے رخصت کے وقت دعا اور رقعہ کی التماس کی ہی
اور ان رقعونکو اپنے جامہ پر مرقع کیا ہی اور ان دعاؤنکو اور ذکرونکو
جو بے اختیار انکی زبان پر جاری ہوتے ہی جمع کیا ہی یہ اوراد
ہو گیا ہی منقول ہے اونھین حضرت سے کہ جب
بارہوین ۱۲ دفعہ کعبہ شریف کی زیارت کو گیا مسجد
اقصی مین پہنچا حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ اس درویش
کی طرف تشریف لاتے ہین مین اوٹھا
اور آگے گیا اور سلام کیا آپنے اپنی آستین
مبارک سے ایک جزو نکالا اور اس درویش سے
فرمایا کہ خذ ہذہ الفتحیۃ یعنے اس فتحیہ کو لے
جب مینے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ و
سلم کے دست مبارک سی لیا اور نظر کی تو
یہی اوراد تھے اس اشارہ سی انکا فتحیہ نام رکھا گیا

فضیلت

مقبولیت بارگاہ نبوت ہیں

Marfat.com

گرفتم و نظر کردم همین اوراد بودند بدین اشارت
اوراد فتحیه نام کرده شد والله الهادی
الی صراط مستقیم فذکر الاوراد الفتحیة
بتمامها و وجدت بخط سیّدی الوالد
قدس سره ختم میر سید علی همدانی اول نیم شب خیزد
و وضو تازه کند و دو رکعت نفل ادا نماید و در هر
رکعتے بعد فاتحه پانزده بار سورهٔ اخلاص بعد
از سلام هزار بار بگوید بسم الله الرحمن الرحیم
بعد ازان هزار بار بخواند یا خفی الالطاف ادرکنی
بلطفك الخفی بعده هزار و یکبار یا بدوح بخواند
و سر بگریبان فرو برد و مراقبه کند به بیند از عالم غیب
چه چیز مشاهده میشود بعد از فراغ دوگانه بثواب
امیر سید علی همدانی بخواند انتهی ؂

وصل

اما طریقه مدینیه را شعب بسیار است و اشهر آنها در مغرب شعبه
مغاربه است و در حضرموت شعبه عیدروسیه است از جهت سید
عبد الله عیدروس کبیر و این فقیر را ارتباط بهر یکے واقع شد
اخذ کرد این طریق را از شیخ ابو طاهر
عن شیخی الحرم المکی الشیخ احمد النخلی و الشیخ
عبد الله بن سالم البصری عن الشیخ عیسی
المغربی عن شیخه سعید بن ابراهیم
الجزائری المفتی الشهیر بقدوره عن الشیخ المحقق
سعید بن المصری عن الولی الکامل احمد محی
الوهرانی عن شیخ الاسلام العارف بالله
سیدی ابراهیم التازی عن شیخ الطریقة

دست مبارک سے لیا اور نظر کی تو یہی اوراد تھے
اس اشارہ سے انکا فتحیہ نام رکھا گیا واللہ
الہادی الی صراط مستقیم پس ذکر اوراد فتحیہ کا
تمام ہوا اور حضرت والد قدس سرہ کے ہاتھ کا لکھا
ہوا طریق ختم میر سید علی ہمدانی کا اول
آدھی رات کو اوٹھے اور وضو تازہ کرے اور دو رکعت
نفل پڑھے اور ہر رکعت مین الحمد کے بعد پندرہ دفعہ
سورہ اخلاص بعد سلام کے ہزار دفعہ کہے بسم اللہ الرحمن
الرحیم اوس کے بعد ہزار دفعہ پڑھے یا خفی الالطاف
ادرکنی بلطفک الخفی اسکے بعد ایکہزار اور ایک مرتبہ
یا بدوح اور سر گریبان مین جھکاوے اور مراقبہ کرے
دیکھے عالم غیب سے کیا چیز مشاہدہ ہوتی ہے جب اس
سے فارغ ہو دوگانہ پڑھے اسکا ثواب امیر سید علی
ہمدانی کو بخشے انتہی ؂

وصل

طریقہ مدینیہ کے شعبے بہت ہین ان مین بہت مشہور
مغرب مین شعبہ مغاربہ ہے اور حضرموت مین شعبہ عید
روسیہ ہے سید عبد اللہ عیدروس کبیر کی جہت سے اور اس
فقیر کو ہر ایک سے ارتباط ہے حاصل کیا مینے اس طریقہ کو شیخ
ابو طاہر سے انہون نے دو شیخون حرم کے مکے سے شیخ احمد نخلی
سے اور شیخ عبد اللہ بن سالم بصری سے اور انہون نے شیخ عیسے مغربی
سے انہون نے اپنے شیخ سعید بن ابراہیم جزائری مفتی عرف قدورہ سے
انہون نے شیخ محقق سعید بن مصری سے انہون نے ولی کامل احمد
محی وہرانی سے اور انہون نے شیخ الاسلام عارف باللہ سیدی
ابراہیم تازی سے اور انہون نے شیخ الطریقہ

ختم میر سید علی ہمدانی

سلسلہ عیدروسیہ

Marfat.com

سیدی صالح بن موسی الزواوی عن
الشیخ المعمر محمد بن مخلص عن الشیخ
مغلطائی بن فلیح عن ابی عبداللہ العریان
عن والدہ الشیخ جماعۃ الطویل النامدی عن
شریف ابی محمد الناجوزی من القطب
ابی محمد صالح عن قطب الطریقۃ الشیخ ابی
محمد بن المغربی ایضا اخذ کرد این فقیر طریقہ را
از شیخ ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی المکی عن
السید عبدالرحمن بن علی باعلوی تلمیذ
السید عبداللہ بن علوی الحداد زوج
ابنتہ عن السید عبداللہ بن علوی حداد
وانتسابہ فی الطریقۃ الی السید محمد
بن علوی نزیل مکۃ عن السید عبداللہ
بن علی صاحب الزہط عن الشیخ بن عبداللہ
العیدروس المقبور باحمدآباد عن والدہ
السید عبداللہ بن الشیخ عن عمہ السید
ابی بکر العیدروس صاحب عدن
عن ابیہ القطب السید عفیف
الدین عبداللہ العیدروس والکبیر
الذی ینسب الیہ الشعب العید
روسیہ عن عمہ السید عمر المحضار
عن والدہ السید عبدالرحمن بن محمد
السقاف عن ابیہ محمد بن علی مولے
الدویلہ عن ابیہ علی بن علوی
عن ابیہ علوی بن محمد عن ابیہ

سیدی صالح بن موسی زواوی سے انہون نے
شیخ معمر محمد بن مخلص سے انہون نے شیخ مغلطائی
بن فلیح سے اُنہون نے ابو عبداللہ عریان سے
اونہون نے اپنے والد شیخ جماعت طویل نامدی
سے اونہون نے شریف ابو محمد ناجوزی سے اونہون
نے قطب ابو محمد صالح سے اونہون نے قطب طریقہ
شیخ ابو محمد بن مغربی سے اور فقیر حاصل کیا یہ طریقہ
اس فقیر نے شیخ ابوطاہر سے اُنہون نے شیخ احمد نخلی مکی سے
اونہون نے سید عبدالرحمن بن علی باعلوی شاگرد
سید عبداللہ بن علوی حداد اپنے داماد سے اونہون نے
سید عبداللہ بن علوی حداد سے - اور ان کی نسبت طریقہ
مین ہے سید محمد بن علوی نزیل مکہ کی طرف انہون
نے سید عبداللہ بن علی صاحب الزہط سے اونہون شیخ بن عبداللہ
عیدروس سے جن کی قبر احمدآباد مین ہے اونہون نے اپنے
والد سید عبداللہ بن شیخ سے اونہون نے اپنے چچا سید
ابوبکر عیدروس صاحب عدن سے اونہون
نے اپنے والد قطب سید عفیف الدین عبداللہ
عیدروس سے اور وہ بزرگ جنکی طرف
نسبت کیا جاتا ہے شعبہ عیدروسیہ انہون
نے اپنے چچا سید عمر محضار سے انہون نے
اپنے والد سید عبدالرحمن بن محمد سقاف
سے اونہون نے اپنے والد محمد بن علی مولے
دویلہ سے - اونہون نے اپنے والد علی بن
علوی سے اُنہون نے اپنے والد علوی
بن محمد سے اُنہون نے اپنے والد

محمد بن علی وهو جد آل سادة باعلوی
عن الشیخ ابی مدین المغربی بواسطة رجلین
الشیخ عبد الله الصالح المغربی والشیخ عبد الرحمن
المقعد المغربی وکان الشیخ ابو مدین ارسل
الشیخ عبد الرحمن لیلبس الفقیه المقدم محمد
بن علی فمرض بمکة فارسل الشیخ عبد الله الی
حضرموت فالبسه الخرقة ثم الشیخ المقتدی
ابو مدین شعیب بن حسن المغربی اخذ
الطریقة ولبس الخرقة عن شیخه ابی یعزا
عن الشیخ علی بن حرزهم عن الفقیه الحافظ
القاضی ابی بکر محمد بن عبد الله بن محمد
المعاضری المعروف بابی بکر بن العربی
الاندلسی الاشبیلی عن الامام حجة الاسلام
ابی حامد محمد الغزالی عن امام
الحرمین عبد الملک عن والده الشیخ
ابی محمد عبد الله بن یوسف الجوینی
عن الشیخ العالم العارف ابیطالب
المکی محمد بن علی بن عطیه الحارثی عن
ابی بکر دلف بن جحدر الشبلی عن سید
الطائفه ابی القاسم جنید
البغدادی ولمحمد بن علی الفقیه المقدم
طریقة اخری هی طریقة الآباء
والجدود وهی انه اخذ عن ابیه
علی وهو اخذ عن والده
محمد صاحب مرباط عن ابیه

محمد بن علی سے کہ وہ جد ہین آل سادہ باعلوی
کے اونھون نے شیخ ابو مدین مغربی سے
بواسطہ دو شخصون کے ایک شیخ عبد اللہ صالح
مغربی اور ایک شیخ عبد الرحمن متقعد مغربی اور
شیخ ابو مدین نے بھیجا تھا شیخ عبد الرحمن کو کہ خرقہ
پہنانے فقیہ مقدم محمد بن علی کو سو وہ بیمار ہوگئے
مکہ مین تو بھیجا شیخ عبد اللہ نے حضرموت کی
طرف تو ان کو خرقہ پہنایا پھر شیخ مقتدی ابو
مدین شعیب بن حسن مغربی نے طریقہ اخذ کیا
اور خرقہ پہنا اپنے شیخ ابو یعزا سے اونھون نے
شیخ علی بن علی حرزہم سے اونھون نے فقیہ حافظ
قاضی ابو بکر محمد بن عبد اللہ بن محمد معاضری معروف
ابو بکر بن عربی اندلسی اشبیلی سے اونھون نے
امام حجۃ الاسلام ابو حامد محمد غزالی سے اونھون
نے امام الحرمین عبد الملک سے اونھون نے
اپنے والد شیخ امیر محمد عبد اللہ بن یوسف
جوینی سے اونھون نے شیخ عالم عارف ابو
طالب مکی محمد بن علی بن عطیہ حارثی سے
اونھون نے ابو بکر دلف بن جحدر شبلی سے
اونھون نے سید طائفہ ابو القاسم جنید
بغدادی سے اور محمد بن علی فقیہ مقدم
کو دوسری جہت سے طریقہ کی کہ وہ آبائی
واجدادی ہے اور وہ یہ ہے کہ اونھون نے طریقہ
اخذ کیا اپنے والد علی سے اور اونھون نے اپنے
والد محمد صاحب مرباط سے اونھون نے اپنے والد

Marfat.com

علی خالع قسم عن ابیه علوی عن ابیه محمد
عن ابیه علوی عن ابیه عبد الله عن والد
المهاجر فی الله احمد عن ابیه عیسی عن ابیه
محمد عن ابیه علی العریضی عن ابیه الامام جعفر
الصادق وکذلک لابی مدین طریقة اخری
ترجع الی النوری وهی ان الشیخ ابا مدین اخذ
الطریقة عن الشیخ ابی یعزا البنوری وهو
عن الشیخ ابی شعیب ایوب السارئ
بن سعید الصنهاجی وهو عن الشیخ
عبد الجلیل وهو عن الشیخ ابی الفضل
الجوهری وهو عن والده ابی عبد الله
الحسین الجوهری وهو عن الشیخ
ابی الحسین النوری المعروف
بابن البغوی رفیق الجنید وهو
عن السری وایضا لبس الشیخ ابو
مدین عن الامام ابی بکر الطرطوسی
عن النساجی عن الشبلی عن الجنید
وکذلک للامام حجة الاسلام طریقة
اخری من جهة ابی علی الفارمدی
وکذلک لابی طالب المکی طریقة اخری
علیها اعتمد صاحب النفحات وهی
انه اخذ الطریقة عن ابی
الحسن محمد بن ابی عبد الله احمد عن
ابیه ابی عبد الله احمد بن سالم
البصری؛

خالع قسم سے انہوں نے اپنے والد علوی سے
اُنہوں نے اپنے والد محمد سے اُنہوں اپنے
والد علوی سے اُنہوں اپنے والد عبد اللہ
سے انہوں اپنے والد مہاجر فی اللہ احمد سے انہوں
نے اپنے والد عیسٰے سے انہوں نے اپنے والد محمد
سے انہوں نے اپنے والد علی عریضی سے اونہوں نے
اپنے والد امام جعفر صادق سے اور اسی طرح ابومدین
کا طریقہ دوسرا ہے کہ رجوع ہوتا ہے نوری
کی طرف اور وہ یہ ہے کہ شیخ ابومدین نے
اخذ طریقہ کیا شیخ ابو یعزا لبنوری سے اور انہوں نے
شیخ ابو شعیب ایوب ساریہ بن سعید صنہاجی سے
اونہوں نے شیخ عبد الجلیل سے اونہوں نے
شیخ ابوفضل جوہری سے اُنہوں نے اپنے والد
ابو عبد اللہ حسین جوہری سے انہوں نے شیخ
ابو حسین نوری عرف ابن البغوی رفیق جنید سے
اونہوں نے سری سے اور نیز خرقہ پہنا ابومدین
نے امام ابوبکر طرطوسی سے انہوں نے نساجی سے
انہوں نے شبلی سے انہوں نے جنید سے اور
اسی طرح امام حجۃ الاسلام کا طریقہ دوسرا ہے
جہت سے ابو علی فارمدی سے اور اسی طرح ابو
طالب مکی کا طریقہ دوسرا ہے۔ جس پر اعتماد
کیا ہے صاحب نفحات نے اور وہ یہ ہے کہ انہوں
نے اخذ طریقہ کیا ابوالحسن محمد بن ابو عبد اللہ
احمد بن سالم بصری سے

Marfat.com

سند کتاب قوت القلوب

عن سهل بن عبد الله التستري
والشيخ ابو طالب المكي هو صاحب
كتاب قوت القلوب قالوا
لم يصنّف في الاسلام مثله في
دقائق الطريقة قلت هذا الكتاب
هو اصل التصوف وكل ما صنف في السلوك
فهو مخرج على قوت القلوب مثل
الاحياء وغنية الطالبين والعوارف
واسنادي في كتاب قوت القلوب
اني اخذته اجازة عن الشيخ ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلي عن الشيخ محمد بن
العلاء البابلي عن احمد بن عيسى بن
جميل الكلبي عن علي بن ابي بكر القرافي عن
ابي الفضل جلال الدين سيوطي عن الشهاب
احمد بن محمد الحجازي عن ابي اسحاق البرهان
التنوخي عن ابي العباس احمد بن
ابيطالب الحجازي عن عبد العزيز بن
دلف عن ابي الفتح محمد بن يحيي البرواني
عن ابي علي محمد بن محمد بن عبد العزيز
المهدوي قال اخبرنا عمر بن ابيطالب
قال اخبرنا والدي ابو طالب المكي
فذكره مزيد بزاى معجمه امیله بفتح
الف وکسر میم وسکون تحتیه بعد آن
لام است کذا ضبطنا اللفظتين عن
ابي طاهر مراغي بغين معجمة وفتح

اونھون نے سہل بن عبد اللہ تستری سے اور شیخ
ابو طالب مکی ہین صاحب کتاب قوت القلوب
لوگون نے کہا ہے کہ کوئی تصنیف اسلام مین
اس کی مثل نہین - دقایق طریقہ مین مین کہتا
ہون یہی کتاب اصل تصوف ہے سوائے
اسکے اور جو کتابین سلوک مین تصنیف ہوئین
اس سے نکالی گئین جیسے احیا اور غنیۃ الطالبین
و عوارف اور میری اسناد قوت القلوب کی یہ ہے
کہ مینے حاصل کی اجازت شیخ ابو طاہر سے اونھون
نے شیخ احمد نخلی سے اونھون نے شیخ محمد بن علاء
البابلی سے اونھون نے احمد بن عیسی بن جمیل کلبی سے
اونھون نے علی بن ابی بکر قرافی سے اونھون
نے ابو الفضل جلال الدین سیوطی سے اونھون
نے شہاب احمد بن محمد حجازی سے اونھون
نے ابو اسحق برہان تنوخی سے اونھون نے
ابو العباس احمد بن ابو طالب حجازی سے
اونھون نے عبد العزیز بن دلف سے اونھون
نے ابو الفتح محمد بن یحیے بروانی سے اونھون
نے ابو علی محمد بن محمد بن عبد العزیز مہدوی
سے کہا خبر دی ہم کو عمر ابن ابی طالب
نے کہا خبر دی ہم کو ہمارے والد ابو طالب
مکی نے پھر ذکر کیا - مزید - زا معجمہ سے ہے
امیلہ بفتح الف و کسر میم و سکون تحتیہ بعد اس کے
لام ہے اسی طور ضبط کئے ہین ہم نے دو نون
لفظ ابو طاہر سے - مراغی بغین معجمہ و فتح

Marfat.com

میم نسبت بمراغہ شہرست بہ آذربیجان فاروث
بوزن فاروق آخران مثلثہ است
قریہ است درمیان واسط وبصرہ
قال الیافعی فی سنہ ۶۲۸ ان الزواوی
نسبۃ الی الزواوۃ قبیلۃ کبیرۃ ذات
بطون وافخاذ مسکنہا اعمال اویسقیہ
انتہی۔ وسط بفتح واو وسکون ہا آخر
آن طاء مہملہ است دیہی ست نزدیک عدن عدن
بفتحتین شہری است از یمن برساحل بحر
عیتروس تجبیۃ ومثناۃ از اسماء شہرست مشتق
از عترسہ بمعنی اخذ بعنف وشدت وآن
لقب شیخ عبد اللہ است ثم
قیل عیدروس فجعلت التاء دالا
وعر بعین مہملۃ ثم بیاء مثناۃ
ساکنۃ وبدال مہملۃ فراء مضمومۃ فواو
ساکنۃ فسین مہملۃ محضار بکسر المیم
وسکون الحاء المہملۃ وفتح الضاد المعجمۃ
آخرہ راء مہملۃ لقب بالمحضار
بسرعۃ حضورہ عند الاستغاثۃ
بہ سقاف بسین مفتوحۃ فقاف
مشددۃ مفتوحۃ آخرہ فاء لقب
بالقاف لمبالغۃ فی سر حالہ مولی
الدویلہ یعنی صاحب الشہر کہنہ المقدم
یعنی ہو مقدم التربۃ در مقبرہ نخست
اوراز یارت می کنند بعد ازان سائر

میم نسبت ہی مراغہ کی طرف وہ ایک شہر ہے
آذربیجان مین فاروث بروزن فاروق آخر
مین ثامثلثہ ایک قریہ ہے درمیان واسط اور
بصرہ کے کہا ہی یافعی نے ۶۲۸ھ مین کہ زواوی
نسبت ہی زواوہ کی طرف وہ ایک بڑا قبیلہ
ذات بطون وافخاذ ہے اور اوسکا مسکن اعمال
اویسقیہ ہے انتہی۔ وسط بفتح واو وسکون ہا
آخر اوس کے طاء مہملہ ایک گانون ہے نزدیک
عدن کے عدن ایک شہر ہے یمن مین سے کنارہ
پر دریا کے عیتروس تجبیہ اور مثناۃ شہر کے نامون
مین سے مشتق ہے عترسہ سے بمعنی اخذ بعنف
وشدت کے اور وہ لقب شیخ عبد اللہ کا ہی
پھر بولنے مین عیدروس تا دال ہوگئی ہے
اور وہ بعین مہملہ اور یاے مثناۃ ساکنہ اور
دال مہملہ اور راے مضموم پھر واو ساکن پھر
سین مہملہ ہے محضار بکسر میم وسکون حاء مہملہ و
فتح ضاد معجمہ آخر اوس کے راے مہملہ
لقب ہی بسبب جلدی حاضر ہونے کے وقت
فریاد کی۔ سقاف بسین مفتوح وقاف
مشددہ مفتوحہ آخر اوس کے فا لقب ہے
صیغہ مبالغہ سے بیچ سر حال کے
سو کی الدویلہ یعنے صاحب شہر کہنہ۔
المقدم یعنے مقدم التربت۔ مقبرہ مین پہلے
اون کی زیارت کرتے ہین اوس کے
بعد باقی

Marfat.com

سادات را پس او را مقدم الترتیہ گفتہ شد
ابو مدین بفتح المیم وسکون الدال المهملہ
وفتح التحتیہ آخرہ نون ابو یعز الفتح التحتانیہ
والعین المهملہ والزای المعجمہ حزدم بکسر حاء
المهملہ وسکون الراء المهملہ وکسر الزاء المعجمہ
آخرہ ضمیر الجمع المذکر معافری بفتح المیم والعین
المهملہ و بعد الالف فاء مکسورۃ
ثم راء مهملہ غزالہ بفتح الغین
المعجمہ وتخفیف الزاء المعجمہ قریۃ
من مضافات طوس جوینی بضم الجیم
وفتح الواو وسکون التحتیہ بعدھا
نون فیاء النسبہ نسبۃ الی جوین
ناحیۃ کبیرۃ من نواحی نیسابور
ابو طالب محمد بن عطیۃ الحارثی عطیہ
بفتح عین مهملۃ وکسر طاء مهملہ
ویاء مثناۃ تحتانیۃ حارثی بحاء
وراء مهملتین وثاء مثلثہ
دُلَف بضم الدال المهملہ وفتح اللام
آخرہ فاء جحدر بفتح جیم وسکون حاء مهملہ
وفتح دال مهملہ وراء مهملہ شبلی بکسر الشین
المعجمہ وسکون الموحدہ بعدھا لام نسبۃ الی شبلۃ
قریۃ من قری اسروشنہ بضم الهمزۃ وسکون
السین المهملہ وضم الراء المهملہ وفتح الشین
المعجمہ وفتح النون بعدھا ھاء
ساکنۃ بلدۃ عظیمۃ

سادات کے ابو مدین بفتح المیم وسکون دال
مہملہ وفتح تحتیہ آخر اوس کے نون ابو یعز افتح
تحتیہ وعین مہملہ وزائے معجمہ حزدم بکسر حائے
مہملہ وسکون رائے مہملہ وکسر زائے معجمہ آخر
ضمیر جمع مذکر معافری بفتح میم وعین مہملہ وبعد
الف فائے مکسورہ پھر رائے مہملہ غزالہ بفتح غین
معجمہ تخفیف زائے معجمہ ایک قریہ ہے مضافات
طوس سے جوینی بضم جیم وفتح واؤ وسکون تحتیہ
اوس کے بعد نون اور یائے نسبت جوین ایک
ناحیہ بڑا ہے نیساپور کے نواحی میں - ابو
طالب محمد بن عطیہ حارثی عطیہ بفتح
عین مہملہ وکسر طائے مہملہ ویائے مثناۃ تحتیہ
حارثی بحائے ورائے حطیتین وثائے
مثلثہ دُلَف بضم دال مہملہ وفتح
لام آخرہ فا جحدر بفتح جیم وسکون
حائے مہملہ وفتح دال مہملہ ورائے مہملہ
شبلی بکسر شین معجمہ وسکون موحدہ
بعد اوس کے لام نسبت ہے طرف
شبلہ کے جو ایک گاؤں ہے
اسروشنہ بضم ہمزہ وسکون سین
مہملہ وضم رائے مہملہ وفتح شین
معجمہ وفتح نون بعد اوس کے ہائے
ساکنہ ایک بہت
بڑا شہر

۲

Marfat.com

وراء سمرقند من بلاد ماوراء النهر
صاحب مرباط ای مدينة ظفار
القديمة لانه قطن بها فی القاموس
مرباط كمحراب بلد بساحل الهند
خالع قسم اشتری ارضا بعشرين
الف دينار وسماها قسم باسم ارض
بالبصرة كانت لاهله وغرس بها
نخلا ثم صارت قرية ثم انتقل
منها الی قرية اخری فقيل له
خالع قسم عريض مصغرا اسم
وادی قريب المدينة المشرفة
نسب اليها علی العريضی نقلنا
هذه السلسلة العيدروسية
وضبط الكثر ما فيها من الاسماء المبهمة عن
النفحات القدوسية فی الخرقة العيدروسية
للسيد عبد القادر العيدروس وهو المشرع
المروی فی آل باعلوی للسيد محمد شبلی اخبرنا
الشيخ ابو طاهر اخبرنا الشيخ احمد النخلی قال اجازنی
بقراءة هذا الدعا بعد خلف كل صلوة من الخمس
السيد عبد الرحمن بن علی باعلوی تلميذ السيد عبد الله
الحداد وزوج ابنته عن شيخه السيد عبد الله
بن علوی الحداد باعلوی وهو هذا يا الله يا
لطيف يا رزاق يا قوی يا عزيز اسئلك
تلهفا اليك واستغراقا فيك وفی
فناء بك

سمرقند کے اوسطرف ماوراء النہر کے
شہر و زمین سے صاحب مرباط یعنے شہر ظفار قدیمہ
قاموس مین کہا ہے مرباط بروزن محراب
ایک شہر ہے کنارہ ہند کے خالع قسم
نے خرید کی تہی ایک زمین بیس ہزار
دینار کو اور قسم نے اوسکا نام وہی رکہا
جو بصرہ مین اوسکے کنبے کے لوگون کے
زمین کا تہا اور وہان درخت لگائے پہر وہ قریہ
ہوگیا پہر منتقل ہوا اوس سے دوسرے قریہ کیطرف
تو بولنے لگے خالع قسم عریض مصغر نام ہے
ایک وادی کا جو قریب مدینہ مشرفہ کے ہے
اوسکی طرف منسوب ہین علی عریضی ہمنے نقل کیا
یہہ سلسلہ عیدروسیہ سید عبد القادر
عیدروس کا اور ضبط اسمار مبہم کئے نفحات قدوسیہ
سے خرقہ مین عیدروسیہ سید عبد القادر کے
اور مشروع مرودی کے بیچ آل باعلوی
کے سید محمد شبلی کے خبر دی ہمکو شیخ ابو طاہر نے
اونکو شیخ احمد نخلی نے اونہون نے کہا ہمکو اجازت
دی اس دعا کے پڑہنے کی پانچون نمازون مین
بعد سید عبد الرحمن بن علی باعلوی شاگرد سید عبد اللہ
حداد اور اونکے داماد نے اپنے شیخ سید عبد اللہ بن
علوی حداد باعلوی سے اور وہ یہہ ہے یا اللہ
یا لطیف یا رزاق یا قوی یا عزیز اسئلک
تلہفا الیک واستغراقا فیک وفنا بک

٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭ ٭

Marfat.com

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا ورزقا
طيبا هنيئا ومريئا وقوة في الايمان
واليقين وصلابة في الحق والدين و
عزا بك يدوم ويتخلد وشرفا يبقى و
يتابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة
فساد في الارض ولا علوانك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم قلت وللسيد عبد الله الحداد
ديوان شعر في غاية اللطف والفصاحة
غالبة في النصيحة والسلوك ناولني بعض
قصائده ابن بنته السيد عبد الله العيدروس
والعيدروسي قلت واخبرني جماعة من
سادة آل باعلوي منهم السيد عبد الله
بن جعفر مدهر ان سادة آل باعلوي
لم يزل الوطيفة بعد طيفة يوصون بقرءة
الاحياء وحفظه والعمل بما فيه والمواظبة
على اوراده قال مذهبهم في العقائد مذهب
اهل السنة والجماعة ومذهبهم في الفقه
مذهب الشافعي ومذهبهم في السلوك
القيام ما في الاحياء والله اعلم-

اما طریقة شاذلیة پس این فقیر
خرقه پوشید از دست شیخ ابوطاهر از والد
خود شیخ ابراهیم کردی- وهو عن الشیخ احمد
القشاشی وهو عن الشیخ احمد الشناوی
وهو اخذ عن جماعة منهم سیدی احمد

عمن سواك ولطفا شاملا جليا وخفيا
ورزقا طيبا هنيئا ومريئا وقوة في
الايمان واليقين وصلابة في الحق و
الدين وعزا بك يدوم ويتخلد وشرفا
يبقى ويتابد لا يخالطه تكبر ولا تملو وارادة
فساد في الارض ولا علوانك سميع قريب
وصلى الله على سيدنا محمد واله وصحبه
وسلم مین کہتا ہون سید عبد اللہ حداد کا ایک
دیوان ہے اشعار کا نہایت لطف و فصاحت
کے ساتھ اکثر اوس مین نصیحت اور سلوک
ہے اون کے بعضے قصیدے مجھے لا کر
دئے ان کے بھانجے سید عبد اللہ عیدروس عید
روسی نے مین کہتا ہون مجھکو خبر دی ایک
جماعت نے آل باعلوی کی اون مین سے
سید عبد اللہ بن جعفر مدہر نے کہ حضرات باعلوی
ہمیشہ ایک طبقہ کے وصیت کرتے آئے ہین
احیاء العلوم کے پڑھنے کی اور اس کے یاد کرنے
کی اور اسپر عمل کرنیکی اور انکے اوراد کی مواظبت
کی اور انکا مذہب عقاید مین اہل سنت وجماعت
ہے اور فقہ مین انکا مذہب شافعی ہے سلوک
مین جو احیاء العلوم مین ہے اسپر قیام کرتا ہے-
واللہ اعلم **طریقہ** شاذلیہ کا اس فقیر نے خرقہ پہنا ہے
سے شیخ ابو طاہر کے اونھون نے اپنے والد شیخ ابراہیم
کردی سے اونھون نے شیخ احمد قشاشی سے اونھون
نے اخذ کیا ایک جماعت سے کہ ان مین سے سیدی

Marfat.com

بن قاسم العلامه والولی الکبیر سیدی
حسن الانجیہی والشیخ ابراهیم العلقمی
وسیدی محمد بن زین الدین کلهم صحبوا الشیخ
الاسلام کمال الدین الطویل وتادبوا
بادابه ولبسوا منه وهو صحب العلامه محمد
بن محمد بن الجزری وهو صحب واخذ الخرقه
عن التاج السبکی وهو صحب واخذ عن
سیدی احمد بن عطاء الله الاسکندری صاحب
الحکم وهو صحب واخذ عن سیدی ابی العباس
المرعشی وهو صحب واخذ ولبس عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ولبس الشیخ ابو طاهر الخرقه واخذ
التلقین عن شیخ الحرم احمد النخلی والشیخ عبد الله بن سالم
عن الشیخ عیسی المغربی عن الشیخ ابی عثمان سعید بن
ابراهیم الجزائری وایضا لبس الشیخ ابا طاهر خرقة
شیخه بالکتابة والاجازة الشیخ محمد بن محمد بن
سلیمان المغربی نزیل مکة طلب الشیخ ابراهیم
منه الخرقة لاولاده فارسلها الی المدینة لهم
وکتب لهم بالاجازة لما تصح له روایة ولم
یجمع الشیخ ابو طاهر معه بلباسه من ید
شیخه ابی عثمان الجزائری بلباسه لها من ابی
عثمان المغربی بلباسه لها من ابی العباس احمد
حجی الوهرانی بلباسه لها من ابی سالم سیدی
ابراهیم التازی بلباسه لها من صالح بن موسی
الدواوی من ابی عبد الله محمد بن
محمد بن مخلص الطیبی

احمد بن قاسم علامہ وولی کبیر سیدی حسن الانجیہی
اور شیخ ابراہیم علقمی اور سیدی محمد بن زین الدین ان سب
نے صحبت پائی ہے شیخ الاسلام کمال الدین طویل
کے اور آداب یافتہ ہوئے ہیں اُن کے آداب
سے اور خرقہ پہنا ہے ان کے ہاتھ سے اور وہ صحبت
میں رہے ہیں علامہ محمد بن محمد جزری کے دی سے
اور اونھوں نے صحبت پائی ہے اور اخذ خرقہ
کیا ہے تاج سبکی سے اور اونھوں نے سیدی احمد
بن عطاء اللہ اسکندری صاحب حکم سے اور اونھوں نے
سیدی ابو العباس مرعشی سے اور اونھوں نے قطب
ابو الحسن شاذلی سے اور شیخ ابو طاہر نے خرقہ پہنا اور اخذ
تلقین کیا شیخ حرم شیخ احمد نخلی سے اور شیخ عبد اللہ
بن سالم سے اونھوں نے شیخ عیسی مغربی سے
اونھوں نے شیخ ابو عثمان سعید بن ابراہیم جزائری سے
اور نیز پہنایا ابو طاہر کو شیخ نے خرقہ اپنے شیخ کا کتابت
اور اجازت کی ساتھ شیخ محمد بن محمد سلیمان مغربی نزیل مکہ نے
طلب کیا تھا شیخ ابراہیم نے اُن سے خرقہ اپنی اولاد
کے واسطے اونھوں نے خرقہ بھیجا ان کے واسطے طرف
مدینہ کے اور اجازت لکھی جس وقت صحیح ہوئے یہ روایت اور
مجتمع نہیں ہوئے شیخ ابو طاہر اُن سے خرقہ پہننے میں انکے
شیخ ابو عثمان جزائری کے ہاتھ سے خرقہ پہننے کو ابو
عثمان مغربی سے اونھوں نے پہنا ابو العباس
احمد حجی دحراق سے اونھوں نے ابو سالم سیدی
ابراہیم تازی سے اونھوں نے صالح بن موسیٰ واوی
سے اونھوں نے ابو عبد اللہ محمد بن محمد بن مخلص طیبی سے

Marfat.com

عن الشیخ علاء الدین مغلطائی عن السید
زین الدین ابی بکر و السید ابی عبد اللہ بن
السید ابی الحسن الشاذلی وھما عن القطب
ابی الحسن الشاذلی ثم القطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار
الشھیر بالشاذلی اخذ الطریقۃ ولبس
الخرقۃ عن شیخہ عبد السلام بن مشیش
وھو عن السید عبد الرحمن بن زیات
المدنی وھو عن الشیخ تقی الدین الصوفی
المعروف بالفقیر مصغرا وھو عن الشیخ فخر الدین
وھو عن الشیخ ابی الحسن علی وھو عن الشیخ
تاج الدین محمد وھو عن الشیخ شمس الدین
محمد وھو عن الشیخ زین الدین محمد القزوینی
وھو عن الشیخ ابی اسحاق ابراھیم البصری وھو عن
الشیخ ابی القاسم المروانی وھو عن الشیخ فتح السعود
وھو عن الشیخ سعید القروانی وھو عن الشیخ
ابی محمد جابر وھو عن السید الشھید الامام
حسین بن علی وھو عن ابیہ الامام امیر المومنین
علی ابن ابی طالب وھو عن السید المرسلین
وشفیع المذنبین وقائد الغر المحجلین محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم واین فقیہ حزب
البحر اخذ کرد از شیخ ابو طاھر عن الشیخ احمد
النخلی عن الشیخ محمد بن العلاء عن سالم
السنھوری عن النجم الغیطی عن شیخ الاسلام
زکریا عن الغز + + + + + + +

انہون نے شیخ علاء الدین مغلطائی سے انہون
نے سید زین الدین ابو بکر اور سید ابو عبد اللہ
بن سید ابو حسن شاذلی سے اور ان دونون نے
قطب ابو الحسن شاذلی سے پھر قطب نور الدین
ابو الحسن علی بن عبد اللہ بن عبد الجبار مشہور شاذلی
نے اخذ طریقہ کیا اور خرقہ پہنا اپنے شیخ عبد السلام
بن مشیش سے اور انہون نے سید عبد الرحمن بن
زیات مدنی سے انہون نے شیخ تقی الدین صوفی
عرف بفقیر بصیغہ مصغر اور انہون نے شیخ فخر الدین سے
اونہون نے شیخ ابو الحسن علی سے انہون نے شیخ
تاج الدین محمد سے انہون نے شیخ شمس الدین محمد
سے انہون نے شیخ زین الدین محمد قزوینی سے
انہون نے شیخ ابو اسحاق ابراہیم بصری سے انہون نے
شیخ ابو القاسم مروانی سے انہون نے شیخ فتح السعود
سے انہون نے شیخ سعید قروانی سے انہون شیخ ابو
محمد جابر سے انہون نے سید شہید امام حسین بن علی
سے انہون نے اپنی والد امام امیر المومنین علی ابن
ابیطالب سے انہون نے سید المرسلین شفیع المذنبین
قائد الغر المحجلین محمد رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے
اور اس فقیر نے حزب البحر اخذ کے شیخ ابو طاہر سے
انہون نے شیخ احمد نخلی سے انہون نے شیخ محمد بن
علاء سے اونہون نے سالم سنہوری سے
انہون نے نجم غیطی سے انہون نے
شیخ الاسلام زکریا سے
+ + + + + + + + + + + +

Marfat.com

عن العز عبد الرحیم بن فرات عن التاج
عبد الوهاب بن علی السبکی عن والده التقی
علی بن الکافی السبکی عن الشیخ احمد بن
عطاء الله عن الامام الشیخ ابی العباس
احمد بن عمر المرسی عن ابی الحسن
الشاذلی واخذ کرده حکم این عطا الاسمین
سند از شیخ احمد بن عطا واخبرنی الشیخ
ابو طاهر قال اخبرنا الشیخ احمد النخلی
قال اخبرنی الشیخ یحیی الشاوی بتلقینه
عن الشیخ سعید الجزائری عن الشیخ
سعید المقری عن الولی الکامل احمد
حجی عن العارف بالله سیدی ابراهیم
بقراءة اربع سور من القرآن فی کل یوم
ولیلة وهی اقرء باسم ربک الذی خلق
وانا انزلناه فی لیلة القدر واذا زلزلت الارض
زلزالها ولایلاف قریش ......

طریقه شطاریه

واما طریقه شطاریه دریں دیار همین یکجهت است بجهت
شیخ محمد غوث گوالیر وبحقیقت پیش از شیخ محمد غوث گوالیری
چندان این طریقه شهرت نداشت واول کسیکه این طریقه
در هندوستان از وی جاری شد عبد الله شطاری ست
واول کسیکه این طریقه ابتدا کرد شیخ خدا قلی ماوراء النهری ست
بالجمله این فقیر خرقه از دست شیخ ابو طاهر کردی پوشید واین ساز
بعمل انجمه رجواهر خمسه اجازت داد وند عن ابیه الشیخ ابراهیم الکردی
عن الشیخ احمد القشاشی عن الشیخ احمد الشناوی عن سید صبغة الله

انہون نے عز عبد الرحیم بن فرات سے
انہون نے تاج عبد الوہاب بن علی سبکی سے
سے اونہون نے اپنے والد تقی علی بن
کافی سبکی سے اونہون نے شیخ احمد بن
عطاء اللہ سے انہون نے امام ابو العباس
احمد بن عمر مرسی سے انہون نے ابو الحسن
شاذلی سے اور اخذ کیا حکم اس عطا کا اسی
سند سے شیخ احمد بن عطا سے اور مجکو خبر
دی شیخ ابو طاہر نے کہا خبر دی ہمکو شیخ احمد
نخلی نے کہا خبر دی مجھے شیخ یحییٰ شاوی نے
اوسکی تلقین کی شیخ سعید جزائری نے انہون
نے شیخ سعید مقری سے اونہون نے ولی کامل
احمد حجی سے اونہون عارف باللہ سیدی
ابراہیم سے واسطے پڑہنے چار سورتین قرآن
کے ہمیشہ روز و شب مین اور وہ یہہ ہین
اقرء باسم ربک الذی خلق۔ انا انزلناه فی لیلة
القدر۔ اذا زلزلت الارض زلزالها ولایلاف قریش

طریقہ شطاریہ

اور طریقہ شطاریہ کے اس ملک مین ہی ایک جہت ہے
شیخ محمد غوث گوالیری کے اور فی الحقیقت شیخ محمد غوث
گوالیری سے پہلے کچھہ اس طریقہ کی شہرت تہی اور ہندوستان
میں پہلے جاری ہوا عبد اللہ شطاری سے ہوا اور جسنے پہلے
یہہ طریقہ جاری کیا وہ شیخ خدا قلی ماوراء النہری ہین غرض
اس فقیر نے خرقہ شیخ ابو طاہر کردی کے ہاتہ سے پہنا اور اونہون نے
اسکے عملکی اجازت دی جو جواہر خمسہ مین ہین اپنے والد شیخ ابراہیم کردی سے

عن الشیخ وجیہ الدین العلوی الگجراتی عن
الشیخ محمد غوث الگوالیری وایضاً البسہا الشیخ
ابوطاہر عن الشیخ احمد النخلی عن السید میرکلان
عن الشیخ عیسیٰ السندی البرہانپوری عن
الشیخ لشکر محمد عن الشیخ محمد غوث ثم الشیخ
محمد غوث صاحب الجواہر الخمسہ وناشر الطریقہ
الشطاریہ اخذہا عن الشیخ ظہور عن الشیخ
ہدیۃ اللہ سرمست عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ محمد قاضی عن
الشیخ عبد اللہ شطاری عن الشیخ محمد عارف عن الشیخ محمد عاشق عن الشیخ
خدا قلی الماوراء النہری عن ابی الحسن الخرقانی عن ابی المظفر ترک الطوسی عن الشیخ
ابی یزید العشقی عن الشیخ محمد المغربی تلقن
من روحانیۃ الشیخ ابی یزید البسطامی تلقن
من روحانیۃ سیدنا الامام جعفر الصادق
بسندہ السابق این فقیر را در سفر حج چون
بہ لاہور رسید و دست بوس شیخ محمد سعید
لاہوری دریافت ایشان اجازت دعای
سیفی دادند بل اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ و
سند خود بیان کردند وایشان درین زمانہ
یکے از اعیان مشائخ طریقہ احسنیہ و شطاریہ بودند
و چون کسے را اجازت میدادند او را دعوت
رجعت نمے شد رحمۃ اللہ تعالےٰ **سند**
قال الشیخ المعمر الثقہ حاجی محمد سعید اللاہوری
اخذ الطریقۃ شطاریہ واعمال الجواہر الخمسہ
من السیفی وغیرہ عن الشیخ محمد اشرف اللاہوری
عن الشیخ عبد الملک عن الشیخ البایزید الثانی

اُنہون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے - اوراُنہون نے
شیخ محمد غوث گوالیری سے - اور نیز پہنایا خرقہ
شیخ ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے اُنہون نے سید
میر کلان سے اُنہون نے شیخ عیسیٰ سندی برہانپوری سے
اوراُنہون نے شیخ لشکر محمد سے اوراُنہون نے شیخ محمد غوث
سے پہر شیخ محمد غوث گوالیری صاحب جواہر خمسہ اور رواج
دینے والے طریقہ شطاریہ کے نے اخذ طریقہ کیا شیخ ظہور سے
اُنہون نے شیخ ہدیۃ اللہ سرمست سے اُنہون نے شیخ محمد قاضی سے اُنہون نے شیخ
عبد اللہ شطاری سے اُنہون نے شیخ محمد عارف سے اوراُنہون نے شیخ محمد عاشق سے
اُنہون نے شیخ خدا قلی ماوراء النہر سے اُنہون نے ابو الحسن خرقانی سے اوراُنہون نے
اوراُنہون نے شیخ ابو یزید عشقی سے اُنہون نے شیخ محمد
مغربی سے اُنہون نے تلقین پائی روحانیت
سے شیخ ابو یزید بسطامی کے اُنہون نے تلقین
پائی روحانیت سے سیدنا امام جعفر صادق کے بموجب
سند سابق کے - اور نیز یہ فقیر حج کے سفر مین جب
لاہور پہنچا اور دست بوسی شیخ محمد سعید لاہوری
کی حاصل کی - اوراُنہون نے دعای سیفی کی
اجازت بلکہ اجازت جمیع اعمال جواہر خمسہ کے
بیان کی اور یہہ اُس زمانہ مین بہت بڑے مشائخ
طریقہ احسنیہ - و شطاریہ - کے تھے - اور جب کسی کو
اجازت دیتے تہے اُسکو دعوت کی رجعت ہوتی تھی
رحمۃ اللہ تعالےٰ **سند** کہا شیخ معمر ثقہ حاجی محمد سعید لاہوری
نے کہ مینے اخذ طریقہ کیا - شطاریہ اور اعمال جواہر
خمسہ سیفی وغیرہ شیخ محمد اشرف لاہوری سے اُنہون
نے شیخ عبد الملک سے اُنہون نے شیخ بایزید ثانی سے

Marfat.com

عن الشیخ وجیہ الدین الگجراتی عن الشیخ
محمد غوث الگوالیری و ایضاً این فقیر را
اجازت طریقہ شطاریہ حاصل شد از حضرت
والد بزرگوار قدس سرہ عن شیخ لال میرٹھی
عن الشاہ پیر میرٹھی بسند لا یحضرنی
الآن وجدت فی کتاب العزیزیہ بارادہ
عن السید ابراہیم الایرجی عن الشیخ
بہاء الدین الشطاری انہ قال بدانکہ ذکر
مشرب شطار اسم ذات بزبان یا بدل گوید و ملاحظۂ
اسماء صفات کند یعنی سمیع و بصیر و علیم در
خیال آرد و برزخ یعنی صورت واسطہ
پیش نظر دارد و مد کشد و شد کند و از زیر
ناف آغاز کند و مفہوم ملاحظہ یعنی شنوا
و بینا و دانا در دل قرار دہد و در یک دم
بگوید از اول دم تا آخر دم این در غیر محاربہ
کبیر ست فاما در محاربہ کبیر گر دریکدم دوصد بار
زیادہ بگوید پس بہتر است چون درین صفات
استقرار یافت صفات دیگر تلقین کند کہ
آن صفات را نابات گویند یعنی سمیع بصیر
علیم شنوا دائم بینا - دانا - قائم - حاضر - ناظر
شاہد - چون مدتے درین شغل استقامت
پیدا نماید - یعنی قادر - واحد - حی - قیوم
ظاہر - باطن - رؤف - نور - ہادی و بدیع
و باقی و عروج و نزول - در ہر ذکرے دائمی
شرط ست چون زمانے بدین شغل

اونہون نے شیخ وجیہ الدین گجراتی سے اونہون
نے شیخ محمد غوث گوالیری سے اور نیز اس فقیر کو اجازت
طریقہ شطاریہ کے حاصل ہوئی حضرت والد بزرگوار
قدس سرہ سے انکو شیخ لال میرٹھی سے انکو شاہ
پیر میرٹھی سے اوس کی سند اس وقت
مجھے یاد نہین ہین نے کتاب عزیزیہ مین پائی ہی
معلوم ہوتی ہی سید ابراہیم ایرجی سے ؛ اونکو
شیخ بہاؤالدین شطاری سے کہ اونہون نے
کہا ہے - کہ جان لینا چاہیے کہ ذکر مشرب شطاریہ
کا اسم ہی زبان سے یا دل مین کہے اور ملاحظہ ؛
اسماء صفات کا کرے یعنی سمیع - بصیر علیم خیال
مین لائے - اور برزخ یعنی صورت واسطے کی پیش
نظر رکھے اور مد کھینچے اور سد کرے اور زیر ناف سے
شروع کرے اور معنی ملاحظہ کرے یعنی سننے والا اور
دیکھنے والا اور جاننے والا دل مین قرار دے اور ایک
دم مین ایکدفعہ کہے دم کے اول سے دم کے آخر
تک مین اور یہ جب ہے کہ محاربہ کبیر نہو اور جو محاربہ
کبیر ہو تو دو سو دفعہ اور زیادہ کہے تو اور اچھا ہی
جب صفات قرار پا جائین تو اور صفات تلقین
کرے کہ اون صفات کو نبات کہتے ہین یعنی
سمیع بصیر علیم شنوا - بینا - دانا - دائم - قائم -
حاضر شاہد ہی جب ایک مدت اس شغل مین مقیم ہو جائے
تو فرماتے ہین یعنی قادر - واحد - حی - قیوم - ظاہر
باطن - رؤف - نور - ہادی - بدیع - باقی عروج نزول
ہر ذکر و اسم مین شرط ہے جب ایک مدت اس میں

طریقہ ذکر شطاریہ

Marfat.com

استقامت گرفتہ باشد بعدہ ملفوظات تلقین کنند
یعنی العلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
بعد ازان بہ محاربہ کبیر شغل کنانند کہ دم گرفتہ
لبشدّت تمام با تصور بلاحظ چندان ذکر گوید کہ خوے
از اندام طریق باران روان شود و گوئیندہ
ذکر بیہوش گردد و فایدہ آنست کہ انچہ بگرسنگی
و بیداری بسیار حاصل میشود آن ہمہ بدین حال
میشود و این مقدار کافی ست باقی از مرشد معلوم
گردد بدانکہ مراقبہ بر سہ طریق ست اول آنکہ
بجلسہ صلوٰۃ بنشینی و التزام علم بدین کنی کہ باری
تبارک و تعالیٰ بنیاد شنو او دانا ست و چون از ین
علم لمحہ غافل شوی مراقب نباشی و درین مراقبہ ربط
شیخ لازم گیرد و در نماز و تلاوت و جمیع احوال
ملازم این علم باشد و چون درین استقامت شود
در مراقبہ ثانی آنرا مشاہدہ نیز گویند شروع کنی
و این ہم بران ہیئت مذکورہ بنشینی و روے را
بجانب دل مائل گردانی و چشم را بندی و بہ چشم
باطن سوئے دل نگری و تصور کنی کہ خدائے عزوجل
را می بینی و چون این شغل بہ کمال رسد حجاب
تشبیہ برخیزد و بہ تحقیق بدانی کہ خدا تعالیٰ را
می بینی پس ازین ترقی کن در مراقبہ ثالث کہ
آنرا معاینہ نیز نامند مشغول شو و آن
آنست کہ بر صفات مسطورہ بہ نشینی
الا آنکہ نظر سوئے آسمان داری و چشم

مستقیم ہوجائے تو ملفوظات تلقین فرمائیں
یعنی العلی العظیم الاعظم الکبیر الاکبر القریب الاقرب
اللطیف الالطف الکریم الاکرم النور الانور العلیم الاعلم
اسکے بعد محاربہ کبیر کا شغل کرائیں کہ دم روک کر
خوب شدّت سے ساتھ تصور بلاحظ کے اتنا ذکر کیجئے
کہ بدن سے پسینہ مینہہ کیطرح برسنے لگے اور ذکر کرنیوالا
بیہوش ہوجائے اور فائدہ یہہ ہے کہ جسقدر بھوکے
رہنے سے اور بہت جاگنے سے حاصل ہوتا ہے وہ سب اس
سے حاصل ہوجاتا ہے اور اسقدر کافی ہے باقی مرشد سے معلوم
ہوجائیگا۔ جاننا چاہیے کہ مراقبہ تین طرح پر ہیں
ایک تو یہ کہ اسطرح بیٹھے جیسے نماز میں بیٹھتے ہیں اور اس علم
کا التزام کرے یعنی یقین سے یون جانے کہ خدا تعالیٰ دیکھتا اور
سنتا اور جانتا ہے اور جب اس علم سے ایک لمحہ بھی غافل ہو
تو مراقبہ نہیں اور اس مراقبہ مین رابطہ شیخ لازم ہے اور نماز
تلاوت اور تمام احوال کو لازم جانے اور جب اسمین استقامت
ہوجائے دوسرا مراقبہ جسے مشاہدہ بھی کہتے ہین شروع کرے
اور اسمین بھی اوسی شکل سے بیٹھے اور منہ دل کے وسط
کی طرف جھکائے اور آنکھین بند کرے اور چشم باطن سے
دلکو دیکھین اور تصور کرے کہ خدا عزوجل کو دیکھتا
ہے اور جب یہہ شغل کمال کو پہنچ جائے حجاب
تشبیہ کا اوٹھ جائیگا اور بتحقیق جانیگا کہ خدا تعالیٰ
کو دیکھتا ہے پہر اس سے ترقی کرے تیسرے مراقبہ مین کہ
اوسے معائنہ بھی کہتے ہین اوسمین مشغول ہو اور
وہ یہ ہے کہ اوسی طور سے بیٹھے مگر نظر آسمان
کی طرف کرے اور آنکھین

Marfat.com

فراز کرده بر ہیئت مختصر تصور کنی که روح هم
از قالب بیرون رفت و از سماوات گذشت
و بمعاینہ حق تعالی مشغول شد اگر کسے برین
استقامت یابد رشته سبز پیدا آید یکجانب رشته
بالائے ہفتم آسمان باشد و دوم جانب رشته در
دل او باشد و اعلی مرتبه طریق است و شغلے
که مشائخ می گویند ہمین است و درین واسطه
درست نیست ؛

بیان سبحه

اما سبحه فناولنی ھا السید عمر ابن بنت
الشیخ عبد الله البصری المکی قال ناولنیھا
جدی الشیخ عبد الله ناوله ایاھا
شیخه محمد بن محمد بن سلیمان المغربی
وقال ناولنی ایاھا ابو عثمان الجزائری
عن ابی عثمان المقری عن سیدی احمد
حجی عن سیدی ابراهیم التازی عن
ابی الفتح المراغی عن ابی العباس احمد بن
بکر الرداد عن مجد الدین محمد بن یعقوب
بن محمد الفیروز آبادی اللغوی عن جمال الدین
یوسف بن محمد الدمیری عن تقی الدین بن ابی الثنا
محمود بن یعلی عن مجد الدین عبد الله بن ابی الجیش
المقری عن ابیه عن ابی الفضل محمد بن الناصر عن ابی
محمد عبد الله السمرقندی عن ابی بکر محمد بن علی السلامی
الحداد عن ابی نصر عبد الوهاب بن عبد الله بن عمر عن ابی
الحسن علی بن الحسن بن القاسم الصوفی

اونچی کرے اسی طرح جیسے مرنیکے وقت ہے
خیال کرے کہ مری روح قالب سے نکل گئی اور آسمانوں سے
گذر گئی اور حقتعالی کے معاینہ میں مشغول ہوئی اگر کسیکو
اسپر استقامت حاصل ہوگی ایک سبز ڈورا ظاہر ہوگا
اوسکا ایک سرا ساتوین آسمانپر ہوگا اور دوسرا سرا اوسکے
دل میں ۔ اور اعلی مرتبہ اور شغلے جو مشائخ
کہتے ہیں یہی ہے اور اس میں واسطہ درست
نہیں ۔

تسبیح کی سند

وہ مجکو دی سید عمر شیخ عبد اللہ بصری مکی
کے نواسے نے کہا مجکو دی میرے نانا شیخ عبد اللہ
نے اون کو دی اونکے شیخ محمد بن محمد بن سلیمان
مغربی نے اور کہا مجکو دی ابو عثمان جزائری
نے اون کو ملی ابو عثمان مقری سے اون کو
سید احمد حجی سے اونکو سید ابراہیم تازی سے
اونکو ابو الفتح مراغی سے اون کو ابو العباس
احمد بن ابو بکر رداد سے اونکو مجد الدین
محمد بن یعقوب بن محمد فیروز آبادی لغوی
سے اونکو جمال الدین یوسف بن محمد دمیری
سے اونکو تقی الدین بن ابو ثنا محمود بن یعلی سے
اونکو مجد الدین عبد الصمد بن ابو الجیش مقری سے
اونکو اپنے والد سے اونکو ابو الفضل محمد بن ناصر سے
اونکو ابو محمد عبد اللہ سمرقندی سے اونکو ابو بکر محمد بن علی
سلامی حداد سے اونکو ابو نصر عبد الوہاب بن عبد اللہ بن عمر
سے اونکو ابو الحسن علی بن حسن بن قاسم صوفی سے

Marfat.com

قال سمعت ابا الحسن المالکی وقد رأیتہ
وفی یدہ سبحۃ فقلت یا اوستاذ انت
الی الآن مع السبحۃ یقول کذا رأیت اُستاذی
الجنید وفی یدہ سبحۃ فقلت یا اُستاذی
وانت الی الآن مع السبحۃ فقال کذا رأیتُ
اُستاذی سری بن المغلس السقطی وفی یدہ
سبحۃ فقلتُ یا استاذ وانت مع السبحۃ
فقال کذا رأیتُ اُستاذی معروف
الکرخی وفی یدہ سبحۃ فسألتُ عمّا سألتنی
عنہ فقال کذا رأیتُ اُستاذی بشر الحافی
وفی یدہ سبحۃ وسألتہُ عمّا سألتنی عنہ فقال
رأیتُ اُستاذی عمر المکی وفی یدہ سبحۃ فسألتہ
عمّا سألتنی عنہ فقال رأیتُ اُستاذی الحسن
البصری وفی یدہ سبحۃ فقلتُ یا اُستاذ مع
عظم شانک وحسن عبادتک وانت
الی الآن مع السبحۃ فقال لی ھذا شئ کنّا
استعملناہ فی البدایات ماکنا نترکہ فی
النہایات انا احب ان اذکر اللہ بقلبی و
یدی ولسانی قال الشیخ ابو العباس الرداد
تبیّن من قول الحسن البصری السبحۃ کانت
موجودۃ متخذۃ فی عہد الصحابۃ لقولہ
ھذا شئ کنا استعملناہ فی البدایات وبدایات
الحسن من غیر شک کانت
مع اصحاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم فانہ ولد

اونہوں نے کہا مینے سنا ہی حسن مالکی سے اور تحقیق مینے دیکھا اونکو تسبیح انکے
ہاتھ مین پھر تو مینے کہا اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح ہاتھ مین لئے ہین
کہا اونہوں نے یونہی دیکھا تھا اپنے حضرت جنید کو اور اونسے کہا تھا حضرت ابھی
تک آپ تسبیح ہاتھ مین رکھتے ہین انہوں نے کہا مینے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے
سقطی کو اور ان کے ہاتھ مین تسبیح تھی تو مینے کہا
اے حضرت ابھی تک آپ تسبیح رکھتے ہین انہوں نے
کہا مین نے ایسا ہی دیکھا تھا اپنے مرشد معروف
کرخی کو اور اونکے ہاتھ مین تسبیح تھی اور مینے یوہین
پوچھا تھا جسطرح تم نے مجھ سے پوچھا تو انہوں نے
کہا ہم نے یوہین دیکھا تھا اپنے مرشد بشر حافی
کو اون سے یوہین دریافت کیا جیسے تم نے مجھ سے
اونہوں نے کہا مینے دیکھا اپنے حضرت عمر مکی کو
انکے ہاتھ مین تسبیح تھی مینے سوال کیا اسی طرح
جسطرح تم نے مجھ سے :: انہوں نے کہا مینے دیکھا
اپنے اوستاد حسن بصری کو ان کے ہاتھ مین
تسبیح تھی مینے کہا اے حضرت :: آپ باوجود
ایسی عظمت شان اور ایسی نیک عبادت کی
اور ابھی آپ کے ہاتھ مین تسبیح ہے اونہوں
نے کہا کہ یہی یہ ایک ایسی شی ہے کہ ہم ابتدا مین اسکا
استعمال کرتے تھے تو ہم انتہا مین بھی نہ ترک کیا مین دوست
رکھتا ہوں اس امر کو کہ ذکر اللہ دل سے کروں اور ہاتھ سے اور
زبان سے شیخ ابو العباس رداد فرماتے ہین کہ حسن بصری کے
قول سے روشن ہوا کہ تسبیح موجود اور متخذ تھے صحابہ کی عہد
مین جو انہوں نے کہا یہ ایسی شئ ہے کہ ہم ابتدا مین کیا کرتے تھے
اور ابتدا حسن بصری کی بیشک تھی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

Marfat.com

لسنتين بقيا من خلافة عمر ورأى عثمان
وعليا وطلحة رضي الله عنهم وحضر يوم
الدار في قضية عثمان وعمره ۱۴ اربع عشرة
سنة وروى عن عثمان وعلي وعمران بن
حصين ومعقل بن يسار وابي بكرة وابي
موسى وابن عباس وجابر بن عبد الله
رضي الله عنهم وخلق كثير من الصحابة
والخلاف في روايته عن علي رضي الله عنه
مشهور انتهى واما دلائل الخيرات فاخبرنا
به شيخنا ابو طاهر عن الشيخ احمد النخلي عن
السيد عبد الرحمن الادريسي الشهير
بالمحجوب عن ابيه احمد عن جده محمد
عن ابي جده احمد عن مولفها السيد الشريف
محمد بن سليمان الجزولي رحمة الله
واما قصيدة البردة فاخبرنا بها ابو طاهر
عن الشيخ احمد النخلي عن محمد بن العلاء
العاملي عن سالم السنهوري عن النجم
الغيطي عن شيخ الاسلام زكريا عن ابي
اسحاق الصالحي عن الصلاح محمد بن محمد
بن الحسن الشاذلي عن علي بن جابر الهاشمي
عن ناظمها شرف الدين محمد بن سعيد
حماد البوصيري رحمة الله كاتب حروف گوید
الملتمست الخ از بیان سلاسل درین رساله میسر شد بعد
ازان ذکر بعض اسانید علم حدیث وعلم فقه وغیرها خواهد
آمد والحمد لله اولا وآخرا ظاهرا وباطنا وصلی الله علی سیدنا
محمد وآله اجمعین

جب دو برس خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ہوچکے
تھے اور انہوں نے دیکھا حضرت عثمان و علی و طلحہ
رضی اللہ عنہم کو اور جب حاضر ہوئے یوم الدار کو
حضرت رضی اللہ عنہ کے قضیہ میں تو اون کی عمر
چودہ ۱۴ برس کی تھی اور انہوں نے حدیث کی روایت
کی ہے عثمان و علی و عمران بن حصین و معقل بن
یسار و ابو بکرہ و ابو موسی و ابن عباس و ابن جابر
بن عبد اللہ رضی اللہ عنہم سے اور بہت صحابہ سے اور
انکا حضرت علی سے روایت کرنے میں خلاف مشہور ہے انتہی

دلائل الخیرات کی سند — اور دلائل الخیرات
کی ہمکو اجازت دی ہماری شیخ ابو طاہر نے انہوں نے شیخ احمد
نخلی سے انہوں نے سید عبد الرحمان ادریسی مشہور
محجوب سے انہوں نے اپنے والد احمد سے انہوں نے
انکے دادا محمد سے انہوں نے انکے پردادا احمد سے انہوں
نے اوس کے مصنف سید شریف
محمد بن سلیمان جزولی رحمۃ اللہ علیہ سے۔

قصیدہ بردہ کی سند — ہمکو خبر دی
قصیدہ بردہ کی ابو طاہر نے شیخ احمد نخلی سے انہوں نے محمد بن علاء عاملی
سے انہوں نے سالم سنہوری سے انہوں نے نجم غیطی سے انہوں نے شیخ
الاسلام زکریا سے انہوں نے ابو اسحاق صالحی سے انہوں نے صلاح محمد
بن محمد بن حسن شاذلی سے انہوں نے علی بن جابر ہاشمی سے انہوں نے
اوس کے ناظم شرف الدین محمد بن سعید حماد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے
کاتب حروف کہتا ہے یہی بیان سلاسل کا اس رسالہ میں میسر ہوا
اور علم حدیث و فقہ وغیرہا کی سند کا ذکر بعد ہو گا فقط

سند دلائل الخیرات

قصیدہ بردہ کی سند

Marfat.com

ہو العزیز الولی الرحیم

معتقدین و متوسلین خاندانکو مژدہ ہو

کہ یہہ کتاب علم سلوک مین لاجواب ہے اسمین طریقہ اذکار و اشغال چہاروں خانوادونکا مع توجہ و مراقبہ ہر ایک ہی کا
الگ الگ لکہا ہے اور جو فرقہ جہان جہان مشہور ہے انکی تشریح اور صحت الفاظ کی ہی ہے اور انہی سلسلونکا ارتباط جتنے
طریقوں سے آپکو پہنچی ہیں بیان کیے ہیں واقعی یہ کتاب قابل دید ہے - چونکہ یہہ کتاب نایاب تہی اور ہر دیار و امصار سے
شائقینونکی خواہش یوماً فیوماً روز افزون تہی - اسواسطے اس خاکسار نے اسکو مع ترجمہ اُردو طبع کیا ہے
ناظرین کی خدمت عالی مین التماس ہے کہ بسبب عدیم الفرصتی اور منقول عنہ کے غلط ہونیکی وجہ سے اگر کسی قدر غلطی پاوین
تو عاجز کو معاف فرماوین - ہان اب انشاء اللہ تعالےٰ آیندہ کو تصحیح اور خوش خطی کا پورا پورا انتظام کیا جاویگا صرف
دوسرے شخصونکی تصحیح کے اعتبار پر نہ چہوڑا جایا کریگا - چنانچہ جو ایک رسالہ الطاف القدس جو پہلے چہپ چکا ہے
وہ اب بالکل ختم ہو چکا تہا اور طالبوں کی درخواست برابر چلی آتی تہی اس سبب سے اب وہ مع ترجمہ
اُردو پاکیزہ اور عمدہ تقطیع پر باہتمام صحت خود طبع کیا جا رہا ہے جو ناظرین کے ملاحظہ مین گزریگا معلوم
ہو جاویگا - جس صاحب کو جسقدر نسخہ کتاب ہذا اور دیگر رسائل حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب
و شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ عبد الرحیم صاحب و مولوی اسمٰعیل صاحب شہید رحمہم اللہ علیہم
کے مطلوب ہون مطبع احمدی بازار دریبہ کلان دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ سے طلب فرماوین ؞

اَوْر

ہر قسم کے قرآن شریف حمائل سادہ مترجم و کتب دینیات عربی - فارسی - اُردو - و کتب درسیہ مدارس عربی -
و سرکاری - و کتب تصوف و لغات - و طب و نیز کتب مصنفہ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی و حضرت شیخ کلیم اللہ
صاحب جہان آبادی و مولوی محمد قاسم صاحب نانوتی و مولوی نذیر حسین صاحب و مولوی الطاف حسین صاحب و مولوی عبد الحق صاحب تفسیر
حقانی - و دیگر کتب مطبوعہ بمبئی مصر کلکتہ لکہنو کانپور آگرہ میرٹھ دہلی وغیرہ اور کتب متفرق نایاب زمانہ
اور رد مقلد و غیر مقلد و شیعہ وغیرہ کا بہی اس دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ دہلی سے نقد قیمت آنے پر بکفایت ملسکتی
ہین اور تاجرونکے ساتہ نہایت کفایت کے ساتہ خاص طور پر معاملہ کیا جاتا ہے فقط

المشتہر - خاکسار مولوی سید محمد صاحب کلیمی جعفری عاجز سید ظہیر الدین احمد مالک دوکان اسلامیہ نمبر ۱۷۹ مطبع احمدی دہلی

Marfat.com

رسائل مفصلہ ذیل از تصنیف لطیف حکیم امت مصطفویہ حضرت فانی فی اللہ جناب مولانا شاہ
ولی اللہ صاحب و حضرت مولوی شاہ عبد العزیز صاحب و جناب مولانا اسمٰعیل صاحب شہید رحمۃ اللہ علیہ و
وعلاوہ ازین ہر قسم کی کتابین مطبع احمدی متعلقہ مدرسہ عزیزی و مطبع مجتبائی واقع شہر دہلی سے بکفایت
بذریعہ ویلیو پےایبل مل سکتی ہین +

فیوض الحرمین مصنفہ حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب رح العبارت عربی مع ترجمہ اردو - اس کتاب مین شاہ صاحب نے وہ مسائل لکھے ہین جو ارواح پاک آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے حل کئے ہین قابل دید ہے قیمت ۸ ؍ **تاویل الاحادیث** مصنفہ ایضاً العبارت فارسی اس کتاب مین شاہ صاحب نے حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر آنحضرت صلعم تک جن انبیاء ؑ کا قرآن شریف مین ذکر ہے اور جو ان پر حادثے وقوع مین آئے ہین انکی وجوہات لکھی ہین یہ کتاب قابل پاس رکھنے کے ہے - ۲ ؍ **جوامع شرح حزب البحر** مصنفہ ایضاً فارسی یہ وہ حزب دعا کی شاہ صاحب نے بڑی بسط سے شرح کی ہے آجتک ایسی [illegible] مین کیا بلکہ [illegible] بھی نہین آئی طریقہ زکوٰۃ کا اور ہر فقرہ کے پڑھنے کے ہر مطلب و اسکو جدی جدی ترکیب اور اعتصام اور اختتام کے پڑھنے کی ممانعت اور اونکی وجہ بیان کی ہے - عاملونکی جان ہے ۴ ؍ **وصیت نامہ مع رسالہ دانشمندی** مصنفہ ایضاً - فارسی مع ترجمہ اردو - اسمین شاہ صاحب نے یہ لکھا ہے کہ مسلمانون کو کیا کرنا چاہیئے اور کسطرح امورات دنیا کو سرانجام دینا چاہیئے ہر شخص کو اسپر عمل کرنا لازم ہے - ۱ ؍ **خمسۂ رسائل شاہ ولی اللہ صاحب** بیان تصوف مصنفہ ایضاً - فارسی - اس رسالہ مین عجیب غریب بیان ہین تمام ان علماء کا بیان جنسے آپ کو حدیث کی سند اور خرقہ پہنچا ہے اور اپنے آبا و اجداد کا حال اور شاہ عبد العزیز صاحب - [illegible] کے حالات اور اپنا اعتقاد بیان کیا ہے یہ رسالہ قابل دید کے ہے ۱۲ ؍ **انصاف** مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو واقعی شاہ صاحب نے اس رسالہ مین بابت تقلید کی انصاف کردیا ہے آج کل اسکے دیکھنے کی اشد ضرورت ہے - ۲ ؍ **عقد الجید** مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو - اسمین شاہ صاحب نے اپنا اجتہاد اور اپنی رائے کو بابت تقلید کے ظاہر کیا ہے - ۲ ؍ **قرۃ العینین فی تفضیل الشیخین** مصنفہ ایضاً فارسی - اسمین شاہ صاحب نے بڑی جد و جہد سے [illegible] کیا ہے کہ قابل بیان نہین ہے - **شرح رباعیتین** مصنفہ ایضاً فارسی - شاہ صاحب نے حضرت باقی باللہ صاحب رح کی رباعیوں کی شرح کی ہے اور ان مقاصد کو حل کیا ہے کہ جو قابل دید ہین - ۱ ؍ **در الثمین فی مبشرات النبی الکریم** مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو - اس کتاب مین عجیب و غریب حالات شاہ صاحب نے لکھے اور اپنے والد صاحب مرحوم اور اپنے چچا صاحب رح کے جو کہ انہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک سے حاصل کئے ہین لکھے ہین - ۱ ؍ **سطعات مع رسالہ جزء اللطیف** مصنفہ ایضاً - فارسی - اس کتاب مین [illegible] بیان اور اپنے حالات مختصر بطور سوانح عمری کے شاہ صاحب نے لکھے ہین - ۲ ؍ **الطاف القدس** مصنفہ ایضاً - فارسی مع ترجمہ اردو - اسمین شاہ صاحب نے اپنی اصطلاحات [illegible] کھولا ہے جیسے ترقی اور تجربہ وغیرہ وغیرہ - ۱۲ ؍ **قصیدہ اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم** مصنفہ ایضاً - عربی مع شرح فارسی - جسمین قصیدہ بائیہ و قصیدہ تائیہ و قصیدہ لامیہ وغیرہ ہے - ۳ ؍ **چہل حدیث شرح منظوم الموسوم بتسخیر** مصنفہ ایضاً - عربی مع شرح اردو - ۱ ؍ +
قول الجمیل ترجمہ شفاء العلیل مصنفہ ایضاً - عربی مع ترجمہ اردو - ۵ ؍ **عجالہ نافعہ اصول حدیث** مصنفہ حضرت مولانا شاہ عبد العزیز صاحب - فارسی - ۱ ؍ **کمالات عزیزی** شاہ عبد العزیز صاحب مرحوم کے کمالات اردو - ۲ ؍ **بستان المحدثین** مصنفہ شاہ عبد العزیز صاحب فارسی - ۶ ؍ **مجموعہ خمسہ رسائل** قابل دید مصنفہ ایضاً - فارسی - ۳ ؍ **تنویر العینین** مع ترجمہ اردو مولانا اسمٰعیل صاحب ۳ ؍ **تقویۃ الایمان** مصنفہ ایضاً ۸ ؍ **صراط المستقیم** مصنفہ ایضاً - فارسی - ۹ ؍ **مجموعہ خمسہ رسائل اصول حدیث** مصنفہ حضرات شاہ عبد العزیز صاحب و شاہ ولی اللہ صاحب رحمہما اللہ تعالیٰ - اردو - اصول حدیث کے فن مین درجہ [illegible] کے طالبعلمون کی معرفت [illegible] مجموعہ ہے جسمین ہزارہا فائدے اور انواع و اقسام کے فائدے ایسے ہین جو بڑی بڑی کتابون [illegible] کی محنت سے حاصل ہوتے ہین حدیث شریف پڑھنے والون کو انکا [illegible] رکھنا ضرور ہے - ۳ ؍ **مکتوبات شاہ عبد الرحیم صاحب** والد ماجد شاہ ولی اللہ صاحب رح فارسی - اس کتاب مین واقعی تصوف کو بھر دیا ہے جیسے سمندر کو کوزے مین اہل تصوف کی جان ہے اور اذکار کی روح ہے اسکی ملاحظہ سے روح کو فرحت اور دل کو قوت اور چشم کو بصارت حاصل ہوتی ہے منگاکر فائدہ اٹھائین +

المشتہر
خادم العلماء کمترین سید ظہیر الدین عرف سید احمد نواسہ حضرت مولانا مولوی شاہ
رفیع الدین صاحب محدث دہلوی رح مالک و مہتمم مطبع احمدی و مدرسہ عزیزیہ دہلی

Marfat.com